جامعہ ناظمیہ میں مجلس غم

جامعہ ناظمیہ میں بتاریخ 14 ستمبر، 2023ء بعد نماز مغربین مجلس، بسلسلہ وفات جناب رسولِ خدا ﷺ وحضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام منعقد ہوگی۔ مومنین سے شرکت کی استدعا ہے۔

منجانب:- وابستگان جامعۂ ناظمیہ لکھنؤ

e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14• RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

سپریم کورٹ کا دہلی میں پٹاخوں پر مکمل پابندی عائد کرنے کے فیصلہ میں مداخلت کرنے سے انکار

نئی دہلی، 13 ستمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن پارلیمنٹ منوج تیواری کی جانب سے قومی راجدھانی علاقہ دہلی میں پٹاخوں پر لگائی گئی پابندی کے خلاف دائر درخواست کو مسترد کر دیا۔ جسٹس اے ایس بوپنا اور ایم ایم سندریش کی بنچ نے ایم پی تیواری کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل ششانک شیکھر جھا سے کہا کہ وہ اس معاملے میں مداخلت نہیں کرے گا۔ بنچ نے کہا کہ اگر مقامی سطح پر کوئی مسئلہ ہے تو اس پر پابندی ہے۔ مسٹر جھا نے بنچ کے سامنے کہا کہ دہلی حکومت نے عدالت عظمیٰ کے حکم کے باوجود پٹاخوں کی فروخت اور استعمال پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے، جبکہ عدالت کے فیصلے میں کہا گیا تھا کہ مکمل پابندی نہیں لگائی جائے گی۔ انہوں (وکیل) نے کہا کہ وہ (دہلی حکومت) پٹاخوں پر مکمل پابندی عائد کر رہے ہیں، بشمول سبز پٹاخوں کے۔ اس کے بعد بنچ نے کہا، 'اگر حکومت کو لگتا ہے کہ اس پر پابندی لگا دی جانی چاہیے تو اس پر پابندی لگا دی گئی بس اتنا ہے۔۔۔ ہم نہیں کہیں گے'۔

Rs.3/- Vol- 22 , Isslue 339 Thursday , September 14 2023 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۲)شمارہ نمبر(۳۳۹) لکھنؤ، جمعرات ۱۴-ستمبر ۲۰۲۳ء، مطابق ۲۷/صفرالمظفر -۱۴۴۵ھ صفحات-۸

مرکزی کابینہ کی میٹنگ کے اہم فیصلے

75 لاکھ نئے ایل پی جی کنکشن کا اعلان

اجولا یوجنا کی توسیع کیلئے 1650 کروڑ روپے کی تجویز پاس، مرکز نے ای کورٹ اسکیم کے تیسرے مرحلے کو منظوری دی، چار برسوں میں 7210 کروڑ روپے کا خرچ

نئی دہلی، 13 ستمبر (یو این آئی) مرکزی حکومت نے پردھان منتری اجولا یوجنا (پی ایم یو وائی) کی توسیع کے لیے 1650 کروڑ روپے کی منظوری دی ہے، جس کے ذریعے اگلے تین سال میں 75 لاکھ نئے رسوئی گیس-ایل پی جی کنکشن دیے جائیں گے وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں بدھ کو یہاں ہوئی مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے میں ایک تجویز کو منظوری دی گئی۔ میٹنگ کے بعد، اطلاعات ونشریات کے وزیر انوراگ ٹھاکر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مرکزی کابینہ نے مالی سال 2023-24 سے مالی سال 2025-26 تک تین سال میں 75 لاکھ ایل پی جی کنکشن جاری کرنے کے لیے پردھان منتری اجولا یوجنا (پی ایم یو وائی) کی توسیع کو منظوری دے دی ہے۔ اس کا کل خرچ 1650 کروڑ روپے ہوگا۔ مسٹر ٹھاکر نے کہا کہ ایل پی جی کنکشن غریب خاندانوں کو کھانا پکانے کے صاف ایندھن تک رسائی فراہم کرے گا، اس طرح کھانا پکانے کے روایتی ذرائع جیسے آگ جلانے کی لکڑی، کوئلہ، گائے کے گوبر وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہونے والے صحت کے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔ لکڑی کے جمع کرنے سے وابستہ مشقت کو دور کرنے سے خواتین کی پیداواریت میں اضافہ ہوگا۔ ان کا معیار زندگی بہتر بنے گا اور بعض اوقات کھانا پکانے کے ایندھن کی عدم دستیابی کی صورتحال بھی ختم ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ اہل گھرانوں کے پاس اب بھی ایل پی جی کنکشن نہیں ہے۔ اس کی وجہ بڑھتی ہوئی آبادی، شادی، نقل مکانی، خاندانوں کے نیوکلیئرائزیشن، بچے ہوئے گھر، انتہائی دور دراز مقامات وغیرہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 31 اگست 2023 تک 15 لاکھ پی ایم یو وائی کنکشنز کی مانگ تھی۔ پی ایم یو وائی نے ملک میں ایل پی جی کی رسائی کو بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اجولا یوجنا میں 14.2 کلوگرام کے ایک سلنڈر کے لیے 2200 روپے فی کنکشن، پانچ کلو کے دو سلنڈر کے لیے 2200 روپے فی کنکشن اور پانچ کلوگرام کے سلنڈر کے لیے فی کنکشن 1300 روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ اجولا کے موجودہ طریقہ کار کے مطابق، پہلا سلنڈر اور چولہا بھی اجولا کے مستفیدین کو مفت فراہم کیا جاتا ہے۔

مرکزی حکومت نے ملک میں عدالتی کارروائی کو آن لائن کرنے کے لیے مہتوا کانکشی ای کورٹ (الیکٹرانک کورٹ) اسکیم کے تیسرے مرحلے کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس پر چار سال میں 7210 کروڑ روپے کی مالی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ بدھ کو وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں کیے گئے فیصلوں کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے اطلاعات ونشریات کے وزیر انوراگ ٹھاکر نے کہا، کابینہ نے آج ای کورٹ فیز3 کو منظوری دے دی۔ 2023-24 سے اگلے چار برسوں میں اس پر 7210 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ فیز تھری کا بنیادی مقصد عدلیہ کے لیے ایک مربوط ٹیکنالوجی پلیٹ فارم بنانا ہے، جو عدالتوں، قانونی چارہ جوئی اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے درمیان ایک ہموار اور کاغذ کے بغیر انٹرفیس فراہم کرے گا۔ مسٹر ٹھاکر نے کہا کہ اس کا مقصد پورے عدالتی ریکارڈ کی ڈیجیٹلائزیشن کے ذریعے ڈیجیٹل، آن لائن اور پیپر لیس عدالتوں کی طرف بڑھتے ہوئے انصاف کے عمل کو ہر ممکن حد تک آسان بنانا ہے۔ تیسرے مرحلے میں پورے ملک میں کمپیوٹر، اسکینر، ویڈیو کانفرنسنگ کی سہولیات کے لیے اضافی ہارڈ ویئر منگوائے جائیں گے، پورے ملک میں 1150 ورچوئل کورٹ اور 4400 مکمل طور پر فعال ای سروس سینٹرز قائم کئے جائیں گے اور شمسی توانائی پر مبنی توانائی کے بیک اپ جیسی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔

اطلاعات ونشریات کے وزیر نے کہا کہ ای کورٹ فیز3 کی مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کو مرکزی حکومت کے محکمہ انصاف اور سپریم کورٹ کی ای کمیٹی کی مشترکہ شراکت کے تحت متعلقہ ریاستوں کے ہائی کورٹس کے ذریعے ڈی سنٹرلائزڈ انداز میں نافذ کیا جائے گا۔ اس کے لیے سہ فریقی معاہدے کیے جائیں گے۔ ایک ایسا نظام جو تمام اسٹیک ہولڈرز کے لیے نظام کو مزید قابل رسائی، کفایتی، قابل اعتماد، پیشن گوئی اور شفاف بنا کر انصاف کی آسانی کو فروغ دے گا۔ مسٹر ٹھاکر نے کہا کہ ای کورٹس پروجیکٹ کا تیسرا مرحلہ 'رسائی اور شمولیت' کے فلسفے پر مبنی ہے۔ اس کے تحت پہلے اور دوسرے مرحلے کے ثمرات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے عدالتوں کے تمام ریکارڈ کی ڈیجیٹلائزیشن کے ذریعے ڈیجیٹل، آن لائن اور پیپر لیس عدالتوں کی طرف بڑھتے ہوئے انصاف کی زیادہ سے زیادہ آسانی فراہم کرنا ہے۔ اس میں وراثت/پرانے ریکارڈ کو شامل کرنا اور تمام عدالتی احاطوں کو ای-سیوا مراکز کے ساتھ شامل کر کے ای-فائلنگ/ای-ادائیگی کی عالمگیر سہولت فراہم کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں۔

پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کا ایجنڈا غیر واضح

حکومت نے 17 ستمبر کو کل جماعتی میٹنگ طلب کی

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکز نے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس سے ایک دن قبل یعنی 17 ستمبر کو کل جماعتی اجلاس میٹنگ بلائی ہے۔ اس آل پارٹی اجلاس کو اہم سمجھا جا رہا ہے کیونکہ حکومت نے ابھی تک پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کا ایجنڈا واضح نہیں کیا ہے۔ پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس 18 سے 22 ستمبر تک ہوگا۔ پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کے ایجنڈے کے بارے میں معلومات نہ دینے پر کانگریس مرکزی حکومت پر حملہ کر رہی ہے۔ کانگریس نے سوال اٹھایا کہ سیشن شروع ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں لیکن شاید ایک شخص کے علاوہ کسی کو ایجنڈے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ماضی میں منعقدہ پارلیمنٹ کی کچھ خصوصی میٹنگوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ خصوصی میٹنگوں سے پہلے ایجنڈے کے بارے میں معلومات دستیاب تھیں۔

مہاراشٹر پردیش کانگریس کے صدر نانا پٹولے نے الزام لگایا کہ پارلیمنٹ کے آئندہ خصوصی اجلاس کا ایجنڈا ممبئی کو ریاست سے الگ کرنا اور اسے مرکز کے زیر انتظام علاقہ قرار دینا ہے۔ دراصل مرکزی حکومت نے 18 سے 22 ستمبر تک بلائے گئے خصوصی اجلاس کا ایجنڈا ابھی تک ظاہر نہیں کیا ہے۔ جس کی وجہ سے سیشن کے حوالے سے طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس 18 ستمبر سے پرانی عمارت میں شروع ہونے جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ 19 ستمبر کو گنیش چترتھی پر پارلیمنٹ کی کارروائی کو نئی عمارت میں منتقل کیا جائے گا۔

راجوری تصادم میں کرنل، میجر اور ڈی ایس پی کی موت

دو ملی ٹینٹ بھی ہلاک، ایس پی او سمیت چار اہلکار زخمی

اننت ناگ۔ جموں وکشمیر کے اننت ناگ واقع کوکیرناگ علاقہ میں دہشت گردوں کے ساتھ تصادم کے دوران آرمی کرنل، میجر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی) شہید ہو گئے۔ اس سلسلے میں افسران نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 13 ستمبر کو کرنل منپریت سنگھ، میجر آشیش، جموں وکشمیر پولیس کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہمایوں بھٹ گولی باری میں سنگین طور پر زخمی ہوئے تھے، بعد میں ان کا انتقال ہو گیا۔ افسران کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق ہمایوں بھٹ کی جان بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس سے قبل پولیس کے ایک افسر نے اننت ناگ کے گاڈولے علاقے میں چھپے دہشت گردوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان بدھ کی صبح تصادم شروع ہونے کی جانکاری دی تھی۔ جموں وکشمیر میں دہشت گردوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان راجوری میں بھی تصادم کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی نے افسران کے حوالے سے بتایا کہ راجوری میں بدھ کو ہی تصادم کے دوران سیکورٹی فورسز نے مزید ایک دہشت گرد کو ہلاک کر دیا۔ اس سے راجوری ضلع کے دور دراز واقع نارلا گاؤں میں تین دنوں سے جاری مہم کے دوران ہلاک دہشت گردوں کی تعداد بڑھ کر تین ہو گئی ہے۔ موصولہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ نارلا گاؤں میں منگل کے روز ہوئے تصادم میں ایک مشتبہ پاکستانی دہشت گرد ہلاک ہوا۔

گیان واپی مسجد تنازعہ

ہائی کورٹ کے جج نے دو سال تک کی بغیر اختیار معاملہ کی سماعت کی!

چیف جسٹس نے سنگل جج کو فیصلہ سنانے سے روکا، معاملہ کو اپنی عدالت میں واپس لیا

الہ آباد: گیانواپی مسجد تنازعہ میں ایک دلچسپ انکشاف ہوا ہے۔ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ کے جج اس معاملہ کی دو سال تک سماعت کرتے رہے جبکہ انہیں اس پر سماعت کا اختیار نہیں تھا۔ چیف جسٹس نے اب اس معاملہ کو اپنی عدالت میں واپس لے لیا ہے اور سنگل جج کو فیصلہ سنانے سے روک دیا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ایک حکم جاری کیا ہے جس میں ان وجوہات کی وضاحت کی گئی ہے جن کی وجہ سے کاشی وشوناتھ-گیانواپی اراضی تنازعہ 2021 سے اس کیس کی سماعت کرنے والے سنگل جج سے واپس لے لیا گیا ہے۔ چیف جسٹس پریتنکر دیواکر نے کیس کو اپنی عدالت میں واپس لے جانے کے فیصلے کو یہ کہتے ہوئے درست قرار دیا کہ سنگل جج دو سال سے زیادہ عرصے سے ان مقدمات کی سماعت کر رہے تھے، حالانکہ ان کے پاس روسٹر کے مطابق کیس سننے کا دائرہ اختیار نہیں تھا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ مذکورہ کیس کو انتظامی بنیادوں پر سنگل جج سے چیف جسٹس کی عدالت میں عدالتی وقار، عدالتی نظم وضبط اور مقدمات کی فہرست میں شفافیت کے مفاد میں لے جایا گیا۔ چیف جسٹس نے مشاہدہ کیا کہ سنگل جج جسٹس پرکاش پاڈیا دو سال سے زیادہ عرصے سے ان مقدمات کی سماعت کر رہے ہیں۔ تاہم، روسٹر کے مطابق اس معاملے کی سماعت کرنا ان کے دائرہ اختیار میں نہیں تھا۔ چیف جسٹس نے 28 اگست کو دیے گئے اپنے حکم نامے میں یہ بھی بتایا کہ 27 جولائی کو فریقین میں سے ایک کی جانب سے تنازع کی شکایت کی گئی تھی جس کے بعد یہ ان کے نوٹس میں آیا تھا۔ شکایتی خط میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ جسٹس پرکاش پاڈیا نے فیصلہ سنانے کے لیے 28 اگست کی تاریخ مقرر کرنے سے پہلے کم از کم 75 مواقع پر اس معاملے کی سماعت کی تھی، اس لیے چیف جسٹس کو اس معاملے پر نئے سرے سے غور کرنا پڑا۔ سماعت کے لیے جسٹس پرکاش پاڈیا کی بنچ سے واپس لے لیا گیا۔ موجودہ مقدمہ وارانسی کی انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی اور 4 دیگر کی جانب سے دائر کیا گیا ہے۔ انجمن انتظاریہ مسجد کمیٹی گیانواپی مسجد کا انتظام کرتی ہے۔ یہ مقدمہ ہندو جماعتوں نے دائر کیا ہے جس میں اس مقدمے کی برقراری کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ہندو فریق نے گیانواپی کمپلیکس پر دعویٰ کیا ہے، جہاں اس وقت گیانواپی مسجد موجود ہے۔ چیف جسٹس نے 28 اگست کے حکم نامے میں یہ بھی کہا تھا کہ اس کیس کی 12 ستمبر 2023 سے نئی سماعت ہوگی۔ تاہم ہائی کورٹ میں وکلاء کی ہڑتال کے باعث اس کی سماعت نہ ہو سکی اور آئندہ سماعت کی تاریخ 18 ستمبر مقرر کی گئی۔

اعظم خان کے خلاف محکمہ انکم ٹیکس کی کارروائی، چھ مقامات پر چھاپہ ماری

یوپی میں بی جے پی کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے اعظم خان لگاتار مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں

لکھنؤ: انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ نے بدھ کو اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی کے لیڈر اور سابق کابینہ وزیر اعظم خان کے ٹھکانوں پر چھاپہ مارا۔ رپورٹ کے مطابق یہ چھاپہ ماری الجوہر ٹرسٹ کے حوالے سے کی جا رہی ہے۔ محکمہ انکم ٹیکس نے رام پور، لکھنؤ، سیتاپور، میرٹھ، سہارنپور اور غازی آباد میں چھاپے مارے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ایس پی لیڈر اعظم خان چھاپے کے وقت اپنی رام پور میں واقع رہائش گاہ پر موجود تھے۔ اب تک کی معلومات کے مطابق اعظم خان کی محمد علی جوہر یونیورسٹی کے ٹرسٹ اکاؤنٹس کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ تاہم افسران کی جانب سے ابھی تک کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئی ہے۔

آپ کو بتا دیں کہ چھ ماہ قبل محکمہ انکم ٹیکس نے سابق وزیر اعظم خان، ان کی اہلیہ تزئین فاطمہ اور بیٹے عبداللہ اعظم کے انکم ٹیکس حلف ناموں کی دوبارہ جانچ شروع کی تھی۔ دراصل، اسمبلی انتخابات کے دوران اعظم خان اور ان کے بیٹے عبداللہ اعظم کے ذریعہ داخل کردہ انکم ٹیکس حلف نامہ میں بہت سی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تحقیقات کے دوران تزئین فاطمہ کے بینک اکاؤنٹس میں کئی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا اور ان اکاؤنٹس میں کئی مشکوک ٹرانزیکشنز کا پتہ چلا اور ساتھ ہی جوہر ٹرسٹ سے بھی کئی مشکوک ٹرانزیکشنز کا پتہ چلا۔ آپ کو بتا دیں کہ محکمہ انکم ٹیکس اور ای ڈی تقریباً تین سال سے اعظم خان، ان کے خاندان کے افراد اور جوہر ٹرسٹ کی اچھی طرح سے تفتیش کر رہے ہیں۔

خیال رہے کہ اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت والی بی جے پی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے اعظم خان لگاتار مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اعظم خان نے رام پور میں مولانا علی جوہر کے نام پر یونیورسٹی قائم کی تھی، جسے مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ چلاتا ہے۔ اعظم خان محمد علی جوہر ٹرسٹ کے چیئرمین ہیں، جبکہ ان کی اہلیہ ڈاکٹر تزئین فاطمہ اس کی سکریٹری ہیں۔ اعظم خان نے جوہر یونیورسٹی بنانے کے لیے کافی اراضی حاصل کی تھی جس کو لے کر شروع سے ہی تنازعہ چل رہا ہے۔ اعظم خان کی جوہر یونیورسٹی کی پوری زمین اب حکومت نے اپنے قبضے میں لے لی ہے۔ 173 ایکڑ اراضی سے بے دخلی کی کارروائی کی گئی ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ اعظم خان پر سال 2019 میں موجودہ ایم ایل اے بی جے پی ایم ایل اے آکاش سکسینہ نے بے نامی جائیداد اور ٹیکس میں بے ضابطگیوں کا الزام لگایا تھا۔ اس نے مرکزی وزارت داخلہ سے اس کی شکایت کی تھی اور دستاویزات جمع کرائے تھے۔ پورے معاملے کو دیکھتے ہوئے مرکزی وزارت نے ای ڈی (انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ) سے جانچ کا حکم دیا تھا۔ الزام یہ تھا کہ 2012 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے کے بعد ایم پی اعظم خان نے 560 ایکڑ زمین پر جوہر یونیورسٹی کی تعمیر کا کام شروع کیا تھا۔

صدر جمہوریہ نے آیوشمان بھو مہم کا آغاز کیا

نئی دہلی، 13 ستمبر (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ملک گیر آیوشمان بھو مہم کا باضابطہ آغاز کرتے ہوئے بدھ کو کہا کہ ایک صحت مند ہندوستان کی تعمیر کا عزم تبھی پورا ہوگا جب ہر فرد اور ہر خاندان صحت مند رہے گا۔ گجرات کے گاندھی نگر میں راج بھون سے آیوشمان بھا مہم کا آن لائن آغاز کرتے ہوئے مرمو نے کہا کہ 'آیوشمان بھو' کا مقصد ہر شخص اور ہر گاؤں کو اس میں شامل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا" یہ ہمارے ملک میں عالمی صحت کی دیکھ بھال کے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرے گا۔ جب ہر فرد اور ہر خاندان صحت مند رہے گا تب ہی ایک صحت مند ہندوستان کی تعمیر کا عزم پورا ہوگا۔ اس موقع پر گجرات کے وزیر اعلی بھوپیندر بھائی پٹیل، صحت وخاندانی بہبود کے مرکزی وزیر مملکت پروفیسر ایس پی سنگھ بگھیل اور ڈاکٹر بھارتی پروین پوار بھی صدر کے ساتھ راج بھون میں موجود تھے۔ مرکزی وزیر برائے صحت وخاندانی بہبود منسکھ منڈاویہ نے آن لائن اس پروگرام میں حصہ لیا۔

لیبیا میں پانی نے 6000 سے زائد لوگوں کو بنایا لقمہ، بھر گئے قبرستان!

درنا (ایجنسی) گزشتہ دنوں بحیرۂ روم سے اٹھے طوفان 'ڈینیل' نے لیبیا میں ایسی تباہی مچائی ہے جس کا ازالہ ممکن نظر نہیں آ رہا۔ اس طوفان کے بعد لیبیائی عوام پر پانی نے زبردست تباہی مچائی ہے اور ہزاروں جانیں سیلاب کی نذر ہو گئی ہیں۔ مقامی حکام کے مطابق لیبیا کے مشرقی شہر درنا میں تباہ کن سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد ایک اندازے کے مطابق 6000 تک پہنچ گئی ہے اور 10 ہزار سے زیادہ لوگ لاپتہ ہیں یہ اعداد وشمار بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ ساحلی شہر میں بحالی کی کارروائیاں جاری ہیں جسے طوفان ڈینیل نے متاثر کیا تھا۔ حالات کچھ ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ قبرستانوں کے سامنے لاشوں کا ڈھیر ہے اور ان کی تدفین کے لیے قبرستان میں جگہ نہیں۔ پہلے سے ہی معاشی بدحالی کا سامنا کر رہے ملک لیبیا پر طوفان کے دور رس اثرات مرتب ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ ڈینیل طوفان کے بعد جو زوردار بارش ہوئی ہے، اس نے اچانک سیلاب والے حالات پیدا کر دیے اور مشرقی لیبیا کے کئی شہروں میں زبردست تباہی کا منظر دیکھنے کو مل رہا ہے۔ بارش اور سیلاب کے بعد کچھ علاقوں میں پشتے ٹوٹ گئے ہیں جن کا پانی آس پاس کے علاقوں میں پھیل گیا۔ سب سے زیادہ نقصان ڈیرنا علاقہ کا ہوا ہے جہاں سب سے زیادہ ہلاکتیں سامنے آئی ہیں۔ اس علاقے سے تقریباً 20 ہزار افراد نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ آنے والے وقت میں ڈیرنا کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہاں ہلاکتوں کی تعداد ابھی بڑھ سکتی ہے کیونکہ شہر کا ایک چوتھائی حصہ پوری طرح سے تباہ ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ڈیرنا شہر کی کچھ کچھ ویڈیوز وائرل ہو رہی ہیں جن میں گاڑیاں اور عمارتیں پانی میں بہتی ہوئی دیکھی جا سکتی ہیں۔ پورے کے پورے محلے اس سیلاب میں بہہ گئے۔

انڈیا اتحاد: رابطہ کمیٹی کی پہلی میٹنگ

لئے گئے کئی اہم فیصلے، مشترکہ اجلاس پر لگی مہر

عام انتخابات میں 'انڈیا' اتحاد ملک بھر میں مشترکہ اجلاس کرے گا، سیٹوں کی تقسیم کے لیے سرگرمی شروع کرنے پر اتفاق

نئی دہلی، 13 ستمبر۔ لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر متحد ہوئی اپوزیشن پارٹیوں کا اتحاد 'انڈیا' مودی حکومت کے خلاف پوری طرح سرگرم دکھائی دے رہا ہے۔ آج اس اتحاد کی کوآرڈینیشن کمیٹی (رابطہ کمیٹی) کی پہلی میٹنگ این سی پی چیف شرد پوار کے دہلی واقع گھر پر ہوئی۔ اس میٹنگ میں کئی اہم فیصلے لیے گئے جن میں سے ایک سبھی ریاستوں میں مشترکہ اجلاس منعقد کیے جانے کا بھی ہے۔ یعنی 14 رکنی رابطہ کمیٹی نے مشترکہ اجلاس پر مہر لگا دی ہے، لیکن یہ فیصلہ ہونا باقی ہے کہ یہ اجلاس کب کب اور کہاں کہاں منعقد ہونے ہیں۔ آج رابطہ کمیٹی کی ہوئی میٹنگ کے بعد کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے میڈیا کو سیٹوں کی تقسیم سے متعلق انتہائی اہم جانکاری دی۔ انھوں نے بتایا کہ کوآرڈینیشن کمیٹی نے سیٹوں کی تقسیم کے لیے سرگرمی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میٹنگ میں اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ ساتھی پارٹیاں بات چیت کر کے جلد از جلد کوئی فیصلہ لیں گی۔

رابطہ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد کانگریس کے آفیشیل ایکس ہینڈل سے بھی کچھ اہم جانکاریاں دی گئی ہیں۔ پوسٹ میں کے سی وینوگوپال کا بیان دیا گیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ "رابطہ کمیٹی کی پہلی میٹنگ میں 12 پارٹیوں کے اراکین نے شرکت کی۔ کمیٹی نے ملک کے مختلف حصوں میں مشترکہ اجلاس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلا عوامی جلسہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بھوپال میں منعقد ہوگا۔"

کے سی وینوگوپال نے میٹنگ کے بعد کہا کہ آج شام نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے لیڈر شرد پوار کی رہائش گاہ پر منعقدہ کمیٹی کی پہلی میٹنگ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی سرکار میں بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی کے مسائل پر غور کیا گیا۔ ملک میں ذات پات کی مردم شماری کا معاملہ زیر بحث آیا جس پر تمام اراکین نے اتفاق کیا۔ انڈیا الائنس کی اہم کمیٹی کے اجلاس میں سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ رابطہ کمیٹی نے میڈیا کے ذیلی گروپ کو ان اینکرز کے ناموں کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے جن کے شو میں انڈیا الائنس کی کسی پارٹی کا کوئی نمائندہ شامل نہیں ہوگا۔

قابل ذکر ہے کہ انڈیا اتحاد نے ممبئی میں ہوئی میٹنگ کے دوران 14 رکنی رابطہ کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔ ترنمول کانگریس کے ابھشیک بنرجی اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوئے کیونکہ ای ڈی نے آج انہیں ایک معاملے میں پیش ہونے کے لیے کہا تھا۔ سی پی ایم کا بھی کوئی لیڈر رابطہ کمیٹی کی میٹنگ میں شامل نہیں ہو سکا کیونکہ ابھی تک سی پی ایم نے کمیٹی میں شامل ہونے کے لیے کسی کا نام ہی نہیں بھیجا ہے۔

فوجداری مقدمات کے میڈیا ٹرائل پر سپریم کورٹ کی تشویش

عدالت عظمیٰ کا تین ماہ میں میڈیا بریفنگ رولز بنانے کا حکم، مرکز کو گائیڈ لائن جاری کرنے کی ہدایت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے فوجداری مقدمات کے میڈیا ٹرائل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مرکز سے پولیس میڈیا بریفنگ پر تفصیلی رہنما ہدایات تیار کرنے کو کہا ہے۔ ایم ایچ اے کو تین ماہ کے اندر میڈیا بریفنگ کے حوالے سے مینول تیار کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ تمام ریاستوں کے ڈی جی پی ایک ماہ کے اندر ایم ایچ اے کو تجاویز دیں گے۔ اب اس کیس کی سماعت جنوری 2024 کے دوسرے ہفتے میں ہوگی۔ سپریم کورٹ فوجداری مقدمات میں پولیس کی جانب سے میڈیا بریفنگ کے لیے رہنما اصول طے کرنے کے معاملے کی سماعت کر رہا تھا۔ اس کیس کی سماعت کے دوران سی جے آئی ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ میڈیا ٹرائل سے انصاف کی انتظامیہ متاثر ہو رہی ہے۔ پولیس میں حساسیت لانے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ تحقیقات کی تفصیلات کس مرحلے پر ظاہر کی جائیں۔ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے کیونکہ اس میں متاثرین اور ملزمان کے مفادات کے ساتھ بڑے پیمانے پر عوام کا مفاد بھی شامل ہے۔ چیف جسٹس چندر چوڑ نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ تین ماہ میں میڈیا بریفنگ کے لیے پولیس کو تربیت دینے کے لیے رہنما اصول وضع کرے۔ سی جے آئی نے کہا کہ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ ایک طرف لوگوں کو معلومات حاصل کرنے کا حق ہے لیکن اگر تفتیش کے دوران اہم شواہد سامنے آئے تو تفتیش بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ ہمیں ملزمان کے حقوق کا بھی خیال رکھنا ہے۔ ایک سطح پر، ملزم جس کا طرز عمل زیر تفتیش ہے، پولیس کی طرف سے منصفانہ اور آزادانہ تفتیش کا حقدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ جانبدارانہ رپورٹنگ سے عوام میں یہ شک بھی پیدا ہوتا ہے کہ اس شخص نے جرم کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس متاثرین کی رازداری کی بھی خلاف ورزی کر سکتی ہیں۔ بعض صورتوں میں شکار نابالغ ہو سکتا ہے۔ متاثرہ شخص کی پرائیویسی متاثر نہیں ہونی چاہیے۔ میڈیا بریفنگ کے لیے پولیس کی تربیت کیسے ہونی چاہیے؟ ہماری 2014 کی ہدایات پر حکومت ہند نے کیا اقدامات کیے ہیں؟ مرکز کی جانب سے اے ایس جی ایشوریہ بھٹی نے عدالت کو یقین دلایا کہ حکومت میڈیا بریفنگ کے حوالے سے رہنما خطوط طے کرے گی۔ حکومت اس بارے میں عدالت کو آگاہ کرے گی۔ سپریم کورٹ ایک عرضی کی سماعت کر رہی ہے جس میں اس نے 2017 میں حکومت سے کہا تھا کہ وہ پولیس کی میڈیا بریفنگ کے لیے اصول طے کرے۔ کیس کے ایمیکس کیوری سینئر وکیل گوپال شنکر نارائن نے بھی کہا کہ آروشی کیس میں بھی میڈیا ایسا ہی کر رہا تھا۔

جو بائیڈن کے خلاف مواخذے کی تحقیقات کا مطالبہ

مواخذے کے اس اقدام سے قانون ساز مزید تقسیم ہوجائیں گے: کیون میکارتھی

واشنگٹن۔(ایجنسی)۔ریپبلکن امریکی ایوان نمائندگان کے اسپیکر کیون میکارتھی سے ریپبلکن اراکین نے ڈیموکریٹک صدر جو بائیڈن کے خلاف مواخذے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق مواخذے کے اس اقدام سے قانون ساز مزید تقسیم ہوجائیں گے کیونکہ اس وقت حکومت کے اخراجات کے حوالے سے منظوری کے لیے بل پر دستخط کرنا ضروری ہیں لیکن ریپبلکنز دستخط کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ میکارتھی کی پارٹی میں بہت سے لوگ اس وقت مشتعل ہوئے جب ڈیموکریٹس کے کنٹرول میں موجود ایوان نے 2019 اور 2021 میں ریپبلکن صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا دو بار مواخذہ کیا حالانکہ وہ سینیٹ میں دونوں بار بری ہوگئے تھے۔ دائیں بازو کے ریپبلکن قانون سازوں نے کہا کہ اگر میکارتھی بائیڈن کا مواخذے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ میکارتھی کو ایوان کے رہنما کے طور پر ہٹانے کی کوشش کریں گے۔ 2020 کے انتخابات میں ٹرمپ کو شکست دینے والے بائیڈن اگلے سال دوبارہ انتخاب میں حصہ لینے اور کامیابی کے لیے پرامید ہیں۔ میکارتھی نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ میں اپنی ہاؤس کمیٹیوں کو صدر جو بائیڈن کے خلاف مواخذے کی باضابطہ تحقیقات شروع کرنے کی ہدایت کر رہا ہوں، ہم وہاں جائیں گے جہاں ثبوت ہمیں لے کر جائیں گے۔ ریپبلکنز کا اب ایوان پر کنٹرول محدود ہوگیا ہے اور انہوں نے بائیڈن پر الزام لگایا ہے کہ 2009 سے 2017 کے دوران نائب صدر کے عہدے پر فائض رہنے کے باوجود وہ اپنے بیٹے ہنٹر بائیڈن کے غیر ملکی کاروباری منصوبوں سے منافع کماتے رہے۔ میکارتھی نے کہا کہ متعدد کمیٹیوں کے قانون ساز ممکنہ مالی بدانتظامی کے ثبوت اکٹھے کرنا شروع کردیں گے۔ پچھلے مہینے جاری ہونے والے ایک ٹرانسکرپٹ کے مطابق ہنٹر بائیڈن کے ایک سابق کاروباری ساتھی نے ہاؤس کی سماعت کو بتایا کہ جب جو بائیڈن نائب صدر تھے تو ہنٹر بائیڈن نے سنہرے خواب دکھائے کہ وہ اقتدار تک رسائی رکھتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے کہا کہ تحقیقات کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور بائیڈن نے ممکنہ مواخذے پر ریپبلکنز کا مذاق اڑایا ہے۔ ڈیموکریٹس نے ریپبلکن مواخذے کی بات کو ٹرمپ کو لاحق قانونی پیچیدگیوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیا ہے جنہیں 2024 کے امریکی انتخابات میں بائیڈن کا سامنا کرنے سے قبل چار الگ الگ مجرمانہ الزامات کا سامنا ہے۔ ٹرمپ نے ریپبلکنز پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ بائیڈن کو عہدے سے ہٹانے کی کوشش کریں، دائیں بازو کے کئی ریپبلکنز نے کہا ہے کہ جب تک میکارتھی مواخذے کی انکوائری کی حامی نہیں بھرتے، وہ اس وقت تک وہ اخراجات کے ان بلوں کے لیے ووٹ نہیں دیں گے جن کی لازمی منظوری درکار ہے۔ امریکی آئین کانگریس کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ صدر سمیت وفاقی عہدیداروں کا غداری، رشوت خوری اور دیگر جرائم پر مواخذہ کرے۔ اگر ایوان مواخذے کے آرٹیکلز کو سادہ اکثریت سے منظور کرلے اور سینیٹ دو تہائی اکثریت سے مقدمے کی سماعت کے بعد مجرم قرار دے تو صدر کو عہدے سے ہٹایا جاسکتا ہے۔ بائیڈن کے مواخذے کی کسی بھی کوشش کے کامیاب ہونے کا امکان نہیں ہے کیونکہ ڈیموکریٹک کے زیر کنٹرول سینیٹ میں اس مواخذے کی ناکامی یقینی ہے اور ریپبلکنز کو اس سلسلے میں شدید ناکامی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ ٹرمپ واحد امریکی صدر ہیں جن کا دو بار مواخذہ ہوا ہے، وہ دونوں بار سینیٹ میں ٹرائلز کے بعد اپنے ساتھی ریپبلکنز کے ووٹوں کی بدولت بری ہوگئے جس نے ایوان کو سزا کے لیے درکار دو تہائی اکثریت حاصل کرنے سے روک دیا۔ اپنے پہلے مواخذے میں 2019 میں ہاؤس نے ٹرمپ پر طاقت کے غلط استعمال اور کانگریس کی راہ میں رکاوٹ کا الزام لگایا تھا کیونکہ انہوں نے یوکرین سے بائیڈن اور ان کے بیٹے کے خلاف بدعنوانی کے بے بنیاد الزامات کی تحقیقات کا کہا تھا۔ ان کے خلاف ایوان نے 2021 میں کیا تھا جہاں ان پر اپنے حامیوں کے ذریعے کیپیٹل ہل پر حملے کے بعد بغاوت پر اکسانے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ بائیڈن نے جولائی میں مواخذے کی ممکنہ کوشش پر ریپبلکن قانون سازوں کا مذاق اڑایا تھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ریپبلکنز کو اس وقت مجھ پر تنقید کرنے کے لیے کچھ اور تلاش کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ افراط زر کی شرح تو نیچے آرہی ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ میرا مواخذہ کرنے کا فیصلہ کریں کیونکہ اب مہنگائی کم ہو رہی ہے، مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا کریں گے البتہ میں یہ سب پسند کروں گا۔

امریکہ: شمالی کوریا نے روس کو اسلحہ دیا تو ہم ضروری اقدامات کرنے میں بالکل تردد نہیں کریں گے

واشنگٹن، 13 ستمبر (یو این آئی) امریکہ نے کہا ہے کہ اگر شمالی کوریا نے روس کو اسلحے کی فراہمی قبول کی تو "ہم ضروری اقدامات کرنے میں ہرگز تردد نہیں کریں گے"۔ امریکہ وزارت خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے دارالحکومت واشنگٹن میں منعقدہ پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سوالات کے جواب دیئے ہیں۔ ترک میڈیا کے مطابق ملر نے کہا ہے کہ اگر شمالی کوریا نے روس کو اسلحہ فراہم کیا تو یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے متعدد فیصلوں کی خلاف ورزی ہوگی اور اس معاملے میں امریکہ کا موقف دوٹوک اور واضح ہے۔ شمالی کوریا کے لیڈر کم جونگ اُن کے دورہ روس پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ "ہم حالات و واقعات پر بغور نگاہ رکھیں گے"۔ ملر نے شمالی کوریا سے پابندیاں ہٹانے کے موضوع پر پیانگ یانگ انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات کے امکان سے متعلق روسی حکام کے جاری کردہ بیانات پر بھی بات کی اور کہا ہے کہ "روس یک طرفہ شکل میں اقوام متحدہ سلامتی کونسل کی پابندیوں کو کالعدم نہیں کرسکتا"۔ امریکہ وزارت دفاع پینٹاگون ※ کے ترجمان بریگیڈیئر پیٹرک ریڈر ※ نے بھی پوتن۔کم مذاکرات سے متعلق جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ "قوی احتمال کے مطابق یہ مذاکرات اسلحہ سمجھوتے کے بارے میں ہوں گے"۔ ریڈر نے شمالی کوریا سے، روس کو اسلحہ فراہم نہ کرنے سے متعلقہ یقین دہانیوں کا پابند رہنے کی، اپیل کی اور کہا ہے کہ "شمالی کوریا کی طرف سے روس کو اسلحے کی فراہمی جنگ کو طوالت دینے کے علاوہ اور کسی کام نہیں آئے گی"۔ واضح رہے کہ شمالی کوریا کے لیڈر کم جونگ اُن روس کے دورے پر ہیں اور روس کے صدر ولادی میر پوتن نے آج روس کے علاقے آمور ※ کی ووستوچنی خلائی بیس پر ان کے ساتھ ملاقات کی ہے۔

مصر: اسکول میں نقاب پر پابندی

شہریوں کی جانب سے تنقید

قاہرہ (ایجنسی)۔ مصر کی حکومت کی جانب سے اسکولوں میں نقاب پر عائد پابندی پر شہریوں نے مختلف آرا کا اظہار کیا تاہم اکثریت نے اس اقدام پر تنقید کرتے ہوئے ظالمانہ قرار دیا۔ خبر ایجنسی اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق حکومت نے رواں ہفتے اسکولوں میں نقاب پر پابندی لگائی تھی جس پر سوشل میڈیا میں بحث چھڑ گئی اور اس پر تنقید کے ساتھ ساتھ حکومتی فیصلے کو ظالمانہ قرار دیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق مصر کی وزارت تعلیم نے پیر کو سرکاری اخبار اخبار الیوم کے ذریعے اعلان کیا تھا کہ سرکاری اور نجی دونوں اسکولوں میں نقاب پہننے پابندی کا اطلاق ہوگا۔ اس حوالے سے بتایا گیا کہ مصر میں خواتین کی بہت کم تعداد نقاب پہنتی ہیں اور یہ نقاب پورے چہرے کا ہوتا ہے، جس میں صرف آنکھیں نظر آتی ہیں جبکہ سر کے اسکارف کا فیصلہ مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے اور خواتین کی ایک بڑی تعداد صرف سر ڈھانپنے والا اسکارف پہنتی ہیں۔ حکومتی اعلامیے میں کہا گیا تھا کہ اسکارف انتخاب طالبات کی مرضی کے مطابق ہوگا اور اس کے لیے سوائے سرپرست کے کسی کا بھی کوئی دباؤ نہیں ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق سوشل میڈیا پر اس فیصلے پر سخت تنقید کی گئی اور حکومت پر الزام عائد کیا گیا کہ وہ نجی معاملات پر مداخلت کر رہی ہے۔ محمد نامی شہری نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس (ٹوئٹر) پر بتایا کہ لوگ غصے میں ہیں کیونکہ حکومت نے اس فیصلے کی کوئی وضاحت نہیں کی ہے، یہ ایک ظالمانہ فیصلہ ہے جو شہریوں کی نجی معاملات میں مداخلت ہے۔ متعدد افراد نے اپنی پوسٹس میں اس سے حکومت کی ترجیحات کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ کیا کلاسز میں زیادہ تعداد، پرانے فرنیچر اور اساتذہ کو درپیش مشکلات کی وجہ نقاب ہے۔ دوسری جانب اس فیصلے کے حامیوں نے کہا کہ اس اقدام سے صرف انتہا پسند ہی متاثر ہوں گے۔ المصری نامی صارف نے لکھا کہ سوائے طالبان اور داعش کے حامیوں کے کوئی اور غصے میں نہیں ہے۔ مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کے پرجوش حامی ٹاک شو کے میزبان احمد موسیٰ نے اس فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ انتہاپسندی کے خاتمے اور تعلیمی نظام کی درستی کے لیے پہلا اہم قدم ہے اور یہ فیصلہ اخوان المسلمون کو برا لگے گا۔ خیال رہے کہ مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی اس وقت مصری فوج کے سربراہ تھے جب 2013 میں صدر محمد مرسی کی اس وقت کی اخوان المسلمون کی جمہوری منتخب حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا اور اس کے بعد اخوان المسلمون کو دہشت گرد گروپ قرار دیا گیا تھا۔ سیسی نے اخوان المسلمون کی قیادت سمیت ہزاروں کارکنوں کو جیل میں ڈال دیا اور کئی افراد کو پھانسی بھی دے دی تھی اور اس دوران ہزاروں افراد مارے گئے تھے۔

دوران عمرہ خواتین کا ڈریس کوڈ جاری

مکہ مکرمہ، 13 ستمبر (یو این آئی) سعودی وزارت حج وعمرہ نے خواتین زائرین عمرہ کے لیے ڈریس کوڈ جاری کیا ہے اور اس حوالے سے تین ضابطوں کی وضاحت کی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سعودی وزارت حج وعمرہ نے خواتین کے لیے مناسب عمرہ لباس کے حوالے سے تین ضابطوں کی وضاحت کی ہے جس کے مطابق خواتین عمرے کے لیے غیر آرائشی لباس کا انتخاب کریں۔ وزارت حج کے مطابق عمرے کے لیے خواتین کا لباس ڈھیلا ہونا چاہیے جو جسم کے کسی بھی حصے کو ظاہر نہ کرے۔ سعودی وزارت کا کہنا ہے کہ عمرہ زائرین خواتین عمرے کے لیے مسجد الحرام آتے وقت ایسا کوئی بھی لباس پہن سکتی ہیں جو مذکورہ تینوں ضوابط پر پورا اترے۔ واضح رہے کہ عمرے کے لیے مرد زائرین کے لیے دو چادروں پر مشتمل بغیر سلا احرام پہننا لازم ہے تاہم خواتین کے لیے ان کا سلا ہوا لباس ہی احرام ہوتا ہے۔

ویتنام میں عمارت میں خوفناک آتشزدگی

50 سے زائد افراد کی موت

ہنوئی: ویتنام کے شہر ہنوئی میں منگل کی رات ایک نو منزلہ اپارٹمنٹ ٹاور میں آگ بھڑک اٹھی، جس کے نتیجے میں 50 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ آگ بجھانے کے لیے فائر بریگیڈ کی کئی ٹیمیں فوری طور پر موقع پر پہنچیں۔ ملک کی سرکاری خبر رساں ایجنسی وی این اے نے یہ اطلاع دی۔ رپورٹ کے مطابق آگ رات 11:30 کے قریب اس وقت لگی جب بہت سے رہائشی گھروں میں موجود تھے۔ آگ لگنے سے پورے اپارٹمنٹ میں خوف وہراس پھیل گیا اور آس پاس کے لوگ بھی خوفزدہ ہو گئے۔ خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ فائر بریگیڈ کی ٹیم کو 45 گھروں کے ساتھ اپارٹمنٹ کی عمارت تک پہنچنے کے لیے کافی جدوجہد کرنا پڑی کیونکہ یہ عمارت ایک چھوٹی گلی میں تھی۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو عمارت سے 300 سے 400 میٹر دور روکنا پڑا۔ نجی اسپتال کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کے بعد اسپتال میں داخل 54 افراد میں سے کئی کی موت ہوگئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق آگ پر قابو پالیا گیا ہے اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ ہنوئی اپنی تنگ گلیوں کے لیے مشہور ہے اور زیادہ تر عمارتیں فرانسیسی نوآبادیاتی دور کی تعمیرات ہیں۔ ان گلیوں سے موٹر سائیکل تو آسانی سے گزر سکتی ہے لیکن بڑی گاڑیوں کے لیے یہ تنگ پڑ جاتی ہیں۔

ترکیہ سیاحت کے لحاظ سے نہایت ہی خوبصورت ملک: برطانوی سفیر

انقرہ، 13 ستمبر (یو این آئی) ترکیہ آنے والے برطانوی سیاحوں میں حالیہ اضافے کے حوالے سے انقرہ میں برطانوی سفیر جل موریس نے سیاحت کے تنوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "ترکیہ کے پاس سب کچھ ہے"۔ موریس، جنہوں نے بحیرہ روم اور ایجیئن ساحلوں کے دورے کے دائرہ کار میں ازمیر، آیدن، بودرم، مارمریس، موعلا اور فتحیہ کا دورہ کیا، اپنے دورے کے آخری اسٹاپ، انطالیہ پہنچنے پر پریس کو ترکیہ کے بارے میں اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ ترکیہ کی مہمان نوازی شاندار ہے اور ملک میں مختلف اقسام کی سیاحتی سرگرمیاں اپنے عروج پر ہیں۔ موریس نے کہا کہ ترکیہ بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کو سورج، ریت اور سمندر سے مستفید ہونے کے علاوہ بہت سے مواقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں معتدل آب و ہوا، مختلف سمندروں اور ساحلوں کے ساتھ ساتھ تاریخی اور آثار قدیمہ کے مقامات کے علاوہ ترکیہ میں ثقافتی سیاحت کی فراوانی کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ موریس نے کہا کہ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی باشندے کیوں چھٹیوں پر ترکیہ آنا کیوں اتنا پسند کرتے ہیں کیونکہ ترکیہ کے پاس وہ سب کچھ ہے جس کی سیاح توقع رکھتے ہیں۔ موریس نے بتایا کہ 46 فیصد برطانوی سیاح تعطیلات کے لیے موعلا آتے ہیں اور کہا کہ سیاحوں میں انطالیہ کی مقبولیت بھی بڑھتی جارہی ہے۔

مراقش میں زلزلے سے ہلاکتوں کی تعداد 2900 سے متجاوز

مراقش (ایجنسی) (مراقش میں تباہ کن زلزلے سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 2,901 اور زخمیوں کی تعداد 5530 ہوگئی ہے۔ یہ اطلاع منگل کو مراکشی حکومت کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین بیان میں دی گئی ہے۔ پہاڑی علاقے کے سب سے زیادہ متاثرہ گاؤں میں سے ایک، اونگرین میں، ژنہوا کے نامہ نگاروں نے دیکھا کہ تمام مکانات کو زمین بوس ہوگئے ہیں اور ریسکیو ٹیمیں ملبہ ہٹانے کے لیے کھدائی کے آلات استعمال کر رہی ہیں۔ مراقش نے اسپین، برطانیہ، متحدہ عرب امارات اور قطر کی جانب سے امداد کی پیشکش قبول کرلی ہے جبکہ دیگر ممالک کی جانب سے امداد کی پیشکشوں کی منظوری ابھی باقی ہے۔ انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ سوسائٹیز (آئی ایف آر سی) نے منگل کو مراقش میں زلزلے کے متاثرین کی مدد کے لیے 112 ملین امریکی ڈالر کی ہنگامی اپیل کی۔ آئی ایف آر سی کے آپریشنز کے عالمی ڈائریکٹر کیرولین ہولٹ نے جنیوا میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ اس وقت سب سے بڑی ضروریات پانی، صفائی ستھرائی اور پناہ گاہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ہم تباہی کی دوسری لہر سے بچیں"۔ مراقش میں چینی میڈیکل ٹیم کے اگاڈیر یونٹ کے سربراہ ژانگ فیکونگ نے ژنہوا کو بتایا کہ طبی ٹیم نے مقامی ہسپتالوں کو فوری طور پر درکار طبی سامان جیسے فنگر پلس آکسیمیٹر، الیکٹرانک اسفگمومینومیٹر اور اینٹی بیکٹیریل ہینڈ سینیٹائزر عطیہ کیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ کے جیولوجیکل سروے نے بتایا کہ شمالی افریقی ملک میں جمعہ کو مقامی وقت کے مطابق رات 11 بج کر 11 منٹ پر 6.8 شدت کا زلزلہ آیا اور اس کا مرکز 18.5 کلومیٹر کی گہرائی میں واقع تھا۔

رونالڈو نے مراکش میں اپنا ہوٹل زلزلہ متاثرین کے لئے کھول دیا

مراقش (ایجنسی) مراقش کے میڈیا کی رپورٹ کے مطابق، عالمی شہرت یافتہ پرتگالی فٹبالر کرسٹیانو رونالڈو کا مراقش کے شہر ماراکیچ میں موجود ہوٹل حالیہ تباہ کن زلزلے سے متاثرہ افراد کے لیے پناہ گاہ میں تبدیل ہوگیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مراقش میں زلزلے کے بعد مقامی لوگوں نے مختلف مقامات پر پناہ لی ہے جن میں کرسٹیانو رونالڈو کا پیستانا CR7 ماراکیچ ہوٹل بھی شامل ہے۔ واضح رہے کرسٹیانو رونالڈو کا یہ 4 اسٹار ہوٹل مراقش میں اپنی بہت ہی اعلیٰ درجے کی سہولیات جیسے آؤٹ ڈور پول، فٹنس سینٹر اور ریسٹورینٹ کے لیے مشہور ہے، لیکن زلزلے کے بعد ہوٹل نے اپنی لگژری سہولیات سے فائدہ اٹھانے کی بجائے بے لوث ہوکر متاثرین کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

'افریقہ میں روس کا مقابلہ، نئی حکمت عملی کی ضرورت ہے'

روس تیزی سے براعظم افریقہ میں اپنے قدم جما رہا ہے اور یورپی یونین اس حوالے سے پریشان ہے۔ یورپی یونین کی سربراہ کے مطابق روس کا مقابلہ کرنے کے لیے یورپ کو نئی حکمت عملی اپنانا ہوگی۔ یورپی یونین کی سربراہ ارزولا فان ڈیر لائن نے اپنے سالانہ خطاب میں یورپی قانون سازوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ افریقہ میں روس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ ان کا اپنے خطاب میں کہنا تھا، ساحل کے علاقے کے بارے میں سوچیں، جو سب سے غریب خطہ ہے لیکن وہاں کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔" ان کا خبردار کرتے ہوئے کہنا تھا، فوجی بغاوتوں کی کامیابی خطے کو آنے والے برسوں میں مزید عدم استحکام کا شکار کردے گی۔ روس اس افراتفری پر نہ صرف اثر انداز ہو رہا ہے بلکہ اس سے فائدہ بھی اٹھا رہا ہے۔" انہوں نے یورپی یونین پر زور دیا، افریقہ کے لیے وہی اتحاد ظاہر کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ ہم نے یوکرین کے لیے دکھایا ہے۔" انہوں نے کہا ہے کہ یورپی یونین کو افریقہ کی جمہوری حکومتوں اور علاقائی تنظیموں کے ساتھ تعاون پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ یورپی یونین کی سربراہ نے کہا کہ برسلز اب افریقی یونین کے ساتھ مستقبل کے سربراہی اجلاس سے قبل ایک نیا اسٹریٹجک نقطہ نظر" تیار کرنے پر کام کرے گا۔ ماضی میں امریکہ بھی ایسے ہی خدشات کا اظہار کرچکا ہے۔ واشنگٹن حکومت کے مطابق افریقہ میں چین اور روس کے قدم دن بدن مضبوط ہوتے جا رہے ہیں اور اس کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ قبل ازیں امریکی وزیر دفاع لائیڈ آسٹن نے کہا تھا کہ چین اپنے بڑھتے ہوئے معاشی اثر و رسوخ کے ذریعے روزانہ کی بنیاد پر "افریقہ میں اپنے قدموں کے نشان چھوڑ رہا ہے۔ امریکی وزیر دفاع کا کہنا تھا پریشان کن بات یہ ہے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں، اس میں شفافیت نہیں ہے اور اس طرح ایسے مسائل پیدا ہوتے ہیں، جو آخرکار عدم استحکام پیدا کرتے ہیں۔

کم جونگ ان نے ایک بار پھر امریکہ کی ٹینشن بڑھائی

جنوبی کوریا کی جانب میزائل داغا

سیول۔(ایجنسی)۔ شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کے درمیان ایک بار پھر کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ شمالی کوریا نے کم جونگ ان کے دورہ روس کے دوران بیلسٹک میزائل داغا ہے۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے مطابق شمالی کوریا نے اپنے مشرقی ساحل سے ایک نامعلوم بیلسٹک میزائل داغا ہے۔ بدھ کی صبح فائر کیے گئے اس میزائل کے بارے میں جاپان کو بھی معلوم ہوا۔ اس حوالے سے جاپان کے کوسٹ گارڈ کا کہنا ہے کہ میزائل سمندر میں گرا ہے۔ یہ بیلسٹک میزائل شمالی کوریا کی جانب سے اس وقت داغا گیا ہے جب اس کے رہنما کم جونگ ان روس میں ہیں اور وہاں صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ کئی معاملات پر بات چیت کریں گے۔ ان میں اسلحہ کی فروخت کا ایجنڈا سرفہرست بتایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شمالی کوریا نے 2017 میں اپنے جوہری میزائل پروگرام پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس سال کئی میزائل تجربات کیے ہیں۔ پیونگ یانگ نے 30 اگست کو دو مختصر فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل بھی فائر کیے تھے، جب کہ کم نے گزشتہ ہفتے ملک کی پہلی اسٹریٹجک نیوکلیئر حملہ ※ آبدوز، ہیرو کم کن اوک کی لانچنگ میں بھی شرکت کی تھی۔ شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کے درمیان تعلقات ہمیشہ خراب رہے ہیں۔ دونوں 76 سال سے ایک دوسرے کے خلاف محاذ چلا رہے ہیں۔ تاہم اس میں شمالی کوریا نے ہمیشہ پڑوسی ملک کے خلاف اشتعال انگیز کارروائی کی ہے۔ لیکن 76 سال پہلے ایسی کوئی کشیدگی نہیں تھی۔ دونوں ممالک پہلے ایک ہی کوریا کا حصہ تھے۔ اس وقت کوریا پر جاپان کی حکومت تھی۔ 1945 میں دوسری جنگ عظیم میں شکست کے بعد جاپان نے اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے تھے۔ اس کے بعد سوویت یونین نے کوریا کے شمالی حصے پر قبضہ کرلیا جب کہ جنوبی حصے پر امریکہ نے قبضہ کرلیا۔ تین سال بعد امریکہ نے اقوام متحدہ کے ذریعے کوریا کو ایک قوم بنانے کی پہل کی اور مئی 1948 میں انتخابات کرائے گئے۔ شمالی حصے نے اس الیکشن میں حصہ نہیں لیا جبکہ جنوبی حصے میں انتخابات ہوئے اور یہ جمہوریہ کوریا (جنوبی کوریا) کے نام سے ایک ملک بن گیا۔ لیکن شمالی کوریا کے علاقے نے اس حکومت کو ماننے سے انکار کردیا۔ ستمبر 1948 میں شمالی کوریا نے ڈیموکریٹک پیپلز ریپبلک آف کوریا (شمالی کوریا) کو ایک علیحدہ ملک کے طور پر بنانے کا اعلان کیا۔

گرین انیشیٹو معاہدے کو بحال کیا جانا چاہیے: عمر چیلک

انقرہ، 13 ستمبر (یو این آئی) جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی (آق پارٹی) کے ڈپٹی چیئرمین اور پارٹی کے ترجمان عمر چیلک نے کہا کہ روس۔یوکرین جنگ کے بعد اقوام متحدہ کی نگرانی میں قائم ہونے والے گرین انیشیٹو معاہدے کو بحال کیا جانا چاہیے۔ صدر اور آق پارٹی کے چیئرمین رجب طیب ایردوان کی صدارت میں دارالحکومت انقرہ میں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ آق پارٹی کے مرکزی ایگزیکٹو بورڈ (ایم وائی کے) کے اجلاس کے بعد چیلک نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روس یوکرائن جنگ کے حوالے سے کہا کہ 24 فروری 2022 کو شروع ہونے والی جنگ نے پورے عالمی نظام کو متاثر کیا ہے اور جنگ کو جاری رکھنے کے لیے تیاریاں جاری ہیں لیکن صرف صدر ایردوان اور ترکیہ نے اس جنگ کو روکنے اور امن پر اصرار کرنے کے لیے اپنی کوششوں کو جاری رکھا ہے کے علاوہ صدر ایردوان کی اناج راہداری کو جاری رکھنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عمل اقوام متحدہ کی چھتری کے نیچے، روس اور یوکرین کے ساتھ مل کر، کسی بھی طرح سے کسی بھی ملک کو خارج کیے بغیر، اقوام متحدہ کی پہل کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔ یوکرین، بلغاریہ اور رومانیہ ایک نئی لکیر کھینچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماسکو موجودہ راہداری کے حوالے سے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے اس لیے دونوں فریقوں کو مغرب کے ساتھ میز پر واپس آنے کی ضرورت ہے۔ چیلک نے کہا کہ سب سے پہلے، اقوام متحدہ کی نگرانی میں قائم ہونے والے گرین انیشیٹو معاہدے کو بحال کیا جانا چاہیے۔

'سعودی، روس گٹھ جوڑ تیل کی قیمتوں میں عدم استحکام کا باعث'

آئی ای اے کے مطابق ریاض اور ماسکو کا اتحاد تیل کی عالمی منڈیوں کے لیے ایک زبردست چیلنج ثابت ہو رہا ہے۔ تیل کی قیمتیں، مہنگائی میں اضافے اور معیشتوں کو کساد بازاری میں دھکیلنے کا سبب بن سکتی ہیں۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی (آئی ای اے) نے خبردار کیا ہے کہ سعودی عرب اور روس کی طرف سے تیل کی پیداوار میں کٹوتی کی وجہ سے رواں سال کے آخر تک تیل کی عالمی رسد میں قابل ذکر کمی ہوگی، جس سے عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں مزید اتار چڑھاؤ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ آئی ای اے کی ماہانہ مارکیٹ رپورٹ میں یہ انتباہ تیل کی قیمتوں میں اضافے کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے۔ تیل کی قیمتوں میں یہ تازہ ترین اضافہ تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیم اوپیک کی طرف سے جاری کی گئی اس اپ ڈیٹ کے بعد ہوا، جس میں یہ کہا گیا تھا کہ رواں برس عالمی سطح پر تیل کی طلب اور رسد کے درمیان فرق 2007 کے بعد سے سب سے زیادہ ہو گا۔ آئی ای اے نے کہا سعودی عرب اور روس اتحاد تیل کی منڈیوں کے لیے ایک زبردست چیلنج ثابت ہو رہا ہے۔ "گزشتہ برس یوکرین پر روسی حملے کے بعد تیل کی قیمتیں حالیہ مہینوں میں گر رہی تھیں۔ تاہم تیل پیدا کرنے والے ممالک کے وسیع گروپ اوپیک پلس میں شامل اتحادیوں سعودی عرب اور روس نے تیل کی قیمتوں میں اضافے کی غرض سے اعلان کیا تھا کہ وہ سال کے آخر تک تیل کی پیداوار میں رضاکارانہ کٹوتیوں میں توسیع کریں گے۔ پیرس میں قائم آئی ای اے کے مطابق ※※ ستمبر کے بعد سے سعودی عرب کی قیادت میں اوپیک پلس کی طرف سے تیل کی پیداوار میں کمی رواں برس کی چوتھی سہ ماہی کے دوران تیل کی سپلائی میں نمایاں کمی کا باعث بنے گی۔ "اس عالمی تنظیم نے مزید کہا تیل کے ذخائر کافی حد تک کم سطح پر ہوں گے، جس سے قیمتوں میں اتار چڑھاؤ میں ایک اور اضافے کا خطرہ بڑھ جائے گا جو کہ نازک معاشی ماحول کے پیش نظر نہ تو تیل پیدا کرنے والوں اور نہ ہی صارفین کے مفاد میں ہوگا۔ "سعودی عرب نے جولائی کے مہینے میں تیل کی پیداوار میں شروع کی گئی 10 لاکھ بیرل یومیہ کی کٹوتی میں سال کے آخر تک توسیع کردی ہے۔

لمپی بیماری: بچاؤ کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہو: دھرم پال سنگھ

پوروانچل علاقے میں ویکسینیشن کا کام ترجیحی بنیادوں پر ہو ☐ ویکسینیشن کی رفتار کو 03 لاکھ یومیہ بڑھائی جائے

لکھنؤ: 13 ستمبر۔ اتر پردیش کے لائیو سٹاک اور ڈیری ڈیولپمنٹ کے وزیر دھرم پال سنگھ نے لمپی بیماری سے متاثرہ اضلاع میں مویشیوں کے تحفظ کے لیے چلائی جانے والی ویکسینیشن مہم کا بغور جائزہ لیتے ہوئے محکمہ کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ویکسینیشن اور علاج کی کمی کی وجہ سے مویشیوں کو نقصان نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ویکسی نیشن کے کام میں تیزی لاتے ہوئے روزانہ 03 لاکھ ٹیکے لگائے جائیں۔ پوروانچل خطہ میں ترجیحی بنیادوں پر ویکسینیشن کے کام میں تیزی لائی جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ متاثرہ ڈویژنوں کے افسران و ملازمین کی چھٹیاں منسوخ کی جائیں اور مویشی میلوں کے انعقاد کو صورتحال معمول پر آنے تک ملتوی کر دیا جائے اور جانوروں کی نقل و حمل پر پابندی عائد کی جائے۔

مویشیوں میں پھیلنے والی جلد کی بیماری (ایل ایس ڈی) کے موثر کنٹرول کے لیے آج ودھان بھون میں ان کے دفتر کے کمرے میں مویشیوں کے وزیر کی طرف سے تشکیل دی گئی ٹیم۔ 09 کی میٹنگ میں بیماری کے پھیلاؤ پر قابو پانے اور اس کی روک تھام کے لیے کی گئی کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔ ریاست میں ..انہوں نے کہا کہ پوروانچل کے ساتھ ساتھ مغربی علاقوں میں گانٹھ کی بیماری کے کنٹرول اور روک تھام کے لئے جامع انتظامات کئے جائیں اور کسی بھی حالت میں گانٹھ کی بیماری دوسرے علاقوں میں نہیں پھیلنی چاہیے۔ اضلاع میں ویکسین کی مناسب دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔

میٹنگ میں بتایا گیا کہ اس وقت 36 اضلاع لمپی بیماری سے متاثر ہیں جن میں 5532 گائیں متاثر ہیں اور 49 گائیں مر چکی ہیں۔ اب تک 3391 گائیں علاج کے بعد صحت یاب ہو چکی ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں 22,77,500 ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ اب تک 88,46,000 ویکسین موصول ہو چکی ہیں۔ 988 ٹیمیں متاثرہ اضلاع میں ویکسینیشن کے لیے کام کر رہی ہیں۔ جس کے ذریعے روزانہ تقریباً 2.11 لاکھ ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ آئندہ دو روز میں 02 ہزار ٹیمیں تشکیل دے کر ویکسی نیشن کی رفتار میں اضافہ کیا جائے گا۔ مشرقی اتر پردیش سے مغربی اتر پردیش تک بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے مقصد سے نیپال کی سرحد سے مدھیہ پردیش کی سرحد (اضلاع پیلی بھیت، شاہجہاں پور، فرخ آباد، مین پوری، اٹاوہ) تک 10 کلومیٹر کے دائرے میں بیلٹ ویکسینیشن کی جائے گی۔ 14 ستمبر سے 20 ستمبر 2023۔ 23 ترقیاتی بلاکس میں ایک ہفتے میں ویکسینیشن مکمل کی جائے گی۔

لائیو سٹاک کے وزیر نے ویکسینیشن کے کام، گؤ شیلٹرز اور گائے کے تحفظ کے مراکز کی صفائی ستھرائی پر خصوصی توجہ دی ہے اور مویشی پالنے والوں، کسانوں اور عام لوگوں کو "کیا کرنا ہے اور" کے پوسٹر لگا کر گانٹھ کی بیماری سے بچاؤ کے بارے میں آگاہی فراہم کی ہے۔ عوامی مقامات پر کیا نہیں کرنا چاہیے۔ بینرز، ہورڈنگز اور وال رائٹنگ کروا کر وسیع پیمانے پر تشہیر کو یقینی بنانے کی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔

میٹنگ میں، ایڈیشنل چیف سکریٹری، لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ، ڈاکٹر رجنیش دوبے نے وزیر کو Lumpy بیماری کے کنٹرول اور روک تھام کے سلسلے میں محکمہ کی جانب سے اب تک کی گئی کارروائی کے بارے میں جانکاری دی اور موصولہ رہنما خطوط کی تعمیل کو یقینی بنانے کا یقین دلایا۔ انہوں نے عہدیداروں کو متاثرہ علاقوں میں ویکسین کی مناسب دستیابی کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ساتھ مغربی اور وسطی اتر پردیش کے گانٹھ والی جلد کی بیماری کے غیر متاثرہ اضلاع میں بھی ویکسینیشن کی رفتار کو بڑھایا جانا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہیڈ کوارٹر میں قائم ڈیزیز کنٹرول روم میں موصول ہونے والی شکایات کی باقاعدگی سے مانیٹرنگ کی جائے اور ان کا جائزہ لیا جائے۔ ضلعی سطح کے کال سینٹرز کو جلد از جلد فعال کیا جائے تاکہ متاثرہ مویشیوں کا فوری موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر علاج کیا جا سکے۔

میٹنگ میں دودھ کمشنر جناب ششی بھوشن لال سشیل، اسپیشل سکریٹری لائیو اسٹاک مسٹر دیویندر پانڈے، اسپیشل سکریٹری مسٹر امرناتھ اپادھیائے، اسپیشل سکریٹری، دودھ مسٹر رام سہائے یادو، مینیجنگ ڈائریکٹر پی سی ڈی ایف جناب آنند کمار، لائیو سٹاک کے ڈائریکٹر جناب آنند کمار بھی موجود تھے۔ محکمہ کے ڈاکٹر انیل کمار جدون، ایڈیشنل ڈائریکٹر گودھن ڈاکٹر جگدیش پانڈے اور جوائنٹ ڈائریکٹر مسٹر ایم آئی خان موجود تھے۔

ایام عزا کے آخری دور میں مجالس کا سلسلہ تیز

لکھنؤ۔ امام باڑہ آغا باقر چوک میں مجلس کو مولانا میثم زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد حضرت علی اکبرؑ حضرت قاسمؑ اور حضرت عباسؑ کے علم کی زیارت کرائی گئی۔ امام باڑہ سجاد علی نقوی مرحوم منصور نگر میں مولانا صدف جونپوری نے مجلس کو خطاب کرتے ہوئے جب حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں پر ہوئے ظلم و ستم بیان کیے تو عزادار رونے لگے۔ عزا خانہ الحاج سید انور حسن جعفری سیمار رضوی لین بالا گنج میں جماعت مغرب کے بعد مولانا حسنین باقری نے مجلس کو خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسینؑ نے عظیم قربانی دے کر دین کو محفوظ کیا۔ مسجد حیدر مرزا گولہ گنج میں مجلس کو مولانا فیروز عباس نے خطاب کیا۔ دوسری و تیسری مجلس کو مولانا حسن ظہیر خطاب کریں گے۔ آخری مجلس کے بعد تابوت حضرت رسول خداؐ و تابوت امام حسنؑ کی زیارت کرائی جائے گی۔ حسینی امام بارگاہ علی گنج میں مولانا صدف جونپوری نے مجلس کو خطاب کیا۔ عزا خانہ زین الحسن منصور نگر میں مولانا شبر حسین نے مجلس کو خطاب کیا۔ انصار حسین عابدی حسینی گلستاں کالونی رستم نگر میں مولانا کلب جواد نے مجلس کو خطاب کیا۔ انجمن سجادیہ قدیم کی شب بیداری کا انعقاد کٹرہ ابو تراب خاں نخاس میں کیا گیا۔ مجلس کو مولانا علی متقی زیدی نے خطاب کیا۔ الوداعی مجلس کو مولانا فیروز عباس نے خطاب کیا۔

نانا اور نواسے کی شہادت کی ماقبل شام پر مجلسیں

لکھنؤ۔ حضرت محمدؐ صاحب اور ان کے نواسے امام حسنؑ کی شہادت کی ماقبل شام جمعرات کو درگاہ حضرت عباسؑ میں مجلس کو مولانا سید افضال عابدی رات 9 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بانی میثم رضوی نے بتایا کہ مجلس کے بعد نانا اور نواسے کے تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔ عطائے زہرا ہادی لین سرفراز گنج میں جمعرات سے تین مجلسوں کا انعقاد ہوگا۔ ان مجلسوں کو مولانا قرطاس کربلائی رات 8 بجے خطاب کریں گے۔ عزا خانہ سید حسن سجاد موسوی کشمیری محلہ میں رات ساڑھے 7 بجے مجلس کو مولانا محمد عسکری خطاب کریں گے۔ عزا خانہ سکندر آغا کشمیری محلہ میں رات 8 بجے سید ارمان رضوی مرثیہ پیش کریں گے۔ امام باڑہ حکیم محمد تقی پاٹا نالہ میں رات 9 بجے مجلس کو مولانا علی متقی زیدی خطاب کریں گے۔

انجمن روشن دین اسلام کی شب بیداری آج

لکھنؤ۔ ۱۳؍ستمبر۔ انجمن روشن دین اسلام کی قدیم شب بیداری ۲۷؍صفر، بروز جمعرات سعید الملت ہال، شیعہ کالج، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ میں ۹؍بجے شب میں ہوگی۔ مجلس کو فخر ملت مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس خطاب فرمائیں گے۔ جس کے بعد شب بھر ماتمی انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ یہ اطلاع سکریٹری اقبال حسین نے دی ہے۔

ریاستی وزیر کپل دیو اگروال کریں گے اعضا کا عطیہ

'آیوشمان بھوا' حکومت کی طرف سے شروع کی گئی ایک بہت ہی بلند حوصلہ مہم

لکھنؤ۔ اسکل ڈیولپمنٹ کے ریاستی وزیر، کپل دیو اگروال نے کہا کہ آیوشمان بھوا حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی ایک بہت ہی مہتواکانکشی مہم ہے۔ اس کے تحت سوچھ بھارت ابھیان، خون کا عطیہ اور اعضاء کے عطیہ کا حلف اہم اجزاء ہیں۔ ضلع اسپتال میں آیوشمان بھوا مہم شروع کی گئی۔ ریاستی وزیر کپل دیو اگروال نے کہا کہ ہر ایک کو اعضاء عطیہ کرنے کا عہد کرنا چاہیے۔ ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر ویر پال نروال نے کہا کہ آیوشمان بھوا مہم کے تحت تمام لوگوں کو مفت صحت خدمات حاصل ہوں گی۔ سی ایم او ڈاکٹر مہاویر سنگھ فوجدار نے بتایا کہ اس مہم کے تحت 17 ستمبر سے 2 اکتوبر کے درمیان سیوا پکھواڑا منایا جائے گا۔ آیوشمان آپ کے دوار 3.0، آیوشمان میلہ، آیوشمان سبھا اور آیوشمان گرام پنچایت، آیوشمان اربن وارڈ، پانچ بڑے اجزا اور رکھے گئے ہیں۔ جس کے تحت مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

اس دوران مہمانوں نے نکشے کے دوستوں کو بھی اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر سماجی کارکن سریندر اگروال، نیرج کیڈیا، ہوتی لال شرما، پرم کیرتی شرن اور دیگر تنظیموں کے نمائندوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ سی ایم ایس ڈاکٹر راکیش کمار، ڈاکٹر ابھا اتریا، ضلع تپ دق افسر ڈاکٹر لوکیش گپتا، اے سی ایم او ڈاکٹر اروند چنوار، ڈاکٹر راجیو گم، ڈاکٹر شیلیش جین، ڈاکٹر پرشانت کمار، ڈاکٹر دیویا ورما، ضلع ملیریا افسر الکا سنگھ، ڈی پی ایم وپن کمار، پردیپ شرما، دیویندر شرما، ڈاکٹر آکاش تیاگی اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر گیتا نجلی ورما موجود تھے۔

آیوشمان بھوا پروگرام میں ریاستی وزیر کپل دیو اگروال نے اعضاء عطیہ کرنے کا حلف لینے کے ساتھ ہی اپنی آنکھیں بھی عطیہ کرنے کا اعلان کیا۔ اس نے آن لائن فارم بھر کر اپنی آنکھیں عطیہ کرنے کو کہا۔ انہوں نے کہا کہ سب کو اعضاء عطیہ کرنے چاہئیں۔ تاکہ کسی اور کو زندگی مل سکے۔

کمیونٹی ہیلتھ سنٹر میں آیوشمان بھا پروگرام کے تحت ہفتہ وار صحت میلے کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا افتتاح بلاک سربراہ نریندر سنگھ نے کیا۔ مختلف بیماریوں سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ پرسوتی اور امراض نسواں، پیڈیاٹرکس، سرجری، ای این ٹی، آپتھلمولوجی، سائیکاٹری وغیرہ کے بارے میں معلومات دی گئیں۔ کمیونٹی ہیلتھ سنٹر کے انچارج ڈاکٹر اجے کمار، ڈاکٹر ندیم، ڈاکٹر شکھا گپتا، ڈاکٹر شیلا پروین، ڈاکٹر سشما شرما، ڈاکٹر دیپل تومر، بی سی پی ایم اظہار علی، فضل احمد، عبدالکریم، رام اوتار شرما، اشوک لیب۔ ٹیکنیشن، دھیرج راٹھی، انشول، کیرتی شرما وغیرہ موجود تھے۔

سدبھاونا ایکسپریس میں آتشزدگی

جونپور:13 ستمبر (یو این آئی) نئی دہلی کے آنند وہار سے بہار کے رکسول جا رہی سدبھاونا ایکسپریس میں بدھ کو جونپور جنکشن سے تقریباً 28 کلومیٹر دور واقع کیراکت ریلوے اسٹیشن پر آگ لگ گئی جس سے مسافروں میں افراتفری مچ گئی۔ فوراً ٹرین کو روک کر آگ بجھانے والی گیس اور پانی چھینک کر آگ کو بجھایا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ٹرین کو روانہ کیا گیا۔ ریلوے ذرائع کے مطابق ٹرین نمبر 215093 سدبھاونا ایکسپریس آنند وہار رکسول جب جونپور اوڑھیال ریلوے لائن پر واقع گیٹ نمبر 21 بی کے نزدیک پہنچی تبھی سلیپر کوچ کے ایس۔2 کمپارٹمنٹ کے بریک شو سے دھواں اور چنگاری نکلنے لگی۔ گیٹ مین جواہر لال سنگھ نے کیراکت ریلوے اسٹیشن ماسٹر کو ریڈ سگنل دے کر ٹرین کو روک دیا اور لوکو پائلٹ اجے کمار اور سنتوش گپتا کو ٹرین کے پہیے میں آگ لگنے کی اطلاع دی۔

مشہور مکہ درزی کے امام باڑے سے ناجائز قبضہ ہٹایا گیا

آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کو اس یادگار کے مکمل تحفظ کی توقع

لکھنؤ۔13 ستمبر۔ 26 اگست کو ایک ذہنی طور پر معذور شخص کے ذریعہ امام باڑہ میں قیام کر رہے ناجائز قابضوں کی شہ پر امام باڑے کے قدم رسول کے سامنے قدیم گیٹ نمبر 2 کو مسمار کرنے کی وجہ سے ناراض سماجی کارکن اور ایڈوکیٹ محمد حیدر کی کوشش سے اور ضلع انتظامیہ سیتا پور اور سنی وقف بورڈ کے ذریعہ تعینات متولی معین خیرآبادی کی کوششوں سے ضلع انتظامیہ کے ذریعہ آج 13 ستمبر کو ناجائز قبضہ سے پاک کر دیا گیا۔ اور امام باڑے میں برسوں سے جسے ناجائز قبضہ کرنے والوں، جنہوں نے اس پورے صحن کو زبردست نقصان پہنچایا تھا اور لگاتار پہنچا رہے تھے سے پاک کرا دیا ہے۔ جس سے اس ثقافتی ورثہ کے تحفظ کی راہ ہموار ہو چکی ہے۔ اس مہم سے تقریباً 4 برسوں سے جڑے محمد حیدر اور ان کی اہلیہ تاریخ داں ڈاکٹر صنوبر حیدر نے بتایا کہ ان کے ذریعہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا ان کے ضوابط کے مطابق تقریباً 20 صفحات ایک تفصیلی تجویز قبل میں پیش کی تھی۔ جس میں مذکورہ ثقافتی ورثے کے تحفظ کے بارے میں کہا تھا اور گذارش کی تھی کہ جس پر آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا نے سنی وقف بورڈ، جہاں پر مذکورہ یادگار وقف کی شکل میں درج ہیں کا کوئی اعتراض نہیں مانگا گیا۔ حیدر اور ان کی اہلیہ کی کوششوں سے مذکورہ بالا اجازت سنی وقف بورڈ نے دی ہے اور اس وقت سنی وقف بورڈ کی طرف سے ایک کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے جس کے سکریٹری جناب معین خیرآبادی ہیں اور جناب کی مشترکہ کوششوں سے مسز حیدر اور مسٹر معین خیرآبادی، اس ثقافتی ورثے کو آج ضلع انتظامیہ سیتاپور کے بہترین تعاون اور ضلع مجسٹریٹ مسٹر انوج سنگھ اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صدر مسٹر گیانیندر دویدی کی موثر رہنمائی اور تعاون سے تجاوزات سے آزاد کرایا گیا۔ جناب حیدر کا کہنا ہے کہ یہ ایک بہت اہم اقدام ہے جس سے نہ صرف اس ثقافتی ورثے کو ختم ہونے سے بچایا جائے گا بلکہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا بھی اس کے تحفظ میں تیزی لائے گا اور فوری تحفظ کی درخواست کرے گا اور چونکہ اب مذکورہ صحن مکمل طور پر آزاد ہے۔

درس قرآن آج

لکھنؤ13 ر-ستمبر۔ آج بتاریخ 14 ستمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء رہائش گاہ الحاج محمد نور اللہ صدیقی مکان نمبر 262/53، ملحق شاہراہ عام کٹرہ اعظم بیگ، نزد لال مسجد بلوچ پورہ روڈ لکھنؤ میں مولانا شیخ عبدالعظیم ندوی کا درس قرآن ہوگا۔

بھدوہی: لڑکی کے قتل کا انکشاف، ملزم گرفتار

بھدوہی:13 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بھدوہی کی پولیس نے لڑکی کے واقعہ کا انکشاف کرتے ہوئے ملزم نوجوان کو بدھ کو گرفتار کیا ہے۔ ایس پی ڈاکٹر میناکشی کاتیاین نے آج بتایا کہ گذشتہ 2 ستمبر 2023 کو گرام سبھا لالا نگر تھانہ گوپی گنج ضلع بھدوہی کے گرام پردھان راکیش کمار یادو کے ذریعہ تحریر دی گئی کہ لالا نگر ٹول سے گیان پور کی طرف جانے والی سڑک کے بائیں طرف واقع احاطے کی جھاڑی میں کسی نامعلوم لڑکی کی لاش پھینک دی گئی ہے۔ جس کا آدھا جسم و پورا چہرا جلا ہوا ہے۔ اس تحریر کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کرکے جانچ کا آغاز کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں پولیس نے مختلف شواہد کی جانچ پڑتال کے بعد واقعہ میں شامل عاشق اوپیندر شریواستو ولد رام موہن شریواستو باشندہ ضلع وارانسی کو آج ہنومان مندر کینٹ اسٹیشن کے سامنے سے گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

چوری شدہ دو ٹریکٹر سمیت چھ گرفتار، دو فرار

فتح پور۔ مخبر کی اطلاع پر لالولی اور ٹھریاو پولیس کی مشترکہ ٹیم نے تھانہ ٹھریاو کی حدود میں گاؤں بسوہ اور رام پور سے چوری شدہ ٹریکٹر اور ٹرالیاں واحد پور روڈ پر بند اینٹوں کے بھٹے سے برآمد کر کے چھ چوروں کو موقع سے گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان جوئے اور شراب کے عادی ہیں۔ جس میں تین افراد کے خلاف پہلے ہی کئی مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔ پولیس ٹیم دونوں مفرور ملزمان کی گرفتاری کی کوشش کر رہی ہے۔ پولیس لائنز کے آڈیٹوریم میں بدھ کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اودے شنکر سنگھ نے بتایا کہ 2 اور 11 ستمبر کی درمیانی شب بسوہ اور رام پور گاؤں سے ٹریکٹر اور ٹرالی کی چوری کا معاملہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس ٹیمیں ٹریکٹر اور ٹرالی برآمد کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مخبر کی اطلاع پر تھانہ لالولی اور ٹھریاو پولیس کی مشترکہ ٹیم نے واحد پور روڈ پر بند اینٹوں کے بھٹے پر چھاپہ مارا۔ جہاں سے پولیس نے دونوں ٹریکٹر اور ٹرالی برآمد کر لی۔ موقع سے چھ افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ گرفتار شدہ چوروں نے اپنے نام کرن پاسوان ولد متادین ساکن کرشن نگر ویسٹ، لالولی تھانہ، شیو ورما ولد شیو رام ساکنہ گکل پور تھانہ بندکی ہال، مقام 80/07 رادھا نگر بخش پور تھانہ، رادھا نگر بتائے ہیں۔ اے چ پٹیل ولد گنگا پرساد ساکنہ ریل بازار تھانہ کوتوالی، راجیو گپتا ولد مرحوم۔ جواہر لال گپتا ساکن ریل بازار، انوج پاسوان ولد مرحوم۔ وکاس پاسوان ساکن سرودویا نگر قصبہ ہوا تھانہ لالولی اور متن سنگھ ولد نار سنگھ ساکن عقیل آباد تھانہ لالولی۔ ایس پی نے بتایا کہ گرفتار ملزمان سے ایک پستول 315 بور دو زندہ کارتوس 315 بور اور تین موبائل فونز بھی برآمد ہوئے ہیں۔ اس معاملے میں دو ملزمین راجیش لودھی ولد راجیشور ساکنہ کسرہا، پورہ ماجرے، سلیم آباد تھانہ ہتھگام اور دیپک ولد نامعلوم ساکن سکھائی سمرا تھانہ ٹھریاو مفرور ہیں۔ ان کی گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گرفتار ملزمان شرپسند ہیں۔ ملزم راجیش لودھی کے خلاف ضلع کے

واحد پور روڈ پر بند اینٹوں کے بھٹے سے ہوئی گرفتاری

مختلف تھانوں میں 19 مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔ گرفتار ملزمان نے مسروقہ سامان راجیش لودھی کو فروخت کرنے کا اعتراف کیا ہے۔ گرفتار ملزم کی ہدایت پر ملزم راجیش لودھی کے گھر سے ٹرالی برآمد کر لی گئی، ٹھریاو کے بسوہ سے چوری ہونے والی ٹریکٹر ٹرالی میں شامل ہے۔ ملزم راجیش لودھی پولیس اسٹیشن ہتھگام کا ہسٹری شیٹر بھی ہے۔ دیپک ٹریکٹر چوری میں ماسٹر چابی کا استعمال کرتا ہے۔ ملزمان نے یہ بھی کہا ہے کہ ٹریکٹر ٹرالی کو کوئی چیک نہیں کرتا، اس لیے اسے چوری کرکے بیچنا آسان ہے۔ ایس پی نے بتایا کہ گرفتار ملزمان جوئے اور شراب کے عادی ہیں۔ گرفتاری اور بازیابی کرنے والی ٹیم میں لالولی پولیس اسٹیشن کے انچارج انسپکٹر سنتوش کمار سنگھ، اسی تھانے کے سب انسپکٹر وجے کمار ترویدی، بسوہ چوکی کے انچارج وکاس کمار سنگھ، سب انسپکٹر برجیش کمار شامل تھے۔ تھانے کے تھانے کے یادو، لالولی تھانے کے کانسٹیبل راہول نشاد، پرویک عمر یادو، شیو پرتاپ سنگھ، ہریوم سنگھ، رام کمار، تھانے کے ناگیندر کمار یادو شامل تھے۔

لکھنؤ ڈویژنل ہسپتال لکھنؤ کے ریڈیولاجی ڈیپارٹمنٹ کا افتتاح

لکھنؤ شمالی ریلوے کے لکھنؤ ڈویژنل ہسپتال لکھنؤ کے ریڈیولاجی ڈیپارٹمنٹ میں مریضوں کے لیے جدید سہولتوں کے لیے بدھ کے روز ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں جدید ترین ڈیجیٹل ایکسرے سسٹم کا انتظام شامل کیا گیا۔ ڈویژنل ریلوے منیجر ڈاکٹر منیش تھپلیال نے اس سہولت کا افتتاح کیا۔ ناردرن ریلوے ڈویژنل ہسپتال کے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر جگدیش چندرا نے اس جدید ترین ڈیجیٹل ایکسرے سسٹم کی خصوصیات اور خصوصیات کے بارے میں جانکاری دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ڈیجیٹل ایکسرے مشین جدید طبی ٹیکنالوجی سے لیس ہے جس کے ذریعے مریضوں کا علاج پہلے کی نسبت بہت آسان اور سہل ہوگا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹروں کو مریضوں کے علاج میں مدد ملے گی۔ اس موقع پر سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر ریکھا شرما کے علاوہ دیگر ڈاکٹر اور اسپتال کے ملازمین موجود تھے۔

شمال مشرقی ریلوے کے زیر اہتمام شاعری سمّیلن کا انعقاد

لکھنؤ)۔ شمال مشرقی ریلوے لکھنؤ ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے منیجر آدتیہ کمار کی صدارت میں 14 سے 28 ستمبر تک ہندی فورٹنائٹ کی تقریبات کے تحت ہندی ورکشاپ، مضمون نویسی، تکنیکی سیمینار، ہندی نوٹ اور ڈرافٹ تحریری مقابلہ، عام پروگرام جیسے علمی مقابلہ، شاعروں اور ادیبوں کی یوم پیدائش اور شاعری سمّیلن وغیرہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ہندی فورٹنائٹ فیسٹیول کی افتتاحی تقریب 14 ستمبر کو ڈویژنل ریلوے منیجر کے دفتر کے ملٹی پرپز ہال میں منعقد کی جائے گی۔

سیاسی عداوت... قانونی شکنجے کے بھنور میں محمد اعظم خان

بکری، بھینس سے لے کر کتاب چوری تک کے 105 کیس، اب آئی ٹی کا چھاپہ

لکھنؤ:13 ستمبر (پی این ایس) بیان۔ تنازعہ۔ مقدمے۔ جیل۔ ضمانت۔ سزا کے مکڑجال میں پھنسے سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان کے چیلنجوں کا سلسلہ تھمتا ہوا نظر نہیں آ رہا ہے۔ دس بار ایم ایل اے اور ایک بار ایم پی رہ چکے اعظم خان اپنے طنزیہ انداز کے ساتھ ساتھ متنازعہ بیانات کی وجہ سے ایک فائر برانڈ لیڈر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے دور اقتدار میں سب سے رسوخ دار رہے اعظم خان کے برے وقت کی اسکرپٹ تب لکھنا شروع ہوئی جب 2017 میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد یوپی میں یوگی راج قائم ہوا۔ اعظم خان بدھ کو الجوہر ٹرسٹ کے احاطے پر انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے چھاپے کی وجہ سے ایک بار پھر سرخیوں میں ہیں۔ انکم ٹیکس نے بدھ کو اعظم خان کے گھر پر چھاپہ مارا۔ یہ کارروائی مولانا علی جوہر ٹرسٹ سے متعلق بتائی جاتی ہے۔ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ نے رام پور میں اعظم کے گھر کے علاوہ میرٹھ، غازی آباد، سہارنپور، سیتاپور، لکھنؤ میں بھی چھاپے مارے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اعظم جوہر ٹرسٹ کے تمام 11 ٹرسٹیز پر چھاپے مارے گئے ہیں۔ رام پور میں ہی انکم ٹیکس کی ٹیم نے اعظم کے قریبی سابق ایس پی ایم ایل اے نصیر خان کے گھر پر بھی چھاپہ مارا۔ اس کے علاوہ ٹیم سیتاپور کے معروف ریجنسی اسکول میں تلاشی مہم چلا رہی ہے۔ یہ سکول ایم ایف زیدی کا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ زیدی جوہر ٹرسٹ سے وابستہ ہیں۔ اس کے بعد ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے ٹویٹ کر یوگی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جتنی کمزور ہوگی اپوزیشن پر اتنے ہی چھاپے بڑھیں گے۔ اعظم خان کے خلاف اب تک 105 مقدمات درج ہیں۔ ان میں سال 2020 تک درج 102 مقدمات شامل ہیں، جب کہ دو مقدمات ان کی جیل سے رہائی کے بعد درج کیے گئے تھے۔ سال 2019 میں گنج کوتوالی کے ڈنگر پور میں آسرا کالونی میں ڈکیتی اور بلڈوزر چلانے کے الزام میں 11 مقدمات درج کیے گئے تھے۔ ان میں اعظم کے بہت سے قریبیوں کے نام تھے۔ بعد ازاں تفتیش کے دوران ان مقدمات میں اعظم کا نام بھی شامل کیا گیا۔ سال 2020 تک اعظم کے خلاف درج مقدمات کی تعداد 102 تک پہنچ گئی۔ اس سے قبل رام پور کے اس دبنگ کے خلاف 91 مقدمات کی ایک بڑی فہرست تیار کی گئی تھی، اعظم خان کے خلاف جوہر یونیورسٹی کے لیے زبردستی زمین حاصل کرنے کے 30 معاملے، گھوسیان معاملے میں 12 معاملے، لوک سبھا انتخابات کے دوران قابل اعتراض تقاریر وغیرہ کے 20 معاملے درج کیے گئے تھے۔ حملہ اور دھمکیوں سے متعلق 29 دیگر مقدمات درج کیے گئے۔ شکایت کے 16 سال بعد ایک مقدمہ درج کیا گیا، جبکہ واقعے کے تیرہ سال بعد بائیس مقدمات درج کیے گئے۔ سال 2019 میں 22 ایف آئی آر لکھنے کا وقت حیران کن تھا، جو 12 جولائی سے 20 جولائی کے درمیان رام پور کے عظیم نگر پولیس اسٹیشن میں درج کی گئیں۔

اودھ نامہ

وزیر اعظم کی سفارتی فتح

گزشتہ 9-10 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے 18ویں G-20 سربراہی اجلاس اور اس میں ہمارے وزیر اعظم کی صدارتی تقریر کو بھی تاریخ ساز کہا گیا اور اس اجلاس کو وزیر اعظم کی کامیابی بلکہ سفارتی کامیابی سے تعبیر کیا گیا۔ لیکن ہم اگر اس کے در پردہ مضمرات کو دیکھیں تو اس اجلاس کے آغاز سے پہلے، بین الاقوامی میڈیا نے امریکی صدر جو بائیڈن، برطانوی وزیر اعظم رشی سنک، فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون اور دیگر ممتاز عالمی رہنماؤں کی شرکت کو نمایاں کیا تھا۔ سربراہی اجلاس اور اس کی میزبانی کے تعلق سے بہت سی خبریں چلائی گئیں۔ سمٹ سے پہلے بین الاقوامی میڈیا کے ایک حصے نے بھارت میں کچی آبادیوں کی مسماری، بھارت میں جمہوریت کی حالت، بھارت میں معاشی عدم مساوات جیسے موضوعات پر بھی خبریں شائع کیں۔ جو ظاہر ہے کہ بھارت کی تصویر کا ایک رخ تو ہے ہی۔ اور یہ سب آج سے نہیں ہے۔ بلکہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آزادی کے 76 برس گزر جانے کے بعد بھی حالات میں کوئی قابل ذکر سدھار نہیں ہوا ہے۔ جبکہ 75-76 برس ترقی اور وکاس کے لئے کم عرصہ نہیں ہے۔ اگر حکومتیں چاہ جائیں تو چند ماہ میں سب کچھ سدھر سکتا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ یہاں مسائل کا تصفیہ بھی انتخاب کے پیش نظر کیا جاتا ہے اور مسائل کو لٹکایا بھی انتخاب کے پیش نظر ہی جاتا ہے۔ جس میں حکومتوں کو اپنا فائدہ نظر آتا ہے وہی کام کئے جاتے ہیں، عوام سے سچی ہمدردی حکومت کے کسی فرد کو تو ہو سکتی ہے مجموعی حیثیت سے کسی حکومت کو نہیں ہوتی۔ اگر موجودہ حکومت بھارت کی عدم وکاس کے لئے کانگریسی حکومتوں کو ذمہ دار ٹھہراتی ہے تو وہ پوری طرح سے غلط نہیں ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت کے بھی دس برس کا عرصہ وکاس کے لئے کم نہیں ہے۔ اگر واقعی عوام کے حق میں کام کئے جاتے ہیں تو حکومتوں کو اپنا بکھان نہیں کرنا پڑتا وہ خود عوام کی نظروں میں رہتے ہیں لیکن جب کام اطمینان بخش نہیں ہوتے تو دوسروں پر الزام تراشیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ گزشتہ چوٹی کانفرنس میں نئی دہلی اعلامیہ کی منظوری کے بعد دنیا کے تقریباً ہر اہم اخبار اور ٹی وی نیٹ ورک نے اسے ایک بڑی کامیابی قرار دیا اور کہا کہ رکن ممالک کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنا پی ایم مودی کی سفارتی فتح ہے۔

جب سربراہی اجلاس کے مقام پر بنائے گئے بہت بڑے بین الاقوامی میڈیا سنٹر میں جمع میڈیا کے لوگ سربراہی اجلاس کے ممکنہ نتائج پر تبادلہ خیال کر رہے تھے، اسی وقت بڑی ایل ای ڈی اسکرین پر وزیر اعظم کی ایک کلپ ابھری، جس میں انہوں نے کہا کہ ابھی ابھی اچھی خبر آئی ہے۔ ہماری ٹیموں کی محنت اور آپ کے تعاون سے، نئی دہلی G-20 لیڈروں کے سربراہی اجلاس کے اعلامیہ پر اتفاق رائے ہو گیا ہے... میں یہ پیش کرتا ہوں کہ اس اعلامیہ کو اپنایا جائے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ اعلان قبول کیا گیا ہے۔

بی بی سی جیسے اداروں نے بھی اسے G-20 سربراہی اجلاس کے لیے ایک غیر متوقع طور پر بڑی سرخی والا دن قرار دیا۔ بی بی سی نے رپورٹ کرتے ہوئے کہا کہ یوکرین کی جنگ پر گروپ کے ارکان کے درمیان شدید اختلافات کو دیکھتے ہوئے کچھ لوگوں کو امید تھی کہ سربراہی اجلاس کے پہلے دن کوئی مشترکہ اعلامیہ (قرارداد) سامنے آئے گا۔ بی بی سی نے کہا، "نئی دہلی اعلامیہ ایسا لگتا ہے کہ مغرب اور روس دونوں کو مثبت تلاش کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ نیویارک ٹائمز نے گزشتہ سال اپنائے گئے بالی (انڈونیشیا) اعلامیہ کے بعد نئی دہلی اعلامیہ کو آنکھ کھولنے والا" قرار دیا۔ بالی میں عالمی رہنماؤں نے روس کے یوکرین پر حملے کی مذمت کی تھی۔ شکاگو ٹریبیون اور یو ایس نیوز نے ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ چلائی جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت کے دلالوں نے G-20 سربراہی اجلاس میں منقسم عالمی طاقتوں کے درمیان ڈیل کی تاکہ مودی کی سفارتی جیت ہو۔ جیسے جیسے ہندوستان بڑھتا ہے، G-20 بدلتے ہوئے عالمی نظام کی عکاسی کرتا ہے۔ بیجنگ نے نئی دہلی اعلامیہ کی تعریف کی لیکن یہ بھی کہا کہ G-20 اقتصادی مسائل کے لیے ایک تنظیم ہے، جغرافیائی سیاست نہیں۔

چین کا تبصرہ صحیح یا غلط اپنی جگہ۔ پر لیکن اس اجلاس کے موقع پر بھارت نے خود کو 'وشو گرو' کے طور پر پیش کرنے کا موقع بالکل نہیں گنوایا تو یہ ملک کے لیے باعث شرف و منزلت بن گیا۔ کہا جا رہا ہے کہ جن جن شہروں میں اس کے اجلاس ہوئے وہاں غربت کو پردوں و دیواروں سے ڈھک دیا گیا یوں بھی بھارت میں غریبی ہے بے روزگاری ہے لیکن بھارت غریب نہیں ہے۔ کیونکہ ایک خبر کے مطابق جی 20 کے ان اجلاس کے انعقاد پر ڈھائی ہزار کروڑ روپے صرف ہوئے ہیں۔ ان میں مہمانوں کے لیے سونے و چاندی کے برتنوں میں ضیافت کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ضیافت کا یہ نمونہ اس ملک نے پیش کیا ہے جس کے یہاں کل آبادی کے 60 فیصد لوگ یعنی 140 کروڑ میں سے 80 کروڑ لوگ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے حکومت کی جانب سے دیئے جانے والے مفت سرکاری راشن کے محتاج ہیں اور جہاں اناج پیدا کرنے والے کسان خودکشی کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اس چوٹی کانفرنس سے ملک کو دو فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا یہ کہ رکن ممالک ہماری قائدانہ اہلیت تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں اور دوسرا یہ کہ ان اجلاس کے ذریعے ہمیں اپنی انتظامی صلاحیت و ڈیجیٹل ترقی کو دنیا کو دکھانے کا موقع ملا ہے اور جس کی تمام رکن ممالک خوب تعریف کر رہے ہیں۔ اور یہی ہماری سفارتی فتح ہے۔

جی 21: امیر شہر غریبوں کو لوٹ لیتا ہے

ڈاکٹر سلیم خان

افریقی یونین کی شمولیت کے بعد اب جی 20 کی جگہ جی 21 عالم وجود میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم نریندر مودی نے جی۔21 کی سربراہی برازیل کے صدر لوئس اناسیو لولا دا سلوا کو سونپ دی یعنی اب وہ اس کے صدر نہیں رہے۔ اس بات پر وہ لوگ یقین نہیں کر پائیں گے جو مودی جی کو اس وفاق کا تاحیات سربراہ سمجھتے تھے۔ ایسے لوگوں کو آئندہ سال ایک اور جھٹکا لگ سکتا ہے کیونکہ وہ انہیں تاقیامت وزیر اعظم بھی سمجھتے ہیں۔ پارلیمانی انتخاب سے قبل جی ٹوئنٹی کی سربراہی کو چھوڑنا مودی جی کو گراں تو گزرا ہوگا مگر وہ بے بس تھے۔ اس صدارت کا ملنا نہ تو ان کی اپنی صلاحیت اور کوشش کا نتیجہ تھی اور نہ اس کا چھن جانا ان کے قابو یا اختیار میں ہے۔ انسان کو جب کچھ ملتا ہے تو وہ بہت ساری خوش فہمیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ دنیا کے ہر فرد و بشر کو ایسا کرنے کی مکمل آزادی ہے اور کوئی دنیوی طاقت اسے اس حق سے محروم نہیں کر سکتی لیکن جب وہ کسی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے تو اسے اپنی بے بسی کا احساس ہو جاتا ہے۔ مودی جی کے لیے یہ ایک ٹریلر ہے پوری پکچر اگلے سال ریلیز ہو سکتی ہے۔

سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

گردش زمانہ سے ہونے والی تبدیلیوں کی ایک مثال خود جی۔20 ہے۔ معاشی بحران سے نمٹنے کی خاطر اسے 1999 میں قائم کیا گیا تھا۔ اس وقت یکے بعد دیگرے ایشیائی ممالک کے دیوالیہ ہونے اور قرض کے ڈوبنے سے امریکی معیشت متاثر ہو رہی تھی۔ ہندوستان میں اٹل بہاری واجپائی وزیر اعظم تھے اور ان کے وزیر خزانہ یشونت سنہا نے اس کے قیام میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ان بے نیاز لوگوں نے اپنا سیاسی قد بڑھانے کے لیے تنظیم کا استعمال نہیں کیا۔ ابتدا میں جی۔20 کے اجلاس معاشی مسائل پر مرکوز ہوتے تھے اور ان میں وزرائے خزانہ کے ساتھ سینٹرل بینکوں کے گورنروں کی شرکت ہوتی تھی۔ سن 2007 کے عالمی معاشی بحران نے اسے سربراہی اجلاس میں تبدیل کر دیا۔ پہلا سربراہی اجلاس سن 2008 میں واشنگٹن کے اندر منعقد ہوا تو امریکہ میں انتخابات ہو رہے تھے اس کے باوجود امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے اس کا سیاسی استعمال نہیں کیا۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ اس اجلاس کے بعد برسر اقتدار ریپبلکن پارٹی الیکشن ہار گئی۔ ہندوستان میں بھی اس کا قوی امکان ہے۔

2012 سے باقاعدہ سالانہ سربراہی اجلاس کا آغاز ہوا تو پہلی نشست میکسیکو میں ہوئی اور پھر روس، جرمنی، ارجنٹینا، جاپان، سعودی عرب، اٹلی اور ملیشیا سے ہوتے ہوئے یہ قافلہ ہندوستان پہنچا۔ اس لیے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے لیکن ایسے پھوہڑ انداز میں اسے اپنے انتخابی فائدے کے لیے کسی نے استعمال نہیں کیا اور شاید آگے بھی نہ ہو کیونکہ خود ستائی کے معاملے میں مودی جی کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ عالمی معیشت کے 85 فی صد جی ڈی پی پر قابض اس تنظیم کے ممالک کا دنیا کی 75 فی صد تجارت پر قبضہ ہے کیونکہ دو تہائی عالمی آبادی بھی انہیں ملکوں میں رہتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ معاشی فورم اب ایک سیاسی اکھاڑہ بن چکا ہے۔ اس کی بنیادی قدر چونکہ دولت ہے اس لیے اسی بنیاد پر سربراہوں کے ساتھ معاملہ بھی کیا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے اجلاس سے قبل سب سے زیادہ اہمیت امریکی صدر جو بائیڈن اور بعد میں سعودی عرب کے ولیعہد شہزادہ محمد بن سلمان کو دی گئی۔ مال کے چکر میں ہندوستان کی ہندوتوا نواز سرکار نے ایک ہندو وزیر اعظم رشی سونک کو بھی نظر انداز کر دیا۔ صدر بائیڈن کی مہمان نوازی تو وزیر اعظم مودی نے اپنے گھر پر مگر رشی سونک سے ملنے خاطر کی 8 ستمبر کو وقت نہیں نکال سکے۔ دوسرے دن بھی گھر کے بجائے جلسہ گاہ میں رشی سونک سے ملاقات ہوئی جبکہ ان کے اور آبا و اجداد متحدہ ہندوستان سے تعلق رکھتے تھے۔ رشی سونک کے خسر کرشنا مورتی تو اب بھی ہندوستانی شہری ہیں۔ سونک اور ان کی زوجہ دہلی میں اپنے رشتے داروں سے بھی نہیں مل سکے کیونکہ شہر میں لاک ڈاؤن کی حالت تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مودی جی دولت و شہرت کے لیے قوم و مذہب کو ثانوی درجہ میں ڈھکیل دیتے ہیں۔ ان کے لیے برطانیہ کے ہندو سربراہ کے مقابلے امریکہ کا عیسائی صدر اور سعودی عرب کا مسلمان بادشاہ قابل ترجیح قرار پاتا ہے۔ کھلی آنکھوں سے یہ دیکھنے کے باوجود اگر اندھے بھکتوں کی نظروں پر پردہ پڑا رہتا ہے تو اس میں کس کا قصور ہے؟ سربراہان مملکت کے درمیان تفریق و امتیاز کرنے والے مودی سرکار کے آگے عام لوگ کس شمار و قطار میں ہیں؟

معروف سماجی کارکن ازن دھتی رائے نے جی 20 اجلاس کیلئے بی جے پی حکومت کی جانب سے نئی دہلی کو خوبصورت اور آراستہ کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر کچی آبادیوں اور جھونپڑیوں کو زمین دوز کرنے کی مذمت کی۔ شہر میں جابجا دیواروں پر کنول کے پھول یعنی بی جے پی کے انتخابی نشان بنائے جاتے اور مودی کی تصویریں لگانے کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ ازن دھتی رائے کے مطابق یہ تاثر دیا گیا اس تقریب کی میزبانی حکومت ہند نہیں بلکہ بی جے پی کر رہی ہے۔ انہوں نے شرکاء کی بابت کہا انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ ہندوستان میں اقلیتوں سے کیا سلوک ہوتا ہے بلکہ ہر کوئی یہاں تجارت اور عسکری معاہدوں کے لیے آیا تھا۔ ہندوستان کی خطرناک صورتحال پر وہ بولیں بی جے پی کو ہی ملک، قوم، حکومت اور اس کے ادارے بنا کر پیش کیا جا رہا ہے نیز ایک فرد مودی کو بھارتیا جنتا پارٹی کا مترادف بنایا جا چکا ہے۔

دہلی والوں کی دگرگوں صورتحال کو انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ ہم سب کو بند کر دیا گیا ہے، کوئی گھر سے باہر نہیں جا سکتا، غریبوں کو شہر سے نکال دیا گیا ہے، جھونپڑیوں اور کچی آبادیوں کا صفایا کر دیا گیا ہے، سڑکوں پر پہرا ہے اور ٹریفک غائب ہے، یہ موت کا منظر ہے۔ اس رویہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا انہیں ہم سے شرم آتی ہے۔ ایک کانفرنس کے لیے پورے شہر کو بند کر دیا گیا تعجب ہے۔ بی جے پی والے بار بار مودی کے بچپن کی غربت کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کانگریس کے شہزادے نہیں چاہتے کہ ایک غریب کا بیٹا وزیر اعظم رہے۔ ابھی حال میں کرناٹک کے غریبوں کو چاول نہیں دینے پر جب وہاں کے وزیر اعلیٰ سدارمیا نے مرکزی حکومت کو نیچ کہا تو پارلیمانی امور کے وزیر پرہلاد جوشی نے اسے غریب وزیر اعظم کی توہین قرار دے دیا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ نام نہاد مسکین سربراہ مملکت ملک غریبوں کا خیر خواہ بھی ہے؟ اس سوال کا عملی میں جواب جی ٹوئنٹی کی کانفرنس نے دے دیا۔

9-10 ستمبر کو عالمی سربراہان مملکت کے سامنے اپنی جھوٹی شان بگھارنے کے لیے پہلے تو دہلی کی کچی آبادیوں کو پلاسٹک کی چادروں اور فلیکس بورڈز سے ڈھانپنے کی کوشش کی گئی اور پھر کئی لوگوں کے گھروں پر بلڈوزر بھی چلایا گیا۔ ایک طرف جھگیاں ٹوٹ رہی تھیں دوسری جانب 2 ہزار 700 کروڑ روپے خرچ کر کے ایک نیا کنونشن سینٹر تعمیر کیا جا رہا تھا جس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ نئی دہلی میں پہلے سے موجود کسی بڑی عمارت کو اس کام کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ شروع میں اجلاس کا بجٹ صرف 990 کروڑ تھا مگر بالآخر اس پر 4,100 کروڑ روپے خرچ ہو گئے۔ اس طرح سرکاری خزانے سے اضافی 3110 کروڑ خرچ کر کے بی جے پی نے آئندہ انتخاب کے لیے اپنی تشہیر کی۔ اس خرچ کو اس کے خزانے سے وصول کیا جانا چاہیے کیونکہ وہ دنیا کی سب سے امیر پارٹی ہے۔ موجودہ دور میں مہمانوں کو سونے چاندی کی رکابی میں کھانا کھلانے سے اپنی غربت کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ ساری دنیا کو پتہ ہے ان بیس ممالک میں فی فرد جی ڈی پی سب سے کم ہندوستان کا ہے۔ سب سے اوپر 80,034 ڈالر کے ساتھ امریکہ اور سب سے نیچے 2,601 ڈالر پر ہندوستان ہے۔ ہم سے اوپر انڈونیشیا بھی 5,016 پر ہے۔ ایسے میں مودی کس کو بیوقوف بنا رہے ہیں؟

سابق آئی اے ایس افسر اور معروف سماجی کارکن ہرش مندر نے جی 20 کے دوران بے دخلی کے خلاف عوامی سماعت کے دوران کہا تھا کہ "جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ فکرمند کیا وہ یہ ہے کہ ہندوستان کی نمائندگی کرنے والی حکومت کا غربت کی وجہ سے شرمندہ ہونا ہے۔ وہ غربت کو غیر ملکیوں کی نظروں سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سال کے آغاز سے، بہت سے رہائشی مکانات اور سڑک کنارے دکانیں بلڈوز ہو چکی ہیں، جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں"۔ غریب عوام تو اس جابرانہ دھاندلی کے خلاف بے بس تھے مگر قدرت نے ان کی جانب سے انتقام لے لیا۔ عین جی 20 اجلاس کے دوران شدید بارش کے سبب اجتماع گاہ میں پانی جمع ہو گیا۔ اس کی ویڈیو پر کانگریس نے لکھا کروڑوں روپوں سے بنایا گیا کنونشن سینٹر تیراکی کر رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے اس وائرل ویڈیو کو گمراہ کن قرار دیا گیا مگر عصر حاضر میں تصویر کو جھٹلانا ناممکن ہے۔ قدرت کی اس مار نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا۔ اس اجلاس کے تناظر میں ہی وزیر اعظم کا غریبوں کے ساتھ سلوک پر احمد فراز کا یہ شعر من و عن صادق آتا ہے۔

امیر شہر غریبوں کو لوٹ لیتا ہے
کبھی بہ حیلۂ مذہب کبھی بنام وطن

☆☆☆

ہندوستانی جمائی بابو رشی سونک

فہیم اختر۔ لندن

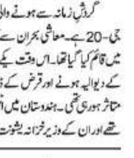

زندگی میں ایک بار ہم سب جمائی بابو یعنی داماد بنتے ہیں یا بن جاتے ہیں۔ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے داماد بننے کی ایک وجہ، شادی کے رواج کے ساتھ ساتھ مذہبی اور روایتی طور پر یہ رشتہ خاندانوں کے بیچ کافی اہم بنتا گیا۔ جمائی بابو یعنی داماد کا رشتہ ہر مذاہب اور نسل میں کافی اہم اور مان جان والا سمجھا جاتا ہے۔ اگر میں اپنی بات کروں تو ہم بھی زندگی میں ایک بار جمائی بابو یعنی داماد بننے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ تاہم ہم شاید جمائی بابو کا وہ لطف نہیں لے سکے جو عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اب آپ اس سے ہمارے رشتے پر شک کی انگلیاں نہ اٹھائیے۔ دراصل میں کہنا یہ چاہ رہا ہوں کہ ہمیں آج تک جمائی بابو جیسا محسوس ہی نہیں ہوا۔ بس شادی ہوئی اور پھر جمائی بابو لندن کی مصروف ترین زندگی میں ایسے بھاگنے لگے کہ ہم داماد کم اور عام لندن باسی بن کر داماد کے سارے تقاضے بھول گئے۔ اب تو بیچاری ساس کا انتقال بھی ہو گیا اور فادر ان لا یعنی سسر صاحب تو شادی سے قبل از وقت ہی پرلوک سدھار گئے تھے یعنی انتقال کر گئے۔

یعنی میں آج بھی جب کسی جمائی یا داماد کی آؤ بھگت دیکھتا ہوں تو نہ جانے کیوں مجھے جلن ہونے لگتی ہے اور خود پر غصہ بھی آتا ہے کہ کیوں نہ ہم نے شادی کے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا کہ بیوی کے ساتھ ساتھ تندرست ساس اور سسر کا بھی زندگی میں ہونا لازمی ہے۔ خیر اب تو ٹولیٹ ہو چکا یعنی شاید کافی دیر ہو چکی ہے۔ ویسے امید پر دنیا قائم ہے۔ دراصل آج میں کسی عام جمائی بابو کی بات نہیں کر رہا بلکہ برطانوی وزیر اعظم رشی سونک کی بات کر رہا جو جی ٹوئنٹی یعنی G20 ان امیر ممالک کی میٹنگ کی بات کر رہا جس کی میزبانی انڈیا کر رہا ہے۔ اسی میٹنگ میں شرکت کے لئے رشی سونک جب ہندوستان پہنچے تو انہوں نے رپورٹروں سے کہا کہ "میں ہندوستان کا داماد ہوں"۔ بس جناب دھڑا دھڑ رشی سونک کا یہ جملہ خبروں کی سرخیاں بن گئیں۔ یہ سن کر مجھے خود پر مایوسی ہوئی کہ کاش مجھے یہ بات کہنے کا موقعہ ملتا۔ لیکن میرا معاملہ رشی سونک سے تو قدرے مختلف ہے۔ میری ساس اور سسر پہلے ہندوستان، پھر پاکستان پھر برطانیہ۔ گویا دنیا گھوم پھر کر وہ برطانیہ اوروں کی طرح آ بسے تھے۔ وہیں رشی سونک کے والدین پہلے تقسیم ہند سے قبل یعنی پاکستان پھر مشرقی افریقہ اور پھر برطانیہ آ بسے تھے۔ پھر رشی سونک کی شادی ایک ارب پتی ہندوستانی لڑکی سے ہوگئی۔ اس طرح رشی سونک کے تو دونوں ہاتھوں میں لڈو ہی لڈو ہے۔ یہ شادی والا لڈو نہیں جو کھائے وہ بھی پچھتائے اور جو نہ کھائے وہ بھی پچھتائے۔

پچھلے سال ہندوستانی نژاد رشی سونک کا کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر شپ کی جنگ کے لئے میدان میں دوبارہ اترنا محض ایک اتفاق تھا اور ایسا معلوم پڑا کہ سارا گیم پلان پہلے سے کسی نے تیار کر رکھا تھا۔ اس کی ایک وجہ جب رشی سونک اپنی پارٹی کنزرویٹو پارٹی کی لیڈرشپ کی جنگ لز ٹرس سے ہار گئے تو ایسا لگا کہ برطانیہ کبھی کسی ایشیائی یا افریقی نژاد فرد کو وزیر اعظم قبول نہیں کرے گا۔ لیکن اب اسے قسمت کہیے یا اتفاق یا جنم کنڈلی جس نے برطانیہ کے رشی سونک کو آخر کار وزیر اعظم بنا دیا۔ ویسے میں اسے قسمت ہی کہوں گا۔ ورنہ جس طرح سے رشی سونک کنزرویٹو پارٹی کی لیڈرشپ میں ہارے تھے اس سے تو ایسا ہی لگا کہ ہندوستانی نژاد رشی سونک تو کیا، برطانیہ میں کبھی کوئی ایشیائی یا افریقی نژاد فرد وزیر اعظم نہیں بن سکتا۔

رشی سونک پہلی بار 2015 میں شمالی یارکشائر کے رچمنڈ کے لیے ایک ایم پی کے طور پر منتخب ہوئے تھے۔ شاید ایشیائی نژاد اور ایک امیر ترین ہندوستانی بزنس مین کے داماد ہونے کی وجہ سے سابق وزیر اعظم بورس جانسن نے رشی سونک کو فروری 2020 میں چانسلر یعنی وزیر خزانہ بنایا تھا۔ تاہم رشی سونک نے جیسے ہی برطانیہ کی معیشت کو سنبھالا ان پر کورونا وبا اور لاک ڈاؤن شروع ہوتے ہی معاشی بحران کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ پھر بھی رشی سونک نے بطور چانسلر کرونا امراض سے متاثر لوگوں کی مدد کرنے کیلئے کافی کچھ کیا۔ جس سے رشی سونک کی مقبولیت کافی بڑھ گئی تھی۔ لیکن خود رشی سونک کو جون 2020 میں وزیر اعظم کی رہائش گاہ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں لاک ڈاؤن قوانین کو توڑنے پر پولیس کی طرف سے جرمانے کی سزا کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے علاوہ رشی سونک پر یہ بھی الزام لگا کہ انہوں مہنگائی سے جدوجہد کرنے والے گھرانوں کو درپیش رہنے والے اخراجات کو درگزر کیا تھا۔ اس کے بعد ان کے خاندان کے مالی معاملات کی سخت جانچ پڑتال کی گئی۔ جس میں ان کی ارب پتی بیوی اکشا مورتی کے ٹیکس کے معاملات پر کافی تنقید ہوئی تھی۔ بعد میں رشی سونک کی بیوی نے اعلان کیا کہ وہ اپنے شوہر پر سیاسی دباؤ کو دور کرنے کے لیے اپنی بیرون ملک کمائی پر برطانیہ کا ٹیکس ادا کرنا شروع کر دے گی۔

رشی سونک کے والدین مشرقی افریقہ سے برطانیہ آئے تھے اور دونوں ہندوستانی نژاد تھے۔ رشی سونک 1980 میں ساؤتھمپٹن میں پیدا ہوئے تھے۔ جہاں ان کے والد پیشے سے ڈاکٹر تھے اور ان کی والدہ فارمیسی کی دکان چلاتی تھیں۔ رشی سونک نے پرائیوٹ اسکول ونچسٹر کالج سے اپنی تعلیم مکمل کی اور گرمیوں کی چھٹیوں میں ساؤتھمپٹن کے کری ہاؤس میں ویٹر کے طور پر کام کیا۔ پھر فلسفہ، سیاست اور معاشیات کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آکسفورڈ یونیورسٹی چلے گئے۔ اسٹینفورڈ یونیورسٹی میں ایم بی اے کی تعلیم کے دوران ان کی ملاقات اپنی اہلیہ محترمہ اکشا مورتی سے ہوئی جو نارائن مورتی کی بیٹی اور ہندوستانی ارب پتی اور آئی ٹی سروس انفوسس کے شریک بانی ہیں۔ رشی سونک جب سے برطانوی وزیر اعظم بنے ہیں تب سے سوشل میڈیا پر برطانوی وزیر اعظم کا ایک کارٹون ایسا بھی دیکھا گیا ہے جس میں نمبر ٹین ڈاؤننگ اسٹریٹ کے باہر کافی سارے جوتے اور چپل پھیلے ہوئے ہیں اور ایک ہندوستانی سپاہی پہرہ دے رہا ہے۔ تو وہیں جب سے رشی سونک برطانوی وزیر اعظم بنے ہیں، ہندوستانی ٹیلی ویژن پر تو رشی سونک کو یوں دکھایا جاتا ہے جیسے وہ برطانیہ کے نہیں بل کہ ہندوستان کے وزیر اعظم ہیں۔ ویسے مجھے اس بات سے حیرانی نہیں ہوگی جب ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اپنے 56 انچ سینے کو پھلا کر اور پرجوش ہو کر کہیں یہ نہ کہہ دیں کہ رشی سونک کو وزیر اعظم بنانے میں انہوں نے بہترین بھومیکا نبھایا ہے یعنی ہندوستانی وزیر اعظم مودی نے ہی رشی سونک کو وزیر اعظم بنایا ہے۔ ویسے رشی سونک کے وزیر اعظم بننے پر لندن، لیسٹر، نوٹنگھم، ہلیڈس، لیورپول کے علاوہ دنیا بھر میں بسے ہندوستانی مارے خوشی کے اب تک دیوالیاں منا رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنے والے عام انتخاب میں رشی سونک کنزرویٹو پارٹی کو لیڈ کر کے دوبارہ برطانوی وزیر اعظم بنیں گے یا ہندوستانی داماد بن کر لڈو کھائیں گے۔

تاہم رشی سونک پہلی بار ہندوستان نہیں جا رہے ہیں بل کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ ہر فروری اپنے سسرال کا سفر کرتے رہے ہیں۔ تاہم اس بار کا دورہ ان کے لئے خاص ہے کیونکہ وہ بطور برطانوی وزیر اعظم ایک خاص میٹنگ جی ٹوئنٹی کے لئے سفر کر رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رشی سونک کو بطور داماد جہاں عام ہندوستانی کا پیار ملنے کی امید ہے وہیں انہیں جی ٹوئنٹی کی تجارتی میٹنگ سے بھی کافی امیدیں وابستہ ہے کیونکہ برطانیہ بریکزیٹ کے بعد اپنی تجارت ہندوستان اور دیگر ممالک سے مزید مضبوط و مستحکم کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لئے رشی سونک کافی پرجوش ہیں۔ میری طرف سے جمائی بابو رشی سونک کو خاص انڈیا سفر پر کافی سبھ کامنائیں۔☆

fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhter.com

پیاس سے تڑپتے راجستھان کے دیہی علاقے

سریتا آچاریہ، بیکانیر، راجستھان

ہندوستان جیسی وسیع زمین پر مختلف آب و ہوا اور جغرافیائی حالات نظر آتے ہیں۔ جہاں میگھالیہ کے ماسن رام اور چیراپونجی کو سب سے زیادہ بارش والے مقامات کے طور پر ریکارڈ کیا گیا ہے، وہیں راجستھان کے جیسلمیر کو ملک کا سب سے خشک ترین جگہ سمجھا جاتا ہے۔ جہاں ملک کے دیگر تمام اضلاع کے مقابلے میں کم سے کم بارش ریکارڈ کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ راجستھان میں پانی کا مسئلہ ایک عام مثال ہے۔ صحرائی ریاست ہونے کی وجہ سے آج بھی یہاں کے کئی گاؤں پانی کو ترس رہے ہیں۔ تاہم بادشاہوں اور شہنشاہوں نے بھی مقامی لوگوں کے مسائل کے حل کے لیے بہت کوششیں کیں۔ اس کے تحت سوتیں، کنویں اور تالاب بنائے گئے۔ لیکن اس سے مسئلہ پوری طرح حل نہیں ہوسکا۔ لوگوں کو پینے کا پانی ملنا شروع ہوا تو آبپاشی کا مسئلہ جاری رہا۔ آزادی کے بعد مرکز سے لے کر ریاستی حکومت تک سبھی نے اس مسئلہ کے حل پر سنجیدگی سے توجہ دی۔ اس سلسلے میں 30 مارچ 1958 کو آبی پروجیکٹ 'راجستھان کینال' کا آغاز کیا گیا۔ جسے بعد میں 2 نومبر 1984 کو اندرا گاندھی کینال پروجیکٹ میں تبدیل کر دیا گیا۔ لیکن اس کے بعد بھی لوگ پانی کے مسئلہ سے نبرد آزما ہیں۔ کئی دور دراز دیہات پانی کو ترس رہے ہیں۔ ریاست کے بیکانیر میں واقع لنکرنسر بلاک کا ڈھانی بھوپال رام گاؤں اس کی ایک مثال ہے، جہاں لوگوں کو پانی کی کمی کا سامنا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ مسئلہ راجستھان کے دیہاتوں اور اضلاع میں پریشانی کا باعث بنے گا؟

اس سلسلے میں گاؤں کے رہنے والے 40 سالہ ڈوڈو کا کہنا ہے کہ "ہمارے بزرگ کہتے تھے کہ اس گاؤں میں پہلے پانی کا مناسب انتظام تھا۔ پانی اتنا دستیاب تھا کہ لوگ اگلی بارش تک اپنی تمام ضروریات پوری کر سکتے تھے۔ لیکن اب کوئی بہتر انتظامات نہیں ہیں۔ پہلے لوگ پانی جمع کرنا جانتے تھے۔ کئی سال پہلے ایک کنواں بنایا گیا تھا۔ اس وقت اس گاؤں کی آبادی بہت کم تھی۔ جمع ہونے والا بارش کا پانی انہیں ایک سال تک برقرار رکھنے کے لیے کافی تھا اور جانوروں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔" انہوں نے بتایا کہ اس گاؤں میں پہلے ٹنکیوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کے لیے پانی کا بھی معقول انتظام تھا۔ لیکن جیسے جیسے گاؤں کی آبادی بڑھنے لگی، ان کی دیکھ بھال بھی بند ہونے لگی۔ جس کی وجہ سے لوگوں اور جانوروں کو پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ معلوم ہو کہ اندرا گاندھی نہر سے لنکرنسر میں پانی آتا ہے۔ جس ٹینکر کے ذریعہ گاؤں تک لایا جاتا ہے۔ جن کا یومیہ خرچہ پانچ ہزار روپے ہے۔ لیکن اس کے باوجود جانوروں کے لیے پانی کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو لوگ پانی جمع کرتے ہیں۔ جو گاؤں کے جانوروں کے پینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ گھروں کے لیے پانی ٹینکروں سے لایا جاتا ہے۔ جس کی قیمت 1000 سے 1500 روپے کے لگ بھگ ہے۔ جبکہ گاؤں کے لوگوں کی آمدنی اتنی نہیں ہے کہ وہ ہر روز اس اخراجات کو برداشت کر سکے۔ اس لیے انہوں نے بارش کے پانی پر انحصار شروع کر دیا ہے۔ اب بارش کی وجہ سے صرف ایک فصل حاصل کی جا سکتی ہے۔ جس کی وجہ سے گاؤں والوں کی معاشی حالت مسلسل کمزور اور قابل رحم ہوتی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں گاؤں کے 75 سالہ بزرگ تکو رام جاٹ کا کہنا ہے کہ ہم نے گاؤں کے سرپنچ سے بھی پانی کی قلت کی شکایت کی ہے، لیکن کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ پانی کا بحران اس حد تک بڑھ رہا ہے کہ کوئی کچھ کرنے کے قابل نہیں۔ مسئلہ جلد حل نہ ہوا تو گاؤں والوں کو پانی کے شدید بحران کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔'

راجستھان میں ذات پات کے بحران نے دیہی علاقوں میں پانی کے بحران کا مسئلہ بھی بڑھا دیا ہے۔ اس سلسلے میں نچلی برادری سے تعلق رکھنے والی گاؤں کی ایک نوجوان لڑکی کشمی کا کہنا ہے کہ 'گاؤں میں ذات پات کی بنیاد پر پانی تقسیم کیا جاتا ہے۔ جب گاؤں کے کنویں میں پانی آتا ہے تو سب سے پہلے بڑی ذات کی خواتین کو پانی بھرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہی نچلے طبقے کی خواتین کو پانی نکالنے کی اجازت ملتی ہے۔' اس کا کہنا ہے کہ اس گاؤں میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کی فراہمی کا ہے۔ سرپنچ سے بات کرنے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ گاؤں کے لوگ لنکرنسر بلاک سے پانی کے ٹینکر منگوا کر اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن یہ مسئلہ کا مستقل حل نہیں ہے۔ گاؤں کے رہنے والے ناتھورام گونڈا کا کہنا ہے کہ پہلے گاؤں کے لوگ ہینڈ پمپ کی مدد سے پانی نکالتے تھے۔ لیکن مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یہ پچھلے 15 سالوں سے خراب پڑی ہے۔ اس وقت راجستھان کے دیہی علاقوں میں صرف 18 فیصد پائپ سے پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ جل جیون مشن کے تحت 100 فیصد گھروں تک پہنچنے کا ہدف ہے۔ 2019 میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ کی فصیل سے جل جیون مشن کا اعلان کیا تھا۔ اس کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتیں مل کر کام کر رہی ہیں۔ گھروں کو نل کا پانی فراہم کرنے کے اس پرجوش منصوبے پر 3.60 لاکھ کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، جس میں مرکزی حکومت 2.08 کروڑ روپے کا حصہ ڈال رہی ہے۔ مالی سال 2020-21 کے بجٹ میں جل جیون مشن کے لیے 11500 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، لیکن حکومت کی جانب سے جل جیون مشن جیسی کئی منصوبوں اور اسکیموں کے بعد بھی دیہاتوں میں پانی کا بحران دور ہوتا نظر نہیں آ رہا ہے۔ ایسے میں ہر پہلو اور ہر سطح پر فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ایڈیٹوریل ایڈوائزر: پروفیسر شارب ردولوی، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor,
Saket Palli Narhi, Lucknow. Editorial Advisor: Prof. Sharib Rudaulvi, Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, .9807694588

کتابوں کا تاج محل صولت پبلک لائبریری!

محمد محفوظ قادری

اللہ رب العزت قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے کہ "بینا اور نابینا برابر نہیں ہوسکتے، اندھیرا اور اجالا برابر نہیں ہوسکتے، سایہ اور دھوپ برابر نہیں ہوسکتے "(سورۂ فاطر آیت 19 تا 21) اسی طرح پڑھا لکھا انسان اور انپڑھ انسان برابر نہیں ہوسکتے۔ جس طرح بینا نابینا انسان سے بڑا ہوا کرتا ہے اسی طرح اجالا اندھیرے سے بڑا ہوا کرتا ہے اور سایہ دھوپ سے۔ اسی طرح پڑھا لکھا انسان انپڑھ انسان سے بڑا ہوا کرتا ہے۔ اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا" کہ اہل علم سے سوال کرو جس بات کا تم کو علم نہیں ہے"(سورہ نحل آیت 43) اسی لئے تعلیم حاصل کرنا ہر قوم ومذہب کے تمام لوگوں کی سب سے پہلی ذمہ داری ہے خاص طور سے قوم مسلم کی، اور قوم مسلم کا تو آغاز ہی اقراء سے ہوا ہے۔ اب اس تعلیم کے حصول کے مختلف ذرائع ہوسکتے ہیں سب سے پہلا ذریعہ مدارس اسلامیہ ہیں پھر اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں ہیں۔ جب بچہ ان جگہوں پر تعلیم حاصل کر لیتا ہے اس کے اندر اپنی بات کو کہنے و سمجھانے اور دوسرے کی بات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے تو اس کو مطالعہ کا شوق بھی مزید بڑھنے لگتا ہے۔ وہ مطالعہ کیلئے لائبریریوں وکتب خانوں کی طرف رخ کرتا ہے جہاں وہ مختلف موضوعات وفن پر کتب کا مطالعہ کرکے اپنی قوم ومعاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خاتمہ کی پرزور کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ تعلیم کو عام کرنے کا جو راستہ تعلیمی اداروں سے نکلتا ہے وہ کتب خانوں میں آکر مل جاتا ہے، ان دونوں کے باہمی تعاون سے ہی ملک اور معاشرے میں علم کا اجالا پھیلتا ہے۔ تاریکیاں چھٹنے لگتی ہیں۔ علم کے ذریعہ ہی معاشرے سے پھیلی ہوئی برائیوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ علم کے ذریعہ انسان بڑوں کا ادب واحترام، چھوٹوں پر شفقت، عبادات، معاملات جیسے تمام طور طریقے سیکھتا ہے۔ لائبریریاں علوم وفنون اور معلومات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔ لائبریری اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں احکام الٰہی، فرمان رسول، کتابوں، اخباروں، رسالوں اور دیگر معلومات کا مواد فراہم کیا جاتا ہے۔ اردو اور فارسی میں لائبریری کو "کتب خانہ" کہا جاتا ہے۔ لائبریری ایک ایسی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں کلام الٰہی کے نادر ونایاب نسخے، احادیث رسول، محدثین، مفسرین کی تفاسیر۔ ہزاروں سال کا علمی وفکری اثاثہ اور ہزار ہا علم وادب سے تعلق رکھنے والوں کی قلمی کاوشوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی محققین کی تحقیقات، مصنفین ومترجمین کی کتب وتراجم، قلم کاروں کی تحریر کا سرمایہ، شاعروں، نثر نگاروں، ادیبوں اور خطیبوں کی قلمی محنتوں کا ثمرہ ایک چہار دیواری "لائبریری" میں دستیاب ہوتا ہے۔ لائبریری ایک ایسی جگہ ہے جو جہالت سے علم اور اندھیرے سے نور کی طرف نکال کرلے جاتی ہے۔ یوں تو ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں بہت سی لائبریریاں وکتب خانے ہیں۔ لیکن ہمارا شہر رامپور (یو۔پی) بھی علم وادب کا گہوارہ کہلاتا ہے جسے غالب نے دارالسرور بھی کہا ہے یہ برصغیر کا وہ مردم خیز خطہ ہے جہاں محلہ محلہ عالم، صوفی، شاعر اور طبیب علوم وفنون کی بے انتہا خدمت کرتے پائے گئے۔ رامپور ریاست کا قیام 1774ء۔1188ھ میں عمل میں آیا اسی وقت سے یہاں علماء، صوفیاء، ادباء اور شعراء کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ 1857ء تحریک آزادی کا سال جو پورے ملک کیلئے بے چینی وبے قراری کا تھا لیکن رامپور کیلئے ترقی کا ضامن ثابت ہوا۔ اس وقت کے صاحبان علم وفن جن کو برصغیر میں کہیں بھی سر چھپانے کیلئے جگہ میسر نہیں تھی رامپور ان کیلئے جائے پناہ بنا امیر مینائی، غالب، داغ، تسلیم، منیر جیسے باکمال لوگ شمالی ہند سے سمٹ کر رامپور میں جمع ہوئے۔ اور رامپور "بخارائے ہند" کہلانے لگا بقول امتیاز علی خاں عرشی ماہر غالبیات۔ مشرقی علوم کی دانش گاہ مدرسہ عالیہ عالمی شہرت کا حامل تھا۔ بانیان ریاست (رامپور) کا ذاتی کتب خانہ جو آج "رضا لائبریری، رامپور" کے نام سے جانا جاتا ہے ان کے علمی ذوق وشوق کی زندہ جاوید یادگار ہے اسی شہر میں مدارس، اسکول، کالج، یونیورسٹی کی موجودگی کے ساتھ ایک اور "صولت پبلک لائبریری" ہے اس لائبریری کو صولت علی خاں مرحوم نے ایثار وقربانی، خلوص اور قوم مسلم کا درد اپنے دل میں لئے ہوئے ساتھ ہی قوم مسلم کی ترقی وبقا کو پیش نظر رکھتے ہوئے 1934ء میں قائم کیا تھا۔ صولت علی خاں کے والد کا نام عظمت علی خاں تھا۔ آپ (صولت علی خاں) 1894ء میں رامپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اردو، فارسی اور قرآن شریف گھر پر رہ کر پڑھا۔ آگے کی تعلیم اسٹیٹ ہائی اسکول جواب (حامد انٹر کالج) کے نام سے جانا جاتا ہے میں حاصل کی۔ پھر کالونس تعلقہ دار کالج لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کو شروع سے ہی مطالعہ کا شوق تھا اور قوم کی اصلاح کا جذبہ آپ کے دل میں موجزن تھا آپ نے تمام علوم وفنون پر کثیر کتب جمع کیں اسی دوران آپ رامپور میونسپل بورڈ کے 1934ء میں پہلے چیرمین منتخب ہوئے۔ اسی سال آپ نے باقاعدہ عوامی کتب خانہ کی بنیاد ڈالی جو آج "صولت پبلک لائبریری" کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ یہ کتب خانہ ابتدا میں محلہ راجدوارہ میں افسر اعلیٰ کی کوٹھی پر قائم ہوا تھا۔ اُس وقت کتب خانہ کا نام "کتب خانہ عام" ریاست رامپور رکھا گیا تھا۔ لائبریری کی کثیر کتابوں پر آج بھی "کتب خانہ عام" کی مہریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صولت علی خاں کا ذاتی کتابوں کا ذخیرہ جو انہوں نے "کتب خانہ عام" کو دیا تھا اس میں مذہبی، سیاسی، تاریخی، جدید علوم، اردو، فارسی، عربی، انگریزی ہر فن کی کتابیں موجود تھیں۔ اس کتب خانہ کی سرپرستی اُس وقت نواب رضا علی خاں کو دی گئی انہوں نے بخوشی اس ذمہ داری کو قبول کیا اور ساتھ ہی آپ نے کتب خانہ کیلئے گرانٹ بھی ماہانہ پچاس روپے کے حساب سے چھ سو روپے سالانہ مقرر کی۔

لائبریری کے نام میں تبدیلی: 19/مارچ 1935ء کو اتفاق رائے سے کتب خانہ سے بدل کر "صولت پبلک لائبریری" نام رکھ دیا گیا۔ عمارت کی منتقلی: دن بدن کتابوں کی تعداد بڑھنے لگی شائقین علم وادب لائبریری کی طرف رجوع ہونے لگے تو جگہ کی تنگی کو محسوس کرتے ہوئے ذمہ داران نے اتفاق رائے سے لائبریری کو راجدوارہ سے منتقل کر کے شاداب مارکیٹ کے برابر وجن خاں کے مکان پر منتقل کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ مکان بھی لائبریری کیلئے چھوٹا محسوس کیا جانے لگا۔ جیسا کہ نواب رضا علی خاں لائبریری کی سرپرستی پہلے ہی قبول کر چکے تھے۔ مولوی ضیاء اللہ خاں اور امتیاز علی خاں عرشی کی دعوت پر پہلی بار/ 6 نومبر 1935ء کو نواب رضا علی خاں لائبریری تشریف لائے۔ اور لائبریری میں کتب علوم وفنون کے ذخیرہ کو دیکھ کر جناب صولت علی خاں اور آپ کے ساتھ دانشوران رامپور کے اس قدم کی تعریف کی جو آج بھی لائبریری کے رکارڈ میں محفوظ ہے اور جامع مسجد کے برابر حضور تحصیل کی بالائی منزل جس میں اس وقت لائبریری قائم ہے، لائبریری کیلئے وقف کی۔ اور اپنے ذاتی کتب خانہ سے دو ہزار پچیس مکررات صولت پبلک لائبریری کو دئے۔ ان نوازشات کے ساتھ لائبریری نے دن بدن تیزی سے ترقی کی منازل طے کرنا شروع کردیں۔ کتابوں کے ذخیرہ میں خاطر خواہ اضافہ ہونا شروع ہوگیا حافظ احمد علی خاں شوق (مصنف تذکرہ کاملان رامپور) جو پہلے کتب خانہ سرکاری کے ناظم تھے ان کا ذاتی کتب خانہ بھی صولت پبلک لائبریری کو دے دیا گیا۔ آج بھی صولت پبلک کی لائبریری کی کتابوں پر "کتب خانہ خاص حافظ احمد علی شوق" عبارت تحریری ہے۔/ 31 مارچ 1936ء تک کتابوں کی تعداد نو ہزار تھی اُس وقت اکتالیس اخبارات اور چودہ رسائل لائبریری آتے تھے لائبریری سے شائع روداد کے مطابق جن کا پچیس ہزار افراد نے مطالعہ کیا تھا اس سے اہل رامپور کے علمی ذوق ومطالعہ کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔/ 31 مارچ 1938ء۔ اور/ 24 مارچ 1939ء کے جلسہ عام کی رپورٹ کے مطابق مولوی خلیق احمد کے معتمد رہتے ہوئے عوام میں مطالعہ کا شوق تیزی سے بڑھ رہا تھا کیونکہ لائبریری ایک بڑی عمارت میں منتقل ہوچکی تھی۔ 1938ء۔ میں آٹھ ہزار کتابوں کو عوام کے مطالعہ کیلئے جاری کر دیا گیا تھا۔ اُس وقت شہر ومقامی سرکردہ شخصیات کے علاوہ ملک وعالم گیر شخصیتوں کی لائبریری میں آمد ہو رہی تھی۔ ہر کسی نے اہل رامپور کے اس عظیم علمی کارنامہ "صولت پبلک لائبریری" کو خوب سراہا تھا۔ خالد شیلڈرک (نو مسلم مبلغ اسلام، باشندۂ لندن) مولانا سید ہاشمی فریدآبادی، خواجہ حسن نظامی، سر آغا خاں، سید سلمان ندوی، نیاز فتحپوری، مولانا عبدالماجد دریابادی اور جوش ملیح آبادی، قرۃ العین حیدر، پروفیسر غضنفر علی وغیرہ جیسی علمی دوست شخصیات لائبریری کا معائنہ کر چکی ہیں۔/ 24 مارچ 1939ء کے اجلاس میں اُس وقت کے معتمد مولوی خلیق احمد نے کہا تھا کہ آپ بہت جلد اس کتب خانہ کو ملک کے سب سے بڑے کتب خانہ کی شکل میں دیکھیں گے شرکائے اجلاس نے بیک زبان "آمین" کی صدائیں بلند کی تھیں۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی بلاشبہ آج یہ لائبریری ملک کے بڑے کتب خانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ ستمبر 1950ء۔ میں اسٹوڈینٹس پبلک لائبریری (راجدوارہ) کا ذخیرۂ کتب بھی صولت پبلک لائبریری کو منتقل کر دیا گیا جس کو اخلاق احمد نے قائم کیا تھا۔ لائبریری میں کتابوں کی تعداد کا تعین مشکل ترین کام ہے۔ لیکن یہاں تقریباً اسی (80) ہزار سے زائد کتب ہیں سب سے زیادہ گلشن اردو مطبوعات کا ہے، اس کے بعد انگریزی مطبوعات، اس کے بعد ہندی مطبوعات، پھر فارسی وعربی مطبوعات، عربی اور فارسی کے پانچ سو پچپن مخطوطات بھی ہیں۔ یہ لائبریری صرف کتب خانہ ہی نہیں ہے بلکہ رامپور کی علمی، ادبی، ثقافتی، سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بھی ہے۔ اور ساتھ ہی لائبریری میں ادبی نشستوں کا باقاعدہ اہتمام ہوتا ہے۔ لائبریری کی یہ بھی تاریخ رہی ہے کہ ادبی، تاریخی، معاشرتی، اخلاقی مضامین پڑھنے والوں کو ان کی بہتر کارگردگی پر ہمت افزائی کرکے لائبریری کی طرف سے ان کو انعامات سے نوازہ جاتا ہے۔/ 21 ستمبر 2023ء کو لائبریری کو قائم ہوئے 89 سال پورے ہیں اور انہاسی ویں (89) یوم تاسیس کی سرگرمیاں لائبریری میں نادر ونایاب مخطوطات کی نمائش کے ساتھ شروع ہوچکی ہیں۔ جدید ٹکنالوجی کے دور میں لائبریری آنے والوں کی تعداد میں افسوس ناک حد تک کمی واقع ہوئی ہے اس کے باوجود کتب خانہ ملت کا علمی اثاثہ ہے۔

☆☆☆☆

'مکتبہ جامعہ' اپنی حالت پر ماتم کناں ہے

معصوم مرادآبادی

مکتبہ جامعہ کی اردو بازار شاخ کے دوبارہ کھلنے سے اردو حلقوں میں خوشی کی لہر ہے۔ یوں تو مکتبہ جامعہ کی ممبئی اور علی گڑھ میں بھی شاخیں موجود ہیں، لیکن اپنی معنویت اور محل وقوع کے اعتبار سے دہلی کے اردو بازار شاخ کی سب سے اہم ہے۔ اسی لیے اس کے بند ہونے کا تمام ہی محبان اردو پر گہرا اثر تھا۔ ہوا یوں کہ گزشتہ 31 اگست کو اچانک یہاں کے انچارج علی خسرو زیدی کو رخصت کرکے اردو بازار شاخ میں تالا ڈال دیا گیا، جس سے محبان اردو کو سخت تکلیف پہنچی۔ اس شاخ کے بند ہونے کے بعد راقم الحروف نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ لکھی اور اپنے درد میں دوسروں کو بھی شریک کیا۔ مجھے خوشی ہے کہ نہ صرف اردو اخبارات نے اس طرف توجہ دی بلکہ انگریزی کے سب سے بڑے اخبار 'ٹائمز آف انڈیا' نے بھی اس پر خبر شائع کی۔ اتنا ہی نہیں 'دی وائر' کی انگریزی اور ہندی ویب سائٹ نے بھی اس مسئلہ کی جڑ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ اردو اخبارات میں روزنامہ 'انقلاب' (نارتھ) اور 'ممبئی اردو نیوز' نے اس مسئلہ میں غیر معمولی دلچسپی لی اور یہ معاملہ پورے ملک میں پھیل گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ میری چھوٹی سی پوسٹ کا اتنا بڑا اثر قبول کیا گیا۔ لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوجاتی۔ دراصل مکتبہ جامعہ پچھلے کئی برسوں سے بستر مرگ پر ہے۔ یہ دراصل جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ماتحت ہے اور جامعہ ہی اس کے 92 فیصد شیئرز کا مالک ہے، لیکن جامعہ کی موجودہ انتظامیہ کا رویہ خود اپنے ہی مکتبہ کے ساتھ ناقابل فہم ہے۔ موجودہ وائس چانسلر محترمہ نجمہ اختر نے جب سے ذمہ داریاں سنبھالی ہیں، مکتبہ کی تمام ہی سرگرمیاں ٹھپ پڑی ہیں۔ پچھلے پانچ سال سے نہ تو مکتبہ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی نئی کتاب شائع ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ مکتبہ کے ملازمین کو پچھلے 22 مہینوں سے تنخواہیں بھی نہیں ملی ہیں۔ پچھلے وائس چانسلر نجیب جنگ کے زمانے میں مکتبہ کی حالت کافی بہتر تھی اور ان ہی کے دور میں مکتبہ کی سیکڑوں قیمتی کتابیں قومی اردو کونسل کے اشتراک سے شائع ہوئی تھیں۔ اس وقت مکتبہ کے منیجنگ ڈائریکٹر پروفیسر خالد محمود تھے اور اس میں ان کی کوششوں کو کافی دخل تھا، لیکن نجیب جنگ کے بعد نہ تو مکتبہ میں کوئی نئی کتاب شائع ہوئی اور نہ ہی 'کتاب نما' اور 'پیام تعلیم' جیسے قیمتی جریدوں کی اشاعت عمل میں آسکی۔ اگر موجودہ وائس چانسلر چاہتیں تو جامعہ کے امتحانات کے پرچے، اسٹیشنری اور فاصلاتی تعلیم کا کام مکتبہ کو دے کر اس کی مالی حالت سدھار سکتی تھیں۔ لیکن یہ سب کام بھی باہر سے کروائے جارہے ہیں اور وائس چانسلر مکتبہ کے تعلق سے قطعی بے فکر ہیں۔

مکتبہ جامعہ 1922 میں ڈاکٹر ذاکر حسین نے قائم کیا تھا۔ یہ محض کوئی کاروباری اشاعت گھر نہیں تھا بلکہ اس نے قیمتی کتابیں نہایت ارزاں قیمت میں شائع کیں اور لاکھوں لوگوں کے ذہن وشعور کو سیراب کیا۔ مکتبہ جامعہ نے خلاق ذہنوں کی اہم تصنیفات کے علاوہ طلباء کی نصابی ضرورتوں کے مطابق درسی کتابیں بھی شائع کیں۔ 'معیاری سیریز' کے عنوان سے مختصر مگر جامع کتابوں کی اشاعت کا منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی اہل علم ودانش اور طلباء مکتبہ جامعہ کی مطبوعات سے استفادہ کرتے ہیں۔ جو لوگ کتابوں کی دنیا کے شیدائی ہیں، انھیں مکتبہ جامعہ کے حوالے سے ایک نام ضرور یاد ہوگا، جس نے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں سے اس ادارے کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ یہ شخصیت تھی مرحوم شاہد علی خاں کی جو کسی زمانے میں مکتبہ جامعہ کے منیجر ہوا کرتے تھے اور مکتبہ کے دفتر میں واقع ان کی چھوٹی سی میز پر ہر مشکل کو آسان کرنے کا نسخہ موجود تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مکتبہ جامعہ کا دفتر تکونہ پارک کے نزدیک اسی گلی مہر روڈ کی شاہراہ پر ہوا کرتا تھا جہاں کسی زمانے میں ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر عابد حسین، خواجہ غلام السیدین اور جامعہ کے دیگر اکابرین کی قیام گاہیں تھیں۔ مکتبہ جامعہ کی عمارت کی تعمیر کا بھی ایک دلچسپ قصہ ہے۔ جس زمانے میں ٹیچرز ٹریننگ کالج کی عمارت بن رہی تھی تو مکتبہ جامعہ کے لئے بھی ایک مستقل عمارت کی ضرورت محسوس کی گئی۔ لیکن اس وقت جامعہ کے پاس فنڈ کی قلت تھی۔ ٹیچرز ٹریننگ کالج کے معمار رائے پرتھوی راج نے تجویز پیش کی کہ اگر جامعہ تیار ہو تو وہ ٹیچرز ٹریننگ کالج کی عمارت کی تعمیر سے بچے ہوئے سامان سے مکتبہ جامعہ کی عمارت تعمیر کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے صرف جامعہ کو مزدوری کے پیسے ادا کرنا ہوں گے۔ یہ تجویز منظور ہوئی اور اس طرح مکتبہ جامعہ کو ایک مستقل عمارت مل گئی۔

مکتبہ جامعہ پر پہلا ستم یہ ہوا کہ پروفیسر مشیر الحسن کے دور میں مکتبہ کی اس عمارت پر بلڈوزر چلا کر اسے جامعہ کالج کے پیچھے جھونپڑیوں میں منتقل کر دیا گیا اور اس کی جگہ ارجن سنگھ کے نام پر فاصلاتی تعلیم کا ایک ادارہ قائم کر دیا گیا۔ اسی دور میں مکتبہ جامعہ سے شاہد علی خاں کی علیحدگی کا تکلیف دہ کام بھی انجام پایا۔ ان کے جانے کے بعد مکتبہ جامعہ کے دونوں جریدوں 'کتاب نما' اور 'پیام تعلیم' کی بھی حالت دگرگوں ہوگئی۔ شاہد علی خاں کے بعد اس تاریخ ساز اشاعتی ادارے کی باگ ڈور جن لوگوں کو سونپی گئی، وہ اس کے اعزازی ذمہ دار تھے اور اشاعتی صنعت سے ان کا دور تک بھی کوئی واسطہ نہیں تھا۔ بہر حال مکتبہ جامعہ کی عمارت جن جھونپڑوں میں منتقل ہوئی تھی وہاں ان قیمتی کتابوں کو بری حالت میں دیکھا گیا۔ اس کے بعد مکتبہ انصاری ہیلتھ سینٹر کی عمارت میں منتقل ہوا اور اس طرح وہ ایک یتیم بچے کی طرح ادھر ادھر بھٹکتا رہا۔ آج ہزاروں قیمتی کتابیں شائع کرنے والا یہ تاریخ ساز ادارہ اپنی حالت پر ماتم کناں ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عروج وزوال دنیا کا دستور ہے اور آج اردو اشاعتی صنعت مشکل دور سے گزر رہی ہے۔ لوگوں میں کتابیں خریدنے اور انھیں اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے کا رواج دم توڑ رہا ہے۔ لیکن وہ ادارے ترقی ضرور کر رہے ہیں جن کی وابستگی مستحکم اور مضبوط اداروں کے ساتھ ہے۔ مکتبہ جامعہ ایک ایسا ہی ادارہ ہے جس کی وابستگی جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسی مرکزی دانش گاہ کے ساتھ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے مکتبہ جامعہ کو نئی زندگی دینے کے لئے جامعہ کو ایک ٹھوس منصوبہ بنانا چاہئے۔ مکتبہ جامعہ کی اردو بازار شاخ اور دیگر شاخوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے بھی اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے مکتبہ کی ذمہ داری کسی ایسے شخص کے سپرد کی جائے جو اشاعتی صنعت کا تجربہ رکھتا ہو۔ مکتبہ جامعہ کی بیکار پڑی ہوئی جائیدادوں کا بھی بہتر بندوبست ہونا چاہئے۔ ان میں پٹودی ہاؤس میں برسوں سے بند پڑا 'لبرٹی آرٹ پریس' بھی شامل ہے۔ اگر فوری طور پر مکتبہ جامعہ کی صحت وتندرستی پر توجہ نہیں دی گئی تو ایک صدی تک لوگوں کے ذہنوں کو منور کرنے والا یہ تاریخی ادارہ دم توڑ دے گا اور اس کا سب سے بڑا نقصان علم ودانش کو پہنچے گا۔

Urdu Bazar, Jama Masjid, Delhi-110006
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ
اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

masoom.moradabadi@gmail.com

گو خاک کی آغوش میں وہ مہر مبیں ہے

محمد فیروز عالم علائی

گو خاک کی آغوش میں وہ مہر مبیں ہے
ہر آنکھ اشکبار ہے ہر دل سوگوار ہے

آہ..... چچا جان !..... مولانا مطیع الرحمن اشرفی بھی مرحوم ہوگئے، کس زبان سے کہوں اور کس قلم سے لکھوں کہ چچا جان مرحوم ہوگئے۔ شفقت کا سایہ اٹھ گیا، خلوص اور پیار ومحبت کا ایک جہان ویران ہوگیا، وہ دل آویز مسکراہٹ کہیں گم ہوگئی اور زعفران زار قہقہوں سے ہم محروم ہوگئے۔ وہ شیریں گفتگو اور میٹھے بول اب کہاں سننے کو ملیں گے [illegible] گی۔ ہائے آج تو الفاظ بھی بے وفا سے ہو رہے ہیں، قلم بھی چند قدموں میں ہی ہانپنے لگ جا، انگلیاں بھی رکھی رکھی سی لگ رہی ہیں۔ مولیٰ! تو احکم الحاکمین ہے۔ ہم تو تیرے نادار و ناتواں گنہگار بندے ہیں، الٰہی! ابتلاء وآزمائش کی گھڑی سے ہماری حفاظت فرما! کیسے اپنے دل کو سمجھاؤں اور اسے دلاسا دوں کہ جانے والا کون تھا؟ کیسا تھا؟ وہ بچوں میں بچہ تھا جس کی معصومیت قابل گوارا تھی، وہ جوانوں میں جوان بھی تھا جس کی چستی اور پھرتی لائق رشک تھی، وہ بزرگوں میں بزرگ بھی تھا جس کا وقار اور سنجیدگی قابل تقلید تھی۔ وہ علم میں نمایاں، اخلاق میں اعلیٰ اور فیاضی وسادگی میں بے مثال تھا۔

مدرسے میں عرس رضوی کی چھٹی تھی، سب کچھ معمول پر تھا، یونیورسٹی کے امتحان دے کر تھکے ماندہ مدرسہ پہنچا تو کچھ ضروری کاموں میں پھر مصروف ہوگیا، پھر دیر رات سونا ہوا، ایک گھنٹہ سوئے ہی نہیں تھے، کہ وقت سحر ہوگیا، نماز پڑھ کے پھر سونا ہوا مدرسے میں چھٹی کا ماحول تھا، صبح سات سے لے کر 10 بجے تک موبائل کی گھنٹی بجتی رہی، ان میں کئی کال تھا جب دیکھا تو اچانک سے بدن میں کپکپی سی آگئی، کیونکہ یہ فون معمول کے خلاف تھا، والد گرامی سے ہر رات بات ہوتی ہیں، گھر سے صبح اور دوپہر کے وقت کبھی کال نہیں آتا۔ اچانک والد صاحب کے ۳ کال دیکھ کر کے گھبرا گیا، کال بیک کرنے پر والد صاحب نے ایسی خبر سنائی جس کا مجھے یقین نہیں ہوا، تھوڑی دیر میں ہی محب گرامی مولانا شہود کا بھی کال آیا، اب کیا تھا.....! یقین کرو یا نہ کرو جو ہونے کا ہے وہ تو ہو کے رہے گا، پھر بھی تھوڑی دیر کے لیے تو یقین کرنا ہی دشوار تھا، لیکن جب اس خبر کی تصدیق ہوگئی تو یقین جانیے میرے پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی، دل بے چین ہو اٹھا، آنکھیں بے قابو ہوگئیں، گزشتہ 15 برسوں کا ایک ایک لمحہ جو ان کے ساتھ گزرا یا ان کی جو کرم فرمائیاں مجھ پر رہیں ایک ایک کر کے ذہن کی اسکرین پر رقص کرنے لگیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کا خواب دیکھ رہا ہوں، یہیں دل کہتا کہ ہو سکتا ہے خبر غلط ہو مگر مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔

تجربے سے علم ہوا کہ اپنے کسی بے حد قریب دوست و بزرگ یا رشتہ دار پر لکھنا بہت مشکل ہوتا ہے، اس لیے کہ ان کی یادوں، باتوں کا ٹھاٹھیں مارتا ایک سمندر سامنے آموجود ہوتا ہے۔ کن کن موجوں کو سمیٹوں اور کسے نظر انداز کروں۔ اور ایسے موقعے پر یوں بھی لکھنا بہت دشوار ہوتا ہے کہ لکھتے وقت ایک جذباتی کیفیت طاری ہوجاتی ہے جو قلم کو روکے لیتی ہے۔ تاہم ان ہی ملی جلی کیفیات کے ساتھ استاد گرامی مولانا مطیع الرحمن کی یادوں کو سمیٹنے کی حتی الامکان کوشش کر رہا ہوں۔ ع

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

رات کے ایک بج رہے ہیں ہر طرف سناٹا ہے قلم کی سرسراہٹ میں تیزی آرہی ہے لیکن لکھتے ہوئے کثرت شدت غم کی وجہ سے قلم ہاتھوں میں لرز رہا ہے ماضی کی یادیں دل پگھل رہا ہے، محبت کی حرارت اور جدائی کی تڑپ میں دل رو رہا ہے۔ سکوں نہ مل سکا احوال دل سنا کر بھی مولانا مطیع الرحمن میرے استاد ہی نہیں بلکہ سرپرست بھی تھے ہمیشہ شفقت پدری کی طرح برتاؤ کرتے، اکثر مجھے کہا کرتے تھے تم کو علاقے کے بڑے "عالم" بننا ہے ہم نے تو اپنا دور کھو دیا، مگر تم کو خاندان کا نام اونچا کرنا ہے، میری تقریر سے بہت متاثر ہوتے تھے، میرے والد صاحب کو ہمیشہ میری کامیابی کی دعائیں دیتے، جب سے عصری تعلیم کی طرف رواں دواں ہوا تو ان کی خوشیوں میں چار چاند لگ گئی، تو مجھے "ڈاکٹر صاحب" اور "پروفیسر صاحب" کہتے تھے، جیتے جی یہ مقام آپ دیکھ نہیں پائے انشاءاللہ العزیز میں آپ آپکے جملہ کی لاج رکھوں گا۔

واضح رہے.......! کہ مرحوم مولانا کے مزاج کا بھی اپنا ایک الگ رنگ تھا، بڑی باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے، انتہائی مثبت اور تعمیری سوچ کے حامل تھے، انھیں کبھی میں نے غمگین اور اداس نہیں دیکھا۔ دبی زبان میں کبھی کبھی اپنی پریشانیوں کا ذکر ضرور کرتے لیکن دوسرے ہی لمحے ان کے اس قدر شگفتہ نظر آتے کہ گویا ان سے زیادہ خوش یا خوش حال کوئی نہیں۔ ان کے مزاج سے ہر کوئی لطف اندوز ہوتا بلکہ جس کا خاکہ اڑایا جاتا وہ بھی مزے لیتا۔

مرحوم مولانا کے مزاج میں لطیف طنز کی آمیزش بھی ہوتی لیکن یہ طنز بھی برائے مزاح ہی ہوتا اور سب سے خوبی کی بات یہ ہوتی کہ ان کے طنز ومزاح میں کسی کی دل شکنی اور دل آزاری نہیں ہوتی۔

استاد گرامی نے اپنی پوری زندگی کے دین کی خدمت، قوم کی فلاح وبہبود اور تعمیر وترقی میں گزاری۔ دارالعلوم اصلاح المسلمین کہ اپ قدیم استاد ہیں بے شمار طلباء اپ سے فیض اٹھائے، علاقے کے درجنوں علمائے دین اپ ہی کے شاگرد ہیں ان میں سے ایک ناچیز بھی ہے، اپ کی شفقت بڑی نگاہ، اور طریقہ درس نہایت ہی دلفریب ہوا کرتے تھے، درسی خدمات کے ساتھ ساتھ اپ نے کئی گاؤں میں امامت کی فریضہ بھی انجام دیں یہاں تک اخر وقت تک دیتے رہے۔ اپ ایک قادرالکلام، اور مستند مدرس تھے، کسی بھی مسئلے کو بغیر غور وفکر کے عوام کے سامنے پیش نہیں کرتے جب بھی کوئی قدم اٹھاتے تو سوچ سمجھ کر۔

علاقے کے عوام وخواص آپ کی دینی خدمات کو بھلا نہیں سکتے۔ اللہ تعالی آپ کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور غریق رحمت عطا فرمائے آمین ثم آمین

استاد گرامی نے اپنی پوری زندگی کے دین کی خدمت، قوم کی فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی میں گزاری۔ دارالعلوم اصلاح المسلمین کہ اپ قدیم استاد ہیں بے شمار طلباء اپ سے فیض اٹھائے، علاقی کے درجنوں علمائے دین اپ ہی کے شاگرد ہیں ان میں سے ایک ناچیز بھی ہے، اپ کی شفقت بڑی نگاہ، اور طریقہ درس نہایت ہی دلفریب ہوا کرتے تھے، درسی خدمات کے ساتھ ساتھ اپ نے کئی گاؤں میں امامت کی فریضہ بھی انجام دیں یہاں تک اخر وقت تک دیتے رہے۔ اپ ایک قادر الکلام، اور مستند مدرس تھے، کسی بھی مسئلے کو بغیر غور و فکر کے عوام کے سامنے پیش نہیں کرتے جب بھی کوئی قدم اٹھاتے تو سوچ سمجھ کر۔

صدر جمہوریہ نے ’نیشنل ای-ودھان ایپلی کیشن‘ کا افتتاح کیا

انسانی وسائل کسی بھی ریاست کی اقتصادی ترقی میں ایک اہم رول ادا کرتے ہیں، دروپدی مرمو نے گجرات قانون ساز اسمبلی سے خطاب کیا

का शुभारम्भ
भारत की माननीय राष्ट्रपति
श्रीमती द्रौपदी मुर्मु जी
द्वारा
वार 13 सितंबर 2023

نئی دہلی، 13 ستمبر (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے آج یہاں نیشنل ای ودھان ایپلی کیشن کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ سال 1960 میں گجرات ریاست کے قیام سے ہی گجرات قانون ساز اسمبلی نے ہمیشہ معاشرے کے مفاد میں کام کیا ہے انہوں نے کہا کہ اس نے وقتاً فوقتاً کئی قابل تعریف اقدامات کیے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ آج ای- اسمبلی کا افتتاح ایک اہم قدم ہے جس سے یہ ایوان ایک ڈیجیٹل ایوان میں تبدیل ہوجائیگا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل ای- ودھان ایپلی کیشن (این ای وی اے) کے ذریعے اس ایوان کے اراکین پارلیمنٹ اور ملک کی دیگر قانون ساز اسمبلیوں کے بہترین طریقوں سے سیکھ سکتے ہیں اور انہیں اختیار کرسکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر اعتماد ظاہر کیا کہ اس پہل سے ’ایک ملک ایک ایپلی کیشن‘ کے مقصد کو تحریک ملے گی جس سے گجرات قانون ساز اسمبلی کے کام کاج کی رفتار اور شفافیت میں اضافہ ہوگا اور ایوان کی پوری کارروائی پیپر لیس ہوجانے سے ماحولیات کا تحفظ بھی ہوگا۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ کئی معاملوں میں گجرات ملک کی ممتاز ریاستوں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک ممتاز مینوفیکچرنگ ہب اور دودھ پیدا کرنے والی سب سے بڑی ریاست ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کے معاملے میں یہ بڑی ریاستوں میں شامل ہے اور چھت پر سولر پاور جنریشن اور ونڈ انرجی پروڈکشن کے معاملے میں صف اول کی ریاستوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ انسانی وسائل کسی بھی ریاست کی اقتصادی ترقی میں ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔ مرمو نے کہا کہ انسانی وسائل کی ترقی کے لیے عوام کو ایک اچھی صحت کا نظام، معیاری تعلیم، بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولیات فراہم کرایا جانا بہت اہم ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ حکومت گجرات نے اس پہلو پر پوری توجہ مرکوز کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لڑکیوں کی تعلیم، اساتذہ اور طلباء کے تناسب، داخلہ لینے والوں کے تناسب اور تعلیم نہ چھوڑنے والوں کی شرح میں حکومت کی کوششوں سے غیر معمولی بہتری آئی ہے۔ صدر جمہوریہ نے اس بات کی تعریف کی کہ دیہی علاقوں میں تین میٹر والے صحت نظام کے ذریعے اچھی صحت خدمات فراہم کرائی جارہی ہیں۔ اس سے زچگی کے دوران ہونے والی اموات اور بچوں کی اموات کے تناسب میں کمی آئی ہے۔ انہوں نے اس بات کی تعریف کی کہ گجرات میں گزشتہ دو دہائیوں میں بجلی سے متعلق اصلاحات، پانی کا ذخیرہ کرنے اور پانی کی سپلائی کے معاملے میں گجرات میں اہم کام کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ ریاستی حکومت نے جانوروں کی بہتری کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ایوان میں خواتین کی نمائندگی کے بارے میں بات کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ جب خواتین ہر میدان میں شاندار کارکردگی انجام دے رہی ہیں چاہے وہ سائنس اور ٹیکنالوجی ہو، دفاع یا کھیل کود ہو، تو سیاست میں ان کی نمائندگی میں بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر کے تعلیمی اداروں کے اپنے دوروں کے دوران انہوں نے دیکھا ہے کہ لڑکیاں زندگی میں آگے بڑھنے اور ملک اور معاشرے کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر خواتین کو مناسب مواقع ملے تو وہ مردوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر ملک کی تعمیر میں تعاون کرسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آدھی آبادی کی شرکت ملک کی مجموعی ترقی کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

جی 20 سربراہ کانفرنس کے دوران گلوبل بایو فیولز الائنس کی تشکیل کا ذکر کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ بین الاقوامی شمسی اتحاد کے بعد ماحولیات کے تحفظ اور توانائی کے بارے میں خودکفیلی کے لیے ہندوستان کی قیادت کے تحت اٹھایا جانے والا یہ ایک اور اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات جیسی ریاستوں کے لیے یہ ایک اچھا موقع ہے جو کہ اختراع اور غیر روایتی توانائی کے ذرائع کو فروغ دیتی ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ عوام کی زندگی میں آسانیاں لانے کے لیے ٹیکنالوجی ایک اہم ذریعہ ہے اور ای- ودھان عوام سے جڑے رہنے میں اراکین اسمبلی کی مزید مدد کریگا۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ پارلیمانی وقار کو بحال رکھتے ہوئے اراکین اسمبلی اس ایوان میں عوامی بہبود کے لیے بات کرنے سے متعلق نئے معیارات قائم کریں گے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی کوششیں نہ صرف گجرات کو مزید خوشحال ریاست بنانے بلکہ 2047 سال تک ہندوستان کو ایک پوری طرح ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے بھی اہم ثابت ہوں گی۔

کانگریس خصوصی اجلاس میں ہماچل کا معاملہ اٹھائے گی

مرکزی حکومت کو کچھ اہم مسائل کو حساسیت کے ساتھ حل کرنا چاہیے: پرینکا گاندھی

شملہ، 13 ستمبر (یو این آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا کہ ریاست میں بھاری بارش سے ہونے والے نقصان کے مدنظر مرکزی حکومت کو اسے قومی آفت قرار دینا چاہیے۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ قدرتی آفت کی وجہ سے ریاست میں خوفناک صورتحال پیدا ہوئی ہے اور بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ مسز واڈرا نے کہا کہ وزیر اعلی سکھوندر سنگھ سکھو کی قیادت میں ریاستی حکومت آفت سے متاثرہ افراد کو راحت پہنچانے کے لیے دن رات انتھک کوشش کر رہی ہے۔ اس سے پہلے آج مسٹر سکھو اور کانگریس کی جنرل سکریٹری نے شملہ شہر کے شیو باوڑی، کرشنا نگر اور کنلوگ کے آفت زدہ علاقوں میں راحت اور بحالی کے کاموں کا جائزہ لیا۔ وزیر اعلی اور پرینکا گاندھی نے شیو باوڑی میں متاثرہ لوگوں سے بات کی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ میڈیا والوں سے بات کرتے ہوئے محترمہ واڈرا نے کہا کہ مرکزی حکومت ہماچل پردیش میں حالات کی سنگینی کو سمجھ نہیں پارہی ہے۔ قدرتی آفات کی وجہ سے ریاست کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے اور اس وقت ریاستی حکومت کو حالات کو معمول پر لانے کے لیے مرکزی حکومت کے تعاون کی ضرورت ہے، اس لیے مرکزی حکومت کو چاہیے کہ وہ سیاسی تفریق سے بالاتر ہوکر اس مشکل وقت میں ریاست کے لوگوں کی دل کھول کر مدد کرے۔ انہوں نے سیاسی اختلافات سے اوپر اٹھ کر اس نازک صورتحال میں کام کرنے میں ریاست کی مدد کے لیے اجتماعی کوششوں کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کے ایجنڈے سے واقف نہیں ہے لیکن کانگریس پارٹی اس اجلاس کے دوران ہماچل کا معاملہ اٹھائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کو کچھ اہم مسائل کو حساسیت کے ساتھ حل کرنا چاہیے اور صرف پارٹی خطوط پر اس معاملے میں سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ بحران کے اس وقت میں مرکزی حکومت کو ریاست کو آفت سے نکلنے کے لیے دل کھول کر مدد فراہم کرنی چاہیے۔ محترمہ واڈرا نے اس مشکل وقت میں ریاست کے عوام کے اتحاد اور تعاون کے جذبے کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ اس سانحے سے نمٹنے کے لیے گراں قدر تعاون کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین سمیت بہت سے لوگ ضلع کلو میں سڑکوں کی بحالی کے لیے بے لوث رضاکارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لوگوں کے اس بے لوث تعاون کو دیکھ کر وہ خوش ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ سے درآمد ہونے والے سیب پر ڈیوٹی 35 فیصد سے کم کرکے 15 فیصد کرنے سے ریاست کے سیب کاشتکار بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر تباہی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کر رہے ریاست کے باغبانوں کے مفادات کا تحفظ کرنے کے بجائے مرکزی حکومت امریکہ کی مدد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے کاروباری گھرانے ہماچل پردیش میں سیب کی پیداوار کم قیمت پر خرید رہے ہیں جس کی وجہ سے باغبانوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلی نے کہا کہ ریاستی حکومت اپنے محدود وسائل کے باوجود متاثرہ کنبوں کی مکمل مدد کر رہی ہے اور اس نے ریلیف کیمپوں میں مقیم متاثرہ کنبوں کو مقررہ کرایہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ انہیں کرایہ پر مناسب رہائشی سہولیات مل سکیں۔

بھرت پور میں اندوہناک سڑک حادثہ، 11 افراد ہلاک

متعدد زخمی، اشوک گہلوت اور سچن پائلٹ نے عقیدت مندوں کی موت پر غم کا اظہار کیا

بھرت پور: راجستھان کے بھرت پور میں قومی شاہراہ پر اندوہناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ ایک ہندی نیوز پورٹل رپورٹ کے مطابق بھرت پور میں قومی شاہراہ پر ٹرک اور بس میں تصادم ہوا۔ اس سڑک حادثے میں 11 افراد ہلاک ہوگئے۔ جبکہ حادثے میں 12 افراد زخمی بتائے جاتے ہیں۔ بس راجستھان کے پشکر سے اترپردیش کے ورنداون جا رہی تھی۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب بس ایک پل پر خراب ہوگئی تھی حادثے میں بچ جانے والے ایک شخص کا کہنا ہے کہ بس ڈرائیور اور کچھ مسافر بس کے پیچھے کھڑے تھے کہ اچانک تیز رفتار ٹرک نے گاڑی کو ٹکر ماردی۔ بس کے باہر کھڑے لوگ ہلاک یا شدید زخمی ہوگئے۔ پولیس نے کیس درج کرلیا ہے اور حادثے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

وہیں راجستھان کے وزیر اعلی اشوک گہلوت نے بھرت پور میں گجرات سے مذہبی یاترا پر جانے والے عقیدت مندوں کو لے جانے والی بس ٹریلر سے ٹکرا جانے سے 11 لوگوں کی موت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر گہلوت نے سوشل میڈیا کے ذریعے سے کہا کہ حادثے میں گیارہ عقیدت مندوں کی موت انتہائی افسوسناک ہے پولیس انتظامیہ موقع پر موجود ہے اور زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا ہے انہوں نے ایشور سے دعا کی کہ تمام متوفیوں کی روح کو سکون عطا فرمائے اور لواحقین کو ہمت دینے کی دعا کی۔ انہوں نے تمام زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔ سابق نائب وزیر اعلی اور کانگریس لیڈر سچن پائلٹ نے بھی اس حادثے پر غم کا اظہار کیا۔ مسٹر پائلٹ نے اس ہولناک سڑک حادثے کو المناک اور بدقسمتی قرار دیتے ہوئے اس حادثے میں جان گنوانے والوں کے خاندانوں کے تئیں گہری تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے ایشور سے دعا کی۔ اسی طرح ریاستی کانگریس کے صدر گووند سنگھ ڈوٹاسرا نے بھی اس حادثے پر غم کا اظہار کیا اور کہا کہ اس میں 11 عقیدت مندوں کی موت کی خبر انتہائی افسوسناک اور بدقسمتی ہے۔ انہوں نے ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور ایشور سے متوفیوں کی روح کو سکون اور زخمیوں کے جلد صحت یاب ہونے کی دعا کی۔

اتراکھنڈ: مدارس کے نصاب میں تبدیلی، سنسکرت کو بھی شامل کرنے کا فیصلہ

وقف بورڈ چیئرمین کے بیان سے سیاسی ہنگامہ، کانگریس نے مدارس میں سنسکرت کے فیصلے پر اٹھایا سوال

دہرادون: (ایجنسی) اتراکھنڈ وقف بورڈ کے چیئرمین شاداب شمس نے اہم فیصلہ لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آنے والے دنوں میں اتراکھنڈ میں چل رہے وقف بورڈ کے مدارس میں بچوں کو عربی کے ساتھ سنسکرت بھی پڑھائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی مدارس کو جدید بنانے کی پہل کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ این سی ای آر ٹی کے نصاب کو نافذ کیا جائے گا۔ ان کے مطابق اب ریاست کے 117 وقف بورڈ مدارس میں سنسکرت بھی پڑھائی جائے گی۔ شاداب شمس کے مطابق اس حوالے سے ایکشن پلان تیار کیا جارہا ہے۔ نیز مدارس کو جدید بنانے کے لیے اقدامات کرتے ہوئے بچوں کے لیے ڈریس کوڈ بھی نافذ کیا جائے گا۔ وقف بورڈ کے چیئرمین شاداب شمس کا کہنا ہے کہ اتراکھنڈ ’دیو بھومی‘ کی سرزمین ہے اور یہاں رہنے والے مسلم کمیونٹی کے لوگ اب تبدیلی چاہتے ہیں۔ ایسے میں وقف بورڈ کے مدارس کی اپ گریڈیشن سے سبھی خوش ہیں۔

خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے شاداب شمس نے کہا کہ ’’دیو بھومی اتراکھنڈ میں وقف بورڈ نے ایماندارانہ کوشش کی ہے۔ جس میں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ریاست کے 117 وقف بورڈ مدارس میں این سی ای آر ٹی کا نصاب لاگو کیا جائے گا۔ اس میں سنسکرت زبان کو بھی شامل کیا جائے گا۔ جب ہمارے بچے ہندی، انگریزی، ریاضی، سائنس، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور عربی سیکھ سکتے ہیں تو وہ سنسکرت بھی پڑھ سکتے ہیں۔‘‘ ان کا مزید کہنا تھا کہ ’’وزیر اعلی نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ بچوں کی تعلیم کے لیے کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہوگی تو حکومت اس کے لیے تیار ہے۔ اب مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے بھی ڈاکٹر اور انجینئر بن کر نکلیں گے۔ اب وہ بھی ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے راستے پر چلیں گے اور ملک کی شان میں اضافہ کرنے کے لیے کام کریں گے۔ ہم مثبت جذبات کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔‘‘

مدارس میں سنسکرت پڑھانے کے حوالے سے ایک بحث چھڑ گئی ہے۔ اس معاملے پر مسلسل بیانات دیے جارہے ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ علمائے کرام نے بھی مدارس میں سنسکرت پڑھانے کے فیصلے کی مخالفت کی ہے۔ اتراکھنڈ مدرسہ ایسوسی ایشن کے سکریٹری شعبر نے حکومت پر مدارس کے ساتھ سوتیلی ماں والا رویہ اپنانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مدارس کی ڈگریوں کو درست نہیں سمجھتی۔ اس لیے سنسکرت یا فارسی پڑھانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ مدارس کے اساتذہ کو آج تک تنخواہیں نہیں ملیں۔ ایسے میں حکومت سنسکرت پڑھا کر کیا عظیم کام کرے گی؟

اتراکھنڈ کانگریس کے ریاستی صدر کرن مہارا نے شاداب شمس کو بی جے پی کا چاٹوکار قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ شاداب شمس بی جے پی لیڈروں کو خوش کرنے کے لیے کوئی بھی بیان دیتے ہیں۔ کرن مہارا نے کہا کہ ریاستی حکومت سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کی فراہمی کے قابل نہیں ہے۔ ریاستی صدر نے کہا کہ حکومت سرکاری اسکولوں کا انتظام کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کی کمی کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے کرن مہارا نے پوچھا کہ حکومت مدارس میں سنسکرت کے اساتذہ کہاں سے لائے گی۔ خالی بیان بازی کے بجائے حقیقت کو سامنے لانا چاہیے۔

انسانی حقوق کمیشن کا مرکزی ریگولیٹر کو جعلی ادویات کے حوالے سے نوٹس

نئی دہلی، 13 ستمبر (یو این آئی) انسانی حقوق کمیشن نے مرکزی وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے سکریٹری اور ڈرگ کنٹرولر جنرل آف انڈیا کو جعلی ادویات کے حوالے سے نوٹس جاری کرتے ہوئے اس معاملے میں چار ہفتوں کے اندر تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کی وارننگ کے بعد، سنٹرل ڈرگ اسٹینڈرڈ کنٹرول آرگنائزیشن (سی ڈی ایس سی او) نے ریاستی ریگولیٹرز، ڈاکٹروں اور مریضوں کو لیور کی ڈیفٹیلیو اور کینسر کی ایڈسیٹریس نامی دو ادویات کے حوالے سے خبردار کیا ہے۔ مبینہ طور پر ہندوستان سمیت چار ممالک میں پائے گئے ایڈسیٹرس انجکشن 50 ایم جی کی نقلی دوا اکثر مریض تک پہنچ جاتی ہے اور یہ دوائیں غیر منظم سپلائی چینلز (بنیادی طور پر آن لائن) کے ذریعے تقسیم کی جاتی ہیں۔ کمیشن نے بدھ کو ایک ریلیز میں مرکز اور ڈرگ ریگولیٹر کو نوٹس دئے جانے کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر میڈیا رپورٹ کا مواد درست ہے تو یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

آسام کے وزیر اعلی کی اہلیہ پر بدعنوانی کا الزام

عاپ لیڈر نے کیا ای ڈی-سی بی آئی سے تحقیقات کا مطالبہ

نئی دہلی: (ایجنسی) عام آدمی پارٹی (عاپ) آسام کے انچارج راجیش شرما نے بدھ کو آسام کے وزیر اعلی ہیمنت بسوا سرما کی اہلیہ رینکی بھوئیاں سرما پر بدعنوانی کا الزام لگایا۔ عاپ لیڈر کا کہنا ہے کہ سی ایم کی اہلیہ نے زمین کی نوعیت میں تبدیلی کی شکل میں بدعنوانی کرتے ہوئے موٹی کمائی کی۔ راجیش شرما نے اس معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ وہیں، آسام کے وزیر اعلی نے تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ راجیش شرما نے کہا، میں لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ کس طرح عوام کی محنت سے کمائی گئی ٹیکس کی رقم آسام کے وزیر اعلی ہیمنت بسوا سرما کے خاندان اور دوستوں کو دی جا رہی ہے۔ ان کی اہلیہ رینکی شرما بھوئیاں اپنے شوہر کے وزیر اعلی بننے کے بعد آسام کی اڈانی بننے کی راہ پر چل پڑی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آسام کے وزیر اعلی کی اہلیہ نے ونڈیا انٹرنیشنل اسکول کے نام سے ایک پرتعیش نجی اسکول کھولا ہے اور وہ ایک چائے کے باغ اور ایک ریزارٹ کی بھی مالک ہیں۔

کارروائی کو کالعدم قرار دینے چندرابابو کی عرضی پر سماعت اے پی ہائی کورٹ میں ملتوی

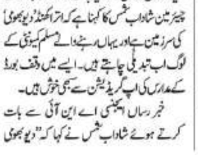

حیدرآباد 13 ستمبر۔ اسکل ڈیولپمنٹ معاملہ میں گرفتار تلگودیشم پارٹی کے قومی صدر و آندھراپردیش کے سابق وزیر اعلی این چندرابابو نائیڈو کے خلاف کی گئی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لئے ان کی جانب سے داخل کردہ عرضی پر سماعت ملتوی کردی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق ریاستی ہائی کورٹ نے اس معاملہ کی سماعت جاریہ ماہ کی 19 تاریخ تک ملتوی کردی۔ سی آئی ڈی نے اس عرضی پر جواب داخل کرنے کے لیے وقت دینے کی خواہش کی جس پر ہائی کورٹ نے رضامندی کا اظہار کیا۔ دوسری طرف، ہائی کورٹ نے اے سی بی کورٹ کو ہدایت دی کہ وہ اس ماہ کی 18 تاریخ تک سی آئی ڈی کی طرف سے دائر کی گئی حراست کی عرضی پر سماعت نہ کرے۔ ہائی کورٹ نے دارالحکومت میں انرنگ روڈ معاملہ میں چندرابابو کی جانب سے پیشگی ضمانت کی درخواست پر سماعت اس ماہ کی 19 تاریخ تک ملتوی کردی ہے۔ آندھراپردیش ہائی کورٹ نے گھوٹالہ کے سلسلے میں 18 ستمبر تک ٹرائل کورٹ کے سامنے تمام کارروائیوں پر روک لگا دی۔ عدالت نے کہا کہ دونوں فریقین کے دلائل سننے ہوں گے۔ عدالت نے آندھرا کریمنل انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) پولیس کو بھی جوابی عرضی داخل کرنے کا وقت دیا۔ ساتھ ہی عدالت نے انسداد بدعنوانی بیورو (اے سی بی) کی عدالت کو مسٹر نائیڈو کو مزید پوچھ گچھ کے لیے پولیس تحویل میں دینے کی اے پی سی آئی ڈی کی طرف سے دائر عرضی پر 18 ستمبر تک سماعت نہ کرنے کی ہدایت دی۔

’خبروں کا سب سے قابل اعتبار ذریعہ اخبار ہے، یہ برقرار رہیں گے‘

قارئین دن بھر ٹی وی اور ڈیجیٹل میڈیا پر خبریں دیکھنے کے بعد بھی اخبار پڑھتے ہیں، جس سے اس کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، میڈیا اجلاس میں شرکاء کا اظہارِ خیال

نئی دہلی۔ ’’آج بھی خبروں کے معاملے میں اخبار سب سے قابل اعتبار ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے تیزی سے پھیلنے کے بعد بھی ہندوستان میں اخباروں کا سرکولیشن بڑھ رہا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آج بھی لوگوں میں اخبار کی اپنی اہمیت ہے۔‘‘ یہ اظہار خیال 13 ستمبر کو پی ایچ ڈی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی طرف سے دہلی میں منعقد پہلے میڈیا اجلاس میں شریک مختلف زبانوں کے اخبارات سے منسلک صحافیوں نے متفقہ طور پر کیا۔ میڈیا اجلاس میں ہندوستانی زبانوں کے اخبارات کی وسعت اور تکنیک کی بڑھتی مداخلت پر ماہرین نے اپنے خیالات ظاہر کیے۔ اس دوران میڈیا انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی مشہور ہستیوں نے کہا کہ اخبار آج بھی سب سے بھروسہ مند ذریعہ ہے۔ قارئین دن بھر ٹی وی اور ڈیجیٹل میڈیا پر خبریں دیکھنے کے بعد بھی اخبار پڑھتے ہیں، جس سے ظاہر ہے کہ وہ اخبار کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔

’امر اجالا‘ کے مینیجنگ ڈائریکٹر تنمے مہیشوری نے اس موقع پر کہا کہ ’’ہمارے یہاں لوگوں کو 5 سے 7 روپے میں اخبار مل جاتا ہے۔ بیرون ممالک میں یہی اخبار 40-30 روپے میں ملتا ہے، اور اس میں بھی لاجسٹکس کا خرچ لگتا ہے۔ عام طور سے ہمارے یہاں کوئی سامان منگوانے پر ہر پیکٹ پر 50 سے 60 روپے لاجسٹکس کی لاگت آتی ہے، لیکن ہم ان سب اخراجات کے بعد بھی صرف 5 سے 7 روپے میں اخبار دستیاب کراتے ہیں۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ یہ فرق کہاں سے آرہا ہے۔‘‘ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ ’’اخبار اور ڈیجیٹل میڈیا سمیت ہر طرح کا پلیٹ فارم برقرار رہے گا اور آگے بڑھتا بھی رہے گا۔ یہ فکر بے بنیاد ہے کہ نئے زمانے میں اخبارات ختم ہوجائیں گے۔‘‘

اے بی پی گروپ کے چیف ایگزیکیٹو افسر دھروب مکھرجی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہائپر لوکل تک پہنچنا اخبارات کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ جہاں عام طور سے بڑے ٹی وی چینل پہنچ ہی نہیں پاتے ہیں۔ ’اینا ڈو‘ گروپ کے ڈائریکٹر آئی وینکٹ نے اجلاس میں ’فیکٹ چیک‘ پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ ’’اعتبار حاصل کرنے کے لیے فیکٹ چیک کے انتظام کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔‘‘ علاوہ ازیں دینک بھاسکر کے نیشنل ایڈیٹر لکشمی پنت نے کہا کہ ’’نچلے اور چھوٹے علاقوں کے صحافی آج ایڈمنسٹریشن کے سامنے سب سے سنگین سوالات اٹھا رہے ہیں۔ نئے لوگ خواندہ ہو رہے ہیں۔ خبروں کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ اس کے پلیٹ فارم بدل رہے ہیں۔‘‘

حیدرآباد میں بی جے پی کی بھوک ہڑتال

حیدرآباد 13 ستمبر (پریس ریلیز) حیدرآباد میں بی جے پی کی جانب سے بھوک ہڑتال کی گئی۔ اس احتجاجی پروگرام میں پارٹی کے سینئر لیڈروں اور بی جے پی کے کارکنوں کی بڑی تعداد نے حصہ لیا اور ریاست کی حکمران جماعت بی آر ایس پر انتخابی وعدوں کی عدم تکمیل پر شدید برہمی کا اظہار کیا۔ مرکزی وزیر سیاحت و تلنگانہ بی جے پی کے سربراہ کشن ریڈی نے بھوک ہڑتال کا رسمی طور پر آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ چندرشیکھر راؤ زیر قیادت بی آر ایس حکومت کی مختلف محاذوں بشمول ملازمین کے مسائل کے حل دریافت کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے جس کی وجہ سے عوام میں مایوسی دیکھی جارہی ہے حکومت پر اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے دباؤ ڈالنے کے خاطر بی جے پی کی جانب سے شہر حیدرآباد کے اندرا پارک پر 24 گھنٹوں کی بھوک ہڑتال کا آغاز کیا گیا۔ اس پروگرام میں بی جے پی کے اہم قائدین کے علاوہ سابق ترجمان اقلیتی مورچہ میر فراست علی باقری و دیگر نے شرکت کی۔

ممتا بنرجی کی سری لنکا کے صدر سے دبئی ایئرپورٹ پر اچانک ملاقات

کلکتہ 13 ستمبر (یو این آئی) وزیر اعلی ممتا بنرجی آج دبئی ایئرپورٹ سے اسپین کی راجدھانی میڈرڈ کیلئے روانہ ہوگئی ہیں۔ تاہم دبئی ایئرپورٹ کے لاؤنج میں سری لنکا کے صدر انیل وکرماسنگھے سے اچانک ملاقات ہوگئی۔ دونوں ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور مبارکباد کا تبادلہ کیا۔ مختصر گفتگو کے اختتام پر سری لنکا کے صدر کی جانب سے ایک ایسے سوال کا سامنا کرنا پڑا جس کی توقع ممتا بنرجی کو بالکل نہیں تھی کہ سری لنکائی صدر ہندوستان کی اندرونی سیاست سے متعلق سوال کریں گے۔ ذرائع کے مطابق وکرماسنگھے نے اچانک ممتا سے پوچھا کہ ’’کیا میں آپ سے ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟‘‘ ممتا بنرجی نے جواب دیا کہ ’’ہاں، بالکل۔‘‘ وکرماسنگھے نے سوال کیا کہ ’’کیا آپ اپوزیشن کی قیادت کرنے جارہی ہیں؟‘‘ ممتا بنرجی نے نہیں سوچا تھا کہ اس طرح کا سوال سری لنکائی صدر کرسکتے ہیں۔ اس سوال پر ممتا بنرجی نے ’اوہ! گاڈ‘ کہتے ہوئے مسکرانے لگیں۔ وزیر اعلی نے سری لنکا کے صدر کو بنگال آنے کی دعوت دی ہے۔ بعد میں اپنے ایکس ہینڈل پر انہوں نے وکرم سنگھے سے ملاقات کے بارے میں لکھا کہ انہوں نے سری لنکا کے سربراہ مملکت کو عالمی بنگلہ تجارتی کانفرنس میں آنے کی دعوت دی ہے۔ وزیر اعلی نے کہا کہ وکرماسنگھے نے ان سے سری لنکا کا دورہ کرنے کی بھی درخواست کی ہے۔ ممتا بنرجی کا طیارہ بدھ کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 9:30 بجے سے کچھ دیر پہلے ہسپانوی دارالحکومت میڈرڈ کے لیے دبئی سے روانہ ہوا۔ وزیر اعلی دوپہر کے بعد میڈرڈ پہنچیں گی۔ لا لیگا (اسپین کی فٹ بال لیگ) کے صدر جیویر تیویز سے جمعرات کو ان کی ملاقات ہوگی۔ سورو گنگولی اور کلکتہ کے تین اہم فٹ بال کلب کے عہدیدار موہن بگان، ایسٹ بنگال اور محمڈن اسپورٹنگ کلب وہاں موجود ہوں گے۔ بنگال میں فٹ بال کے فروغ کیلئے یہ میٹنگ ہورہی ہے۔ مغربی بنگال حکومت اور لالیگا کے درمیان مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے جانے ہیں۔

سی اے آئی ٹی نے جی 20 کی بے مثال کامیابی کے لیے مودی کی ستائش کی

نئی دہلی، 13 ستمبر (یو این آئی) کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرس (سی اے آئی ٹی) نے جی 20 سمٹ کی شاندار کامیابی کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی کی تعریف کی ہے اور جی 20 سمٹ کی ان کی قابل قیادت کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ سی اے آئی ٹی نے اس سلسلے میں مسٹر مودی کو آج ایک خط بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جی 20 کی بے مثال کامیابی کی وجہ سے ہمارے عظیم ملک ہندوستان کو عالمی سطح پر وقار ملا ہے۔ اب ملک وزیر اعظم مودی کے ویژن کے مطابق ’وشوا گرو‘ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ سی اے آئی ٹی نے دہلی میں ایک میگا فیلسلیٹیشن پروگرام منعقد کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے اور مسٹر مودی سے ملاقات کا وقت مانگا ہے۔ سی اے آئی ٹی کے قومی صدر بی سی بھارتیہ نے مسٹر مودی کو بھیجے گئے خط میں کہا کہ جی 20 کی ترجیحات میں ایم ایس ایم ای کو شامل کرنا ہے جیسا کہ دہلی اعلامیہ میں بتایا گیا ہے، مالیاتی شمولیت، ڈیجیٹل معیشت کو اپنانا اور مصنوعی ذہانت کا زیادہ سے زیادہ استعمال شامل ہیں۔ یہ وہ بہترین نکات ہیں جن کے نتیجے میں ہندوستان اور پوری دنیا میں مضبوط کاروباری ترقی ہوسکتی ہے۔

بارہ بنکی شہر تیسرے دن بھی سیلاب کی زد میں، ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو مشکلات کا سامنا، بچاؤ کا کام جاری

بارہ بنکی: بارہ بنکی شہر میں سیلاب اور شدید پانی جمع ہونے کی وجہ سے زندگی مسلسل تیسرے دن بھی درہم برہم ہے۔ میونسپلٹی ایریا کی تقریباً 5.1 لاکھ آبادی کو پانی بھرنے کا سامنا ہے۔ سینکڑوں خاندان سڑکوں کے کنارے اور دکانوں کے برآمدوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ این ڈی آر ایف کی طرف سے رات بھر ریسکیو کیا گیا جو بدھ کو بھی جاری ہے۔ درجنوں گھر ایسے ہیں جن میں لوگ گزشتہ دو دنوں سے محصور ہیں اور پانی کی سطح کم ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ شہر سے گزرنے والے جموریہ ڈرین کے پانی کی سطح میں قدرے کمی آئی ہے۔ چھایا چوراہے سمیت کچھ سڑکوں سے پانی کی سطح کم ہوئی ہے لیکن علاقے اب بھی پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پانی بھر جانے کی وجہ سے چھایا، گھوسیانہ، راج کمل روڈ، بیربانا ون، ستیہ پریم نگر وغیرہ کے بازاروں میں سینکڑوں دکانوں میں کاروبار شروع نہیں ہوسکا ہے۔ لوگ اپنے ڈوبے ہوئے مکانات اور دکانوں کا حال جاننے کے لیے پانی کے کم ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ شہر سے گزرنے والی لکھنؤ ایودھیا ہائی وے پر ٹریفک ابھی تک بند ہے۔ پٹیل تیراہا کے قریب جموریا نالہ پل کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔ کماریا باغ کا پل پانی میں ڈوب جانے کے بعد غیر محفوظ ہو گیا ہے، اس وجہ سے ٹریفک روک دی گئی ہے۔ کماریا باغ، ابھے نگر، ہری گنج، کمل وہار، سری نگر، کوٹھیڈیہ، اجول نگر، ورنداون کالونی، کارتک وہار کالونی، دسہرہ باغ کھلریا کے شہر میں اس وقت شدید پانی جمع ہے، بنکی شہر میں سڑکیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ لوگ کمر گہرے پانی سے گزر رہے ہیں۔ ساتھ ہی وکاس بھون کی طرف جانے والی سڑک بھی پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ایس ڈی ایم وجے کمار ترویدی نے بتایا کہ کشتیوں کے ذریعے مسلسل بچاؤ کیا جا رہا ہے۔ آواس وکاس کی جل نگم کالونی میں رہنے والی ایس ڈی ایم پریتی اور ان کے نومولود کو بچا کر ٹریکٹر ٹرالی میں محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی شہر میں مختلف تنظیموں کے کونسلروں اور عوامی نمائندوں کی جانب سے متاثرہ افراد میں عشائیہ بھی تقسیم کیا گیا۔ انتظامیہ نے پائنیر انٹر کالج اور رام سیوک انٹر کالج میں شیلٹر بنا کر کھانے کا انتظام کیا ہے۔ امدادی کام جاری ہے۔

کانگریس صدر نے اکھلیش کو نشانہ بنایا

انتخاب جیتنے والوں کو کسی وہم میں نہیں رہنا چاہیے

مئو: اتر پردیش میں اپوزیشن جماعتوں کے I.N.D.I.A اتحاد کو لے کر ایک بڑا تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ کانگریس نے سماج وادی پارٹی پر اتحادی دھرم کی پیروی نہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ بدھ کو اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی صدر اجے رائے نے اکھلیش یادو کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ گھوسی جیتنے والوں کو کسی وہم میں نہیں رہنا چاہیے۔ کانگریس کی قیادت میں بننے والے اپوزیشن پارٹیوں کے اتحاد I.N.D.I.A کا یوپی میں کیا اثر پڑے گا، یہ تو آنے والے دنوں میں معلوم ہو جائے گا، لیکن یہ طے ہے کہ وزیر اعظم کے بیان سے ریاست میں سیاسی درجہ حرارت بڑھنے والا ہے۔ یوپی کانگریس کے صدر، گھوسی ضمنی انتخاب کے نتائج کے بعد اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی صدر اجے رائے بدھ کو ماؤ پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے کہا کہ حال ہی میں گھوسی سمیت سات سیٹوں پر ضمنی انتخابات ہوئے۔ اگر سماج وادی پارٹی اتراکھنڈ کی باگیشور سیٹ پر حمایت کرتی تو کانگریس امیدوار جیت جاتا۔ اجے رائے نے کہا کہ باگیشور میں ایس پی کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے امیدوار کھڑا کیا، یہی وجہ تھی کہ کانگریس ہار گئی۔ اس کے ساتھ ہی اجے رائے نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے قول وفعل میں فرق ہے۔ کانگریس پارٹی نے بڑی ہمت دکھائی اور گھوسی ضمنی انتخاب میں ایس پی کا ساتھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جس پارٹی نے گھوسی ضمنی انتخاب جیتا ہے وہ اس وہم میں نہ رہے کہ اس نے اپنے بل بوتے پر میدان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ کانگریس کی حمایت کی وجہ سے ہی گھوسی میں سماج وادی پارٹی کے امیدوار سدھاکر سنگھ کی جیت ہوئی ہے۔ ضمنی انتخاب اس کے ساتھ انہوں نے باگیشور سیٹ کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی نے باگیشور سیٹ سے اپنا امیدوار کھڑا کر کے اتحاد کو الگ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ باگیشور میں ہمارا امیدوار صرف 1600 ووٹوں سے ہارا ہے۔ وہیں سماج وادی پارٹی نے اتحاد مذہب سے آگے بڑھ کر اپنا امیدوار کھڑا کیا جسے 2200 ووٹ ملے۔ جبکہ گھوسی میں کانگریس پارٹی نے اپنے اتحادی دھرم پر عمل کرتے ہوئے سماج وادی پارٹی کو مکمل حمایت دی۔ نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ ایس پی امیدوار نے بی جے پی امیدوار کو بڑے فرق سے شکست دی۔ ایسے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سماج وادی پارٹی کا دوہرا کردار ہے۔ یوپی کانگریس صدر بدھ کو ماؤ ضلع ہیڈکوارٹر پہنچے۔ ایک پروگرام میں جاتے ہوئے شہر کے بھیتی میں واقع ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے پر پھول چڑھائے۔ اس دوران انہوں نے عوام سے خطاب کیا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ آج کانگریس پارٹی ملک میں عوام کی آواز کو بلند کرنے کے لیے پوری طاقت کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ کانگریس پارٹی ملک اور ریاست کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام کی آواز بن کر سڑکوں پر ہے۔ اجے رائے نے دعویٰ کیا کہ لوک سبھا انتخابات 2024 میں کانگریس جیتے گی۔ کانگریس پارٹی اس وقت عوام، طلباء، بے روزگاروں، غریبوں اور مظلوموں کی آواز بن کر سڑکوں پر لڑ رہی ہے۔ وہ آنے والے دنوں میں بھی جدوجہد کرتی نظر آئیں گی۔ اس دوران ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر انتخاب عالم، راجکمار سنگھ، گھنشیام سہائے وغیرہ موجود تھے۔

انسان کا اصل کام اللہ کی عبادت کرنا ہے: مفتی سلطان قمر قاسمی

عبدالقدوس ہادی صدر
محمد شعیب اشاعتی

کانپور: جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام قاضی شہر حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی کی سرپرستی میں سلسلے وار اصلاح معاشرہ کے جلسے منعقد کیے جارہے ہیں اصلاح معاشرہ مہم کے اجلاس کے کنوینر مولانا ابو بکر ہادی قاسمی نے بتایا کہ ان جلسوں کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بیداری پیدا ہو اور ہمارا معاشرہ نیک اور صالح بنے، آج اصلاح معاشرہ مہم کا دسواں جلسہ مدرسہ نور الاسلام چمن گنج میں زیر صدارت مولانا عبدالقادر قاسمی منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز قاری محمد شعیب اشاعتی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی مفتی سلطان قمر قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس دنیا میں تمام انبیاء ورسول علیہ السلام نے اپنی اپنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وعبادت کرنے کی دعوت دی تھی جب اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اپنے پسندیدہ دین اسلام کی تکمیل فرمائی اور اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اپنی کتاب میں یہ اعلان فرما دیا کہ جن وانس کی تخلیق کی غرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے رب یعنی پروردگار کی حیثیت سے پہچانے اور صرف اسی کی عبادت کرے اور انسان وجن کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت قرار پایا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں ہر انسان جو عاقل و بالغ اور صاحب ہوش وخرد ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے نفس سے سوال کرے اپنے ضمیر کو ٹٹولے اور اپنے گریبان میں جھانکے اپنے من میں ڈوب کر یہ جاننے کی کوشش کرے اور اپنے آپ سے پوچھے کہ اسے اس دنیا میں کیوں پیدا کیا گیا ہے، اس زمین پر اس کی ڈیوٹی کیا ہے، اسے ساری کائنات میں ممتاز کیوں بنایا گیا، انسان کو فوقیت و برتری اور ممتاز مقام اس لئے دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور آج ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم عبادتوں سے دور ہیں اور تمام طرح کی برائیاں ہمارے اندر پیدا ہو گئی ہیں، کیا ہم اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں ہمیں اس پر غور کرنا چاہیے اور ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے راستے پر چلتے ہوئے معاشرے کی اصلاح کریں تاکہ ہم اور ہمارا معاشرہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیاب ہو۔ اصلاح معاشرہ مہم کی کامیابی اور ملک میں امن وامان کے قیام کے لئے دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر اہل محلہ چمن گنج بڑی تعداد میں موجود تھے۔

سچا ادب وہی ہے جس سے ہمدردی، دوستی اور انسانیت کا درس ملتا ہے: عارف نقوی

یوم ہندی کے موقع پر شعبۂ اردو، میرٹھ یونیورسٹی میں "شعری نشست" کا آن لائن انعقاد

میرٹھ: میں شعبۂ اردو کے بھی اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یوم ہندی کے موقع پر شعری نشست کی صورت میں اتنی خوبصورت محفل سجائی اور تمام شاعرات نے اپنا بہترین کلام پیش کیا۔ ہم ہندی، اردو سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں کیا اس وجہ سے کہ یہ ہماری مادری زبان ہے یا پھر ہمارے ملک کی زبانیں ہیں۔ ہمیں ہندی ادب دیکھنا چاہئے اس میں سب کچھ مل جائے گا۔ دراصل ہندی ادب میں جو خوبصورتی ہے جو انسانیت یا محبت ہے درد ہے، اس میں ہر چیز موجود ہے۔ ان تمام وجوہات کی وجہ سے یہ زبان ہمیں عزیز ہے۔ یہ الفاظ تھے جرمنی کے معروف ادیب وشاعر عارف نقوی کے جو شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی اور بین الاقوامی نوجوان اردو اسکالرز انجمن (آیوسا) کے زیر اہتمام 'یوم ہندی' کے موقع پر منعقد "شعری نشست" میں اپنی صدارتی تقریر میں آن لائن ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سچا ادب وہی ہے جس سے ہمدردی، دوستی اور انسانیت کا درس ملتا ہے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس ادب نما پروگرام کی سرپرستی معروف فکشن نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و شاعر عارف نقوی جرمنی نے انجام دیے۔ اس موقع پر آیوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین نے خصوصی مقرر کی حیثیت سے آن لائن شرکت کی۔ تعارف اور استقبالیہ کلمات ڈاکٹر آصف علی، نظامت کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ اور شکریے کی رسم ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے ادا کی۔ اس موقع پر پڑھا گیا منتخب کلام قارئین کی نذر ہے۔

میرے پردادا سنسکرت اور ہندی جانتے تھے
ماتھے پہ تلک اور پگڑی باندھتے تھے
ڈاکٹر منوکشی شرما، میرٹھ

ہندی سرل سندر کومل بھاشا ہے
ہو اس کا سمان یہ ہی ابھی لاشا ہے
ڈاکٹر مدھو شرما، بلندشہر

جب تک تم سے الجھ رہی ہوں
سمجھو تمہاری اپنی ہی ہوں
مدعوں پہ جب چپ ہوجاؤں
سمجھو تم سے روٹھ گئی ہوں
سواتی شرما، میرٹھ

اے ناداں دل تو یہ کیا چاہتا ہے
کہ شہر جفا میں وفا چاہتا ہے
ستایا ہے اس کو بہت زندگی نے
جو دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہے
ڈاکٹر شوبھا ترپاٹھی، لکھنؤ

پہلے تھوڑا سا چنتن منن کیجئے
پھر کسی دیوتا کو نمن کیجئے
گیان گنگا میں گتی رہیں ڈبکیاں
بس اسی میں تھوڑا سمرپن کیجئے
فرحین اقبال، دہلی

چل ذرا خود کو پھر آزماتے ہیں
روک نہ خود کو پھر عشق میں اڑ جاتے ہیں
ڈاکٹر سدھا مشرا

مشورہ میرا ہوا میں نہ اڑایا جائے
اس کو ہر حال میں قانون بنایا جائے
دل میں نفرت کا کبھی بیج نہیں پڑ سکتا
ہندی اردو کو اگر ساتھ پڑھایا جائے
مصباح الہ آبادی

تمنائے سکوں میں جیے جارہے ہیں لوگ
کفن جل گئے مگر لاش ابھی باقی ہے
دیپ شکھا شری واستو

تو آج کھڑی ہندی کررہی سوال
کب سدھرے گا میرا حال
ڈاکٹر راکیش کماری، لکھنؤ

خصوصی مقرر پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ آج کا یہ پروگرام بہت خوبصورت ہے۔ ہم کبھی بھی ہندی اور اردو کو الگ کرکے نہیں دیکھ سکتے۔ دونوں بہنوں کی طرح ہیں بس اتنا ہی فرق ان میں بھی ہوسکتا ہے جتنا کہ دو بہنوں میں یا دو بھائیوں میں ہوسکتا ہے۔

پروگرام سے ڈاکٹر شاداب علیم، محمد شمشاد، فیضان ظفر، شاہ زمن، شہناز، فرحت اختر، نزہت اختر، لائبہ اور دیگر طلبا وغیرہ آن لائن جڑے رہے۔

انل راج بھر نے مہاراجہ سہیل دیو میموریل سائٹ کا معائنہ کیا

GHAT NO. 3
घाट नं. 3

بہرائچ 13 ستمبر۔ انل راج بھر نے اپنے ضلع کے دورے کے دوران بی جے پی کے ضلع صدر شیام کرن ٹیکڈیوال، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منوج کمار ساگر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صدر ڈاکٹر پوجا یادو، پولیس ایریا آفیسر سٹی راجیو کے ساتھ۔ سیسوڈیا، ٹرینی پی سی ایس پرنس ورما اور دیگر عہدیداروں نے چتوڑہ کا دورہ کیا۔ جھیل کے کنارے واقع مہاراجہ سہیل دیو جی کی زیر تعمیر یادگاری جگہ پر پہنچنے کے بعد، انہوں نے مہاراجہ سہیل دیو جی کے گھڑسوار مجسمے پر پھول چڑھائے اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد وزیر انچارج جناب راج بھر نے یادگاری مقام اور چتورا جھیل، مندر، گھاٹ، مہاراجہ سہیل دیو جی کی مورتی، عظیم الشان گیٹ، پارکنگ لاٹ، باؤنڈری وال وغیرہ کے زیر تعمیر ترقیاتی پروجیکٹ کے معیار اور پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اور کام کی پیشرفت اور معیار پر اطمینان کا اظہار کیا۔ معائنہ کے دوران، Hon. وزیر نے ایگزیکیوٹنگ ایجنسی کو ہدایت کی کہ مقررہ معیار اور معیار کے ساتھ تعمیراتی کام کو بروقت مکمل کیا جائے۔ راج بھر نے کہا کہ محترم وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی اور ریاست کے احترام میں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی کی قرارداد کے ساتھ یہاں مہاراجہ سہیل دیو جی کے نام پر ایک عظیم الشان یادگار تعمیر کی جارہی ہے۔ جناب راج بھر نے کہا کہ یہ کام حکومت کی نظر میں کتنا اہم ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس عظیم الشان پروجیکٹ کا ورچوئل سنگ بنیاد محترمہ نے رکھا تھا۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی نے یہ کیا اور خواب ہمارے وزیر اعلیٰ اس موقع پر موجود تھے۔ جناب نریندر مودی نے کہا کہ محترم وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ہم آج یہاں کام کی پیش رفت دیکھنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فنڈز کی کمی نہیں آئے گی۔ یادگاری جگہ کا معائنہ کرتے ہوئے راج بھر نے ہدایت دی کہ یادگاری مقام کی شان کے مطابق یہاں لینڈ سلائیڈنگ اور چرائی کا کام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ لینڈ سلائیڈنگ اور گریزنگ کے کام میں محکمہ جنگلات اور باغبانی کی مدد لی جائے۔ چتورا جھیل کے معائنے کے دوران، عزت مآب۔ وزیر نے محکمہ ریونیو کو جھیل کی پیمائش کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے جھیل کی صفائی، کشتی رانی کی سہولت اور جھیل کے اطراف کے راستوں کے ساتھ دیگر خوبصورتی کے لیے تجاویز تیار کرنے کی ہدایت کی۔ ٹورازم آفیسر کو کمپلیکس میں اگلی روشنی، وی آئی پی گیسٹ ہاؤس اور ہال کی سجاوٹ کے لیے ایک تجویز تیار کرنے کی بھی ہدایت دی گئی۔ ماں وزیر موصوف نے کہا کہ یادگاری مقام کو بہرائچ گونڈہ سڑک سے جوڑنے کے لیے سڑک کی ہمواری کا کام بھی کیا جائے گا۔ اس موقع پر ٹورازم انفارمیشن آفیسر منیش سریواستو، ایگزیکیوٹیو انجینئر پی ڈبلیو ڈی ایس کے والد انجینئر بھارت پرتاپ سنگھ، بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر چتورا سوربھ پانڈے، یو پی۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر گورنمنٹ کنسٹرکشن کارپوریشن۔ رجنیش اور دیگر رشتہ دار موجود تھے۔

طالب علم نے دوسرے طالب علم پر ڈیزل چھڑک کر لگا دی آگ

علیگڑھ: 13 ستمبر (یو این ایس) علیگڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے ایک اسکول کے طلبہ کی آپسی لڑائی میں ایک طالب علم نے اسکول کے ایک جونیئر سے ڈیزل نکال کر دوسرے طالب علم کے اسکول کے بیگ پر ڈال کر آگ لگا دی جس میں وہ شدید طور پر جھلس گیا۔ طالب علم شدید زخمی حالت میں میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے جہاں ڈاکٹرز اس کا علاج کر رہے ہیں۔ اسکول کے اندر آگ لگنے کی اطلاع پر کہرام مچ گیا۔ ساتھ ہی فوری طور پر زخمی طالب علم کو میڈیکل کالج کے علاج کے لئے داخل کروایا، زخمی طالب علم کے والد اے ڈی اے کالونی کے رہائشی نے تھانے میں شکایت دیتے ہوئے ملزم طالب علم کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ آگ کا پورا معاملہ اسکول کے سائیکل اسٹینڈ کا بتایا جارہا ہے۔ اطلاع کے مطابق دونوں طلباء کے درمیان لڑائی پہلے سے چل رہی ہے، کچھ روز قبل بھی ان کے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔ اے ایم یو انتظامیہ نے اس پورے معاملے پر ملزم طالب علم کو جلد بازی میں معطل کر دیا ہے اور ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور کہا ہے کہ بڑا فیصلہ کیا جائے گا۔ سرکل آفیسر کرائم کرپیش کمار نے اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اسکول کے دو طالب علموں کے درمیان اسکول کے بستے کو لے کر لڑائی ہوئی تھی۔ تحقیقات کے مطابق اسکول انتظامیہ کے حل کرنے کے بعد ان کے درمیان دوبارہ لڑائی ہوئی جس میں ایک طالب علم نے دوسرے طالب علم کے بستے پر ڈیزل نکال کر ڈال دیا جس میں طالب علم بھی جھلس گیا ہے۔

الفلاح ہیومینٹی کونسل کی جانب سے نوئیڈا میں لنگر کا اہتمام

نوئیڈا: 13 ستمبر (یو این ایس) اترپردیش کے ضلع نوئیڈا میں این جی او الفلاح ہیومینٹی کونسل کی جانب سے کرشنا چھٹی کے موقع پر سیکٹر 12 میں کڑھی چاول کا لنگر منعقد کیا گیا۔ اس میں تقریباً 1000 افراد میں کڑھی چاول تقسیم کیے گئے۔ زینت انصاری کونسل کی [illegible] ہندو تہوار ہیں جو ہر سال منایا جاتا ہے۔ اس سال جس میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں، دیوالی، ہولی اور دیگر ہندو تہواروں میں شرکت کر کے ہندو مسلم اتحاد کو بڑھاوا دینے کے لیے پیش پیش رہتی ہیں۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ اس دور میں اس طرح کی ہم آہنگی کی بہت ضرورت ہے جو دونوں فرقوں کو آپس میں جوڑے اور دوستی اور بھائی چارے کو فروغ دے۔ آپ کو بتا دیں کہ زینت انصاری نوئیڈا بی جے پی اقلیتی سیل کے مختلف عہدوں پر فائز رہ چکی ہیں اور ایک سرگرم بی جے پی رکن کے طور پر نوئیڈا میں اپنا کام کرتی ہیں۔ وہ آپسی اتحاد کی ہمیشہ تبلیغ کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مذہب ایک دوسرے سے نفرت کرنا نہیں سکھاتا ہے۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے ملک میں ہندو اور مسلمان سب ایک ساتھ رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو ملک میں امن، امان اور شانتی سلامتی اور ایکتا چاہتے ہیں۔ [illegible] اس موقع پر تنظیم کی صدر ڈاکٹر زینت انصاری کے ہمراہ دلشاد انصاری، محمد زبیر حسن، جاوید خان، ریحان، ماریب، چاند، میانک، آریان وغیرہ موجود تھے۔

ڈاکٹر نعیم صدیقی کی شخصیت اور خدمات پر ایک روزہ سیمینار!

سہارنپور (احمد رضا) انجمن حمایت اسلام کی [illegible] انجمن کے سکریٹری مولانا خالد ندوی نے حضرت مولانا کی خدمات پر بہت عمدہ مقالہ پیش کیا مولانا نے ابتدائی اسلامی تعلیمات کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی یو ایم ایس کیا تھا بعدہ عربی کتب پڑھیں موصوف نے پوری زندگی جامعہ ولی اللہ [illegible] میں شعبہ الٰہیات عربی کتب کے درس اور طلبا کی تربیت کرتے گزاری [illegible] پروگرام کے کنوینر مولانا محمد سلیمان ندوی نے انجمن کے وفد کا والہانہ استقبال [illegible] مولانا عطاء الرحمن جمیل قاسمی [illegible] صدر انجمن حمایت اسلام کی آمد [illegible] وفد میں مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی [illegible] ڈاکٹر نعیم صدیقی [illegible] حمایت اسلام کی ٹیم کی حاضری ہوئی [illegible] اس موقع پر مولانا محمد سلیمان ندوی کو [illegible] کہ انجمن کے سکریٹری مولانا خالد ندوی نے ابتدائی اسلامی تعلیمات [illegible] جامعہ [illegible] عربی ادب کی خدمات [illegible] اور تاثرات [illegible] شخصیت پر ایک روزہ سیمینار منعقد کیا گیا جس میں خاص طور پر انجمن [illegible] مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نائب مولانا خالد ندوی قاری [illegible] شریک تھے۔

’گاؤں میں تخلیقی کام کرکے ترقی کی گنگا کو بہائیں‘

پردھان منتری آواس یوجنا-دیہی کے تمام استفادہ کنندگان کو ہر حال میں تمام جائز سہولیات فراہم کی جانی چاہئیں: نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ □ سوشل میڈیا پر اچھے کاموں کی زیادہ سے زیادہ پوسٹس کی جائیں □ محکمہ دیہی ترقی کے افسرا تخلیقی کام کریں، اختراع کریں، مثال قائم کریں،

मुख्य विकास अधिकारी एवं संयुक्त विकास आयुक्त
समीक्षा बैठक

لکھنؤ۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے دیہی ترقیات کے محکمے کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ گاؤں میں تخلیقی کام کرکے ترقی کی گنگا کو بہائیں اور ترقیاتی کاموں میں اختراع کرکے ایک نئی مثال قائم کریں۔انہوں نے کہا کہ افسران/ملازمین ٹیم جذبے سے کام کریں اور گاؤں میں ترقی کے نئے ریکارڈ قائم کریں۔انہوں نے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں ایسا سادہ، آسان، قابل رسائی اور ہمہ جہت ورک کلچر کو فروغ دیا جائے، جس سے عام لوگ اپنی بنیادی ضروریات کو نہایت آسان طریقے سے پورا کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی روح دیہات میں رہتی ہے، اس لیے گاؤں میں ترقی کا نیا انقلاب لانا ہوگا۔ جناب کیشو پرساد موریہ بدھ کو یوجنا بھون، لکھنؤ میں ریاست کے تمام جوائنٹ ڈیولپمنٹ کمشنروں اور تمام اضلاع کے چیف ڈیولپمنٹ افسران کے ساتھ منعقدہ میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ گاؤں میں صفائی اور عوامی سہولیات کے لیے گجرات ماڈل پر کام کیا جانا چاہیے۔ ہر بلاک میں ترقیاتی کاموں میں پیچھے رہ جانے والی 10 گرام پنچایتوں کو منتخب کرنے اور خواہش مند ترقیاتی بلاکس کی طرح وہاں ترقیاتی کام انجام دینے کی ہدایات دی گئی ہیں۔تمام سی ڈی اوز کو مہینے میں کم از کم ایک بار ضلع کی سب سے پسماندہ گرام پنچایت کا معائنہ کرنا چاہیے۔اور ٹھوس اور موثر حکمت عملی بنا کر ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں قائدانہ کردار ادا کریں۔انہوں نے کہا کہ گاؤں میں سولر لائٹس لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اوور لیپنگ نہ ہو۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پردھان منتری آواس یوجنا-دیہی کے تمام استفادہ کنندگان کو ہر حال میں تمام جائز سہولتیں دی جانی چاہئیں اور پی ایم آواس یوجنا-دیہی اور وزیر اعلیٰ آواس یوجنا-دیہی کی تمام خواتین استفادہ کنندگان کو 100 فیصد منسلک ہونا چاہیے۔ روزی روٹی مشن کے تحت بنائے گئے گروپس۔ انہوں نے کہا کہ اگر پردھان منتری آواس یوجنا-دیہی کے تحت کسی بھی مستفید کو نااہل قرار دیا جاتا ہے تو اس کی مکمل جانچ پڑتال کی جانی چاہئے اور اسے بہت سنجیدگی سے لیا جانا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ محکمہ کے اچھے اور جاندار کاموں کی زیادہ سے زیادہ پوسٹیں سوشل میڈیا پر لگائی جائیں، تمام باصلاحیت اور قابل افسران و ملازمین کو اس میں شامل کیا جائے، اچھے کاموں کا پیغام عوام کے ذہنوں میں جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں امرت سرووروں کی تعمیر میں بہت اچھا کام کیا گیا ہے اور ریاست ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔انہوں نے کہا کہ ضلع سطح پر شلا فلکم اور امرت واٹیکا کے کتابچے تیار کئے جائیں اور امرت واٹیکا کو محفوظ اور محفوظ رکھنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں۔انہوں نے کہا کہ سی ڈی او، ڈی ڈی او اور بی ڈی او عوامی مسائل سنیں اور ان کو حل کریں۔ وکاس بھون اور ڈیولپمنٹ بلاک آفس میں مہینے میں کم از کم ایک بار صفائی مہم چلائی جائے۔دیہات کی لیبر فورس کو کم نہ ہونے دیا جائے، محنت کش لوگوں کو ان کی توانائی اور ان کی محنت کی تعریف کرتے ہوئے محنت کرنے کی ترغیب دی جائے۔انہوں نے کہا کہ محکمہ دیہی ترقی ملک میں کئی اسکیموں میں سرفہرست ہے، اس رفتار کو برقرار رکھنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ گاؤں کے چوپالوں سے حوصلہ افزا اور قابل ستائش نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔اب تک تقریباً ڈھائی لاکھ مسائل چوپالوں کے ذریعے حل ہو چکے ہیں۔ چوپالوں سے پہلے صفائی مہم چلائی جائے۔ چوپالوں کو اتنا موثر بنایا جائے کہ یہ دوسری ریاستوں کے لیے نمونہ بن جائے۔انہوں نے کہا کہ سی ڈی او عوامی نمائندوں سے مسلسل رابطے میں رہیں، ترقیاتی کاموں اور سکیموں پر عملدرآمد میں عوامی نمائندوں کی تجاویز لی جائیں۔ انہوں نے بہرائچ، سون بھدر، لکھیم پور-کھیری سمیت کئی دیگر چیف ڈیولپمنٹ افسران کے کام کی تعریف کی۔ انہوں نے خطرے سے دوچار دریاؤں کی بحالی کے کام کی بھی تعریف کی۔دیہی ترقی کی وزیر مملکت شریمتی وجے لکشمی گوتم نے کہا کہ ریاست میں ترقیاتی کام بہت تیز رفتاری سے چل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے گرام پنچایت کی عمارتوں کا معائنہ کرنے اور اہل افراد کو وہاں فراہم کی جانے والی سہولیات کے فوائد فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔زرعی پیداوار کمشنر جناب منوج کمار سنگھ نے کہا کہ اضلاع میں 70 سے زیادہ محکموں کا کام محکمہ ترقیات کے ساتھ تال میل سے کیا جاتا ہے۔ ریاست 41 اسکیموں میں ملک میں سرفہرست ہے، جن میں دیہی ترقیات محکمہ کے پاس سب سے زیادہ اسکیمات ہیں۔ریاست میں خواتین کی آمدنی بڑھانے کی سمت میں دیہی ترقی کے محکمے نے نمایاں کام کیا ہے۔دیہات کی ترقی اور بہتری کے لیے اچھے کام ہو رہے ہیں۔ میٹنگ میں محکمہ دیہی ترقی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ہمانشو کمار نے چیف ڈیولپمنٹ آفیسرز اور جوائنٹ ڈیولپمنٹ کمشنروں سے دیہی ترقیاتی کاموں پر رائے لی اور اہم رہنما خطوط دیئے۔دیہی ترقی کے کمشنر جناب جی ایس پریہ درشی نے منریگا کے کاموں، امرت سرووروں کی تعمیر، خواتین کو بااختیار بنانے اور مانو دیوں کی تشکیل کے میدان میں محکمہ کی طرف سے کئے گئے شاندار اور قابل ذکر کاموں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ پردھان منتری آواس یوجنا-دیہی اور وزیر اعلیٰ آواس یوجنا-دیہی علاقوں میں بھی بہت اچھا کام ہوا ہے، وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت تقریباً 70 ہزار گھر معذوروں کو دیئے جا رہے ہیں۔میٹنگ میں مشن ڈائرکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن، مسز دیپا اندو متی نے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے لائیولی ہڈ مشن کے تحت چلائی جارہی اسکیموں کے نفاذ کے لیے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔میٹنگ کا انعقاد ڈپٹی کمشنر دیہی ترقی جناب اکھلیش سنگھ نے کیا۔اس موقع پر محکمہ دیہی ترقی کے دیگر اعلیٰ افسران، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اور جوائنٹ ڈیولپمنٹ کمشنر موجود تھے۔

بجلی صارفین کے مسائل کے حل میں رکاوٹیں ڈالنے والے بجلی ملازمین کے خلاف ہوگی سخت کارروائی: اے کے شرما

لکھنؤ۔اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے شرما نے کہا کہ صارفین بجلی کے بلوں کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن بجلی کے اہلکار وقت پر بل نہیں دے پا رہے ہیں۔اس کے لیے انہوں نے سخت ہدایات دیں کہ بلنگ سسٹم کو مکمل شفافیت کے ساتھ دوبارہ ٹریک پر لایا جائے۔تاکہ صارفین اپنے بلوں کی بروقت ادائیگی کر سکیں۔اس کے لیے سسٹم کو بھی مکمل اپ گریڈ کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ بجلی صارفین کے مسائل کو نظر انداز کرنے اور ان کے حل میں جان بوجھ کر رکاوٹیں کھڑی کرنے والے بجلی ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔اس میں دلالوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کا نظام بھی ختم ہو جائے گا۔انہوں نے کہا کہ محکمہ بجلی کی صورتحال ایسی ہوگئی ہے کہ جس شاخ پر برقی کارکن بیٹھا ہے اسے کاٹ دیا جا رہا ہے۔ملازمین کی تھوڑی سی لاپرواہی سے صارفین کی زندگی جہنم بنتی جارہی ہے۔اب لوگوں کو پریشان کرکے کریم کھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔صارفین کو لوٹنے کا نظام ہر قیمت پر ختم کیا جائے گا۔انہوں نے سخت لہجے میں کہا کہ محکمہ بجلی کی بدانتظامی کو ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ورک کلچر اور ملازمین کے ساتھ ناروا سلوک برداشت نہیں کیا جائے گا۔توانائی کے وزیر اے کے شرما آج ماہ کے پہلے بدھ کو شکتی بھون میں سمبھو کے انتظامات کے تحت صارفین کی شکایات کو دور کرنے کے لیے ایک ورچوئل عوامی سماعت کر رہے تھے۔اس دوران انہوں نے شکایت کنندگان سے عملی طور پر بات کی اور 15 نمونہ شکایات کا ازالہ کیا۔شکایت کنندگان وزیر کی کارروائی سے مطمئن تھے اور ان کے کام کرنے کے انداز کی بھی تعریف کی۔عوامی سماعت میں وہ ویجیلنس ٹیم کی غلط کارروائی، بل میں ترمیم، غلط بل، معاوضہ، کنکشن منقطع، ریڈنگ، بل کی عدم آمد، منظور شدہ لوڈ میں اضافہ اور جعلی پرائیویٹ ٹیوب ویل کنکشن سے متعلق سمبھو پورٹل پر آئے۔مسائل سنے اور ان کا حل نکالا۔عوامی سماعت کے دوران وزیر توانائی نے ہاپوڑ ضلع کے رہنے والے وویک کمار گپتا کو کمرشل کنکشن دے کر 8 ماہ بعد بھی بجلی کا بل جاری نہ کرنے پر متعلقہ ایس ڈی او کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایات دیں۔اسی طرح جب سنت کبیر نگر کے رہنے والے ایودھیا پرساد پانڈے کی بجلی کے زیادہ بل کی شکایت مہینوں تک بجلی کے دفاتر کے چکر لگانے کے بعد بھی حل نہیں ہوئی اور متاثرہ کے ساتھ بدتمیزی کی گئی تو تحقیقات کا حکم دیا گیا اور متعلقہ ایس ڈی او کے خلاف سخت کارروائی کی گئی۔بار بار غلط بل دینے پر میٹر ریڈر رام سنگھ، پیلی بھیت کے رہنے والے کندن سنگھ کی خدمات ختم کرنے کی ہدایات دی گئیں۔انہوں نے کہا کہ محکمہ میں قصوروار یا داغدار پائے جانے والے کسی بھی ملازم کی خدمات نہ لی جائیں۔کسی بھی مسئلے کا ذمہ دار افسر جہاں بھی ہو، اس کی ذمہ داری کا تعین کرکے اس کی درخواست طلب کی جائے، اسے شوکاز نوٹس بھی دیا جائے۔انہوں نے ایم ڈی یو پی پی سی ایل کو ہدایت دی کہ غلط بلوں کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔جب سدھارتھ نگر کے رہنے والے دھیریندر پرساد مشرا کی گندم کی فصل بجلی کی چنگاری سے جل گئی تو جناب اے کے شرما نے 13 سال بعد بھی جلی ہوئی فصل کا معاوضہ نہ ملنے پر سخت ہدایات دیں، فصلوں کو جلانے، گھروں میں آگ لگنے، جانوروں کے نقصان کو روکنے کے لیے سخت ہدایات دیں۔اور بجلی کی وجہ سے لوگ اب کرنٹ لگنے سے مرنے والوں کو معاوضہ دینے میں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہوگی۔جب لکھنؤ کے رہائشی نیرج کمار شرما اور علی گڑھ کی رہائشی شریمتی شکنتلا دیوی کو بلوں کی وصولی کے لیے آرسی جاری کیے گئے تو انہوں نے کہا کہ ایسے حالات پیدا ہونے سے پہلے ان کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔انہوں نے متعلقہ میٹر کمپنی کو نوٹس دینے اور دیگر صارفین کے گھروں پر اس کمپنی کی طرف سے لگائے گئے میٹروں کو چیک کرنے کی ہدایت دی اگر ضلع باندہ کے رہائشی دنیش کی شکایت ہے کہ میٹر ریڈنگ کے مطابق بل نہیں بنایا گیا اور میٹر کی شکایت ہے۔

بسوں کو باقاعدہ اور بروقت چلانے کو یقینی بنایا جائے: دیاشنکر سنگھ

معتدل موسم میں کارپوریشن کی بسوں کی آپریٹنگ آمدنی میں اضافہ ہونا چاہیے

لکھنؤ:13 ستمبر۔اتر پردیش کے ٹرانسپورٹ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) دیاشنکر سنگھ نے محکمہ ٹرانسپورٹ کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ معتدل موسم میں کارپوریشن کی بسوں کے چلانے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔انہوں نے کہا کہ ان تمام عوامل کو اپنایا جائے جو معتدل موسم میں بسوں کے لوڈ فیکٹر اور آپریٹنگ سے آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔سوائے اس روٹ کے جس کا احاطہ صرف ایک بس سروس سے ہوتا ہے، رات کی کوئی بھی ایسی سروس نہیں چلائی جانی چاہیے جس کا بوجھ 55 فیصد سے کم ہو۔انہوں نے کہا کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بس سروس کے آپریشن کو محدود کرنے سے مسافروں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ٹریفک میں بھی خلل نہیں آنا چاہیے۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ ڈپو کی گاڑیوں کی آمدنی کا جائزہ لیں اور اصلاحی اقدامات کریں۔رات کی خدمات کی کوئی بس 25 سے کم مسافروں کے بوجھ کے عنصر کے ساتھ نہیں چلنی چاہئے۔ بسوں کے روانگی کے وقت میں منصوبہ بند تبدیلیوں کے بارے میں مسافروں کو بروقت معلومات فراہم کریں، تاکہ مسافر بروقت اپنے متبادل انتظامات کر سکیں۔ اسی طرح دیہی روٹ پر چلنے والی بسوں کا ٹائم ٹیبل اس طرح طے کیا جائے کہ دیہی سروس شام 00.7 بجے تک اپنی منزل تک پہنچ جائے۔اس بات کا معائنہ کیا جائے کہ بس میں کسی بھی جگہ 25 سے کم مسافر نہ ہوں اور ڈرائیوروں/کنڈکٹرز کو اصلاحی ہدایات دی جائیں۔ بسوں کے باقاعدہ اور بروقت چلانے کو ہر سطح پر یقینی بنایا جائے اور اس کے لیے ضرورت کے مطابق آپریٹر/ڈرائیور کی ذمہ داریاں بھی طے کی جائیں۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ بس سروس کی منسوخی کے وقت اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مسافروں کو بس کے ذریعے سہولت فراہم کی جا سکتی ہے جو پچھلے ڈپو سے اسی روٹ پر متعلقہ اسٹیشن پر آتی ہے جہاں یہ سروس منسوخ کی جارہی ہے۔ مقامی بس اسٹیشن سے شروع ہونے والی بس کو صرف پیچھے سے آنے والی بس کے سلسلے میں منسوخ کیا جائے تاکہ کسی مسافر کو سفر مکمل کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ یا تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔انہوں نے کہا کہ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی کوشش ہونی چاہئے کہ ہر مسافر کو سروس فراہم کی جائے اور مسافر کی مطلوبہ اور محفوظ جگہ پر چھوڑا جائے۔

یونانی ہاسپٹل، کھرجوا، دیوریا کی عمارت اور چہار دیواری کی تعمیر کے لیے منظوری

لکھنؤ13 ستمبر۔اتر پردیش حکومت نے سرکاری یونانی اسپتال، کھرجوا، دیوریا کی عمارت اور چار دیواری کی تعمیر کے لیے پہلی قسط کے طور پر 12.33 لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔اس سلسلے میں آیوش محکمہ کی طرف سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔جاری کردہ سرکاری حکم نامے میں ہدایات دی گئی ہیں کہ یونانی خدمات کے ڈائریکٹر اور متعلقہ علاقائی آیوروید اور یونانی افسر اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ مجاز سطح سے تکنیکی منظوری حاصل کرنے کے بعد ہی پروجیکٹ کا کام انجام دیا جائے گا۔کام کے معیار اور تصریحات پر عمل درآمد کی ذمہ داری ڈائریکٹر، یونانی سروسز، متعلقہ علاقائی آیوروید اور یونانی افسران کام کرانے والی تنظیم کی ہوگی۔ ڈائریکٹریٹ کی سطح سے وقتاً فوقتاً تعمیراتی کاموں کا معائنہ کیا جائے گا۔اسپتالوں میں مریضوں کے لیے پینے کے پانی اور بیت الخلاء کا بھی مناسب انتظام کیا جائے۔

دین ودنیا کے کاموں میں ریاکاری سے بچیں: مفتی عرفان میاں

فرنگی محل میں روحانی اجتماع میں ملک کی سلامتی اور وبا سے چھٹکارے کی خصوصی دعا ہوئی

لکھنؤ13 ستمبر۔استانہ حمیدیہ فرنگی محل ٹکسال لکھنؤ میں ایک روحانی محفل کا آغاز ہوا جس میں پیر طریقت حضرت مفتی ابو العرفان میاں حنفی قادری رزاقی مدظلہ العالی کی رقت اور امید سے بھیر دعا میں حاضرین نے آمین کہا اور پورے عالم میں چل رہی مہلک پریشانیوں" کے خاتمے' دنیا میں امن وامان کے ساتھ آپسی بھائی چارہ کے قیام، عدل، انصاف اور پیار ومحبت کے ساتھ ملکر ملک و ملت کی ترقی کے لئے بھی دعائیں مانگی گئیں۔اس موقع پر مفتی ابو العرفان صاحب نے کہا کہ بزرگان دین کا دستور رہا ہے کہ ایسی محفلوں میں اپنے مریدین کو جمع کرکے ذکر واذکار میں مشغول کرتے تھے کہ "اللہ کے ذکر سے سکون وراحت ملتے ہے اور دنیا وآخرت کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں" اس محفل میں اسی لئے آپ لوگوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم وکرم کا معاملہ فرمائے۔مفتی ابوالعرفان میاں نے مزید کہا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اپنی نیتوں کو درست کرو اور دین ودنیا کے تمام کاموں میں دکھاوے اور ریاکاری سے مکمل اجتناب کرو صرف رضائے الٰہی کو پیش نظر رکھو۔ایمان اور عقیدہ کی درستگی سب سے مقدم ہے۔ہمارا ہر اچھا برا عمل اس کے علم میں ہے اور اس کی جہنم گنہگاروں کی اور جنت نیک اور فرمابردار مومنوں کی بے قراری سے منتظر ہے۔آخیر میں سبھی حاضرین نے نماز نافلہ ادا کی۔ حضرت مفتی نے قصیدہ بردہ شریف پڑھا اور مولانا عفان عتیق فرنگی محلی کے ساتھ سبھی حاضرین نے اسمائے الٰہی قرآنی آیات اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اس کا نذرانہ بارگاہ نبویؐ میں پیش کیا، اس کے بعد قل شریف پڑھا گیا اور حضرت علامہ شاہ ابوالبقا محمد عبدالحکیم قادری رزاقی فرنگی محلی قدس سرہ کیلئے ایصال ثواب کیا گیا۔محفل میں شریک ہونے والوں میں خاص طور سے ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی، حافظ شکیل نظامی، حافظ یار محمد، حافظ شمس تبریز، حافظ شاہ جہاں، سید احمد ندیم، سید اقبال ہاشمی، راشد معراج محمد عمران، محمد عارف، ڈاکٹر خطیب وارثی صاحب، افاق قریشی قصائی باڑا شریک ہوئے۔

یوپی کے کئی اضلاع میں موسلا دھار بارش اور گرج چمک کی وارننگ

پانی بھرے شہروں میں ایک بار پھر بڑھ سکتی ہے مشکل

لکھنؤ:13 ستمبر (پی این ایس) یوپی کو موسلا دھار بارش سے راحت نہیں مل رہی ہے۔ محکمہ موسمیات نے ریاست کے کئی اضلاع میں موسلا دھار بارش اور گرج چمک کی وارننگ جاری کی ہے۔اس سے ان اضلاع میں مسائل میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے جہاں پانی جمع ہونے جیسی صورتحال برقرار ہے۔ منگل اور بدھ کو موسم نے ریاست میں کچھ راحت دی لیکن بارہ بنکی اور لکھنؤ سمیت کئی اضلاع میں پانی جمع ہونے جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق، باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، پرتاپ گڑھ، سون بھدر، مرزا پور، وارانسی، سنت روی داس نگر، جونپور، ہردوئی، قنوج، کانپور دیہات، اناؤ، رائے بریلی، آگرہ، فیروز آباد، مین پوری، اوریا، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقوں میں گرج چمک اور گرج چمک کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ساتھ ہی باندہ، چترکوٹ، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقوں میں بھی موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔اس سے پہلے اتوار کی رات سے پیر کی صبح تک مغربی ڈسٹربنس اور مشرقی ہواؤں کے ٹکرانے کی وجہ سے اتوار کی رات بارش طوفانی ہوگئی تھی۔ ریاست کے بیشتر علاقے زیر آب آگئے۔اس دوران 80-60 کلومیٹر کی رفتار سے ہوائیں چلیں۔بارش سے متعلقہ واقعات میں دو دن کے اندر 23 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

درگاہ شاہ مینا میں ۱۲ ربیع الاول کے سلسلہ میں میٹنگ

لکھنؤ۔درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں ربیع الاول کی تقریبات کی تیاریوں کے سلسلہ میں میٹنگ ہوئی۔جس میں بارہ روزہ جشن عید میلادالنبیؐ ہمیشہ کی طرح مسجد شاہ مینا میں منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک بعد نماز مغرب تا عشاء روزانہ علمائے کرام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت آپ کی ذات مبارکہ اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔میٹنگ میں زاہد علی مینائی، جمیل احمد بشیری، شمشیر علی، مذکی بقائی، مدثر عالم، محمد معین، محمد شمیم وغیرہ موجود تھے۔ یہ اطلاع قاری محمد اسلام قادری نے دی۔

اعظم خان سچ کی آواز: اکھلیش

لکھنؤ:13 ستمبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر و سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ محمد اعظم خان صاحب سچ کی آواز ہیں۔ انہوں نے بچوں کے بہتر مستقبل کی بنیاد رکھی ہے۔تعلیم کے لئے یونیورسٹی بنوائی۔محمد اعظم خان ہمیشہ فرقہ پرست طاقتوں سے لڑتے رہے ہیں۔یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کا رویہ آئین مخالف اور جمہوریت مخالف ہے۔بی جے پی حکومت مخالف جماعتوں کے لیڈروں کے خلاف لگاتار انتقام کے جذبے سے کام کررہی ہے۔اس سے پہلے بھی بی جے پی نے محمد اعظم خان صاحب کی ایماندارانہ شبیہ کو نقصان پہنچانے کے لئے فرضی مقدمے عائد کئے تھے۔ انہیں عدالت سے راحت ملی۔ آج پوری سماجوادی پارٹی ان کی آواز کے ساتھ کھڑی ہے۔بی جے پی حکومت مرکزی اداروں کا غلط استعمال کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد انڈیا سے خائف ہے۔گھوسی ضمنی الیکشن کی شکست فاش سے پوری بی جے پی کے حواس فاختہ ہیں۔ حکومت جتنی کمزور ہوگی اپوزیشن پر چھاپے اتنے ہی بڑھتے جائیں گے۔حکومت تاناشاہی اور مرکزی ایجنسیوں کا غلط استعمال بند کرے۔بی جے پی یاد رکھے تاناشاہوں کے غرور کا خاتمہ یقینی ہے۔سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں عوام جمہوریت مخالف، آئین مخالف، تاناشاہی عمل والی بی جے پی حکومت کو دندان شکن جواب دیں گے۔

محمد اعظم خاں سچ کی آواز ہیں، بی جے پی حکومت مرکزی ایجنسیوں کا ناجائز استعمال بند کرے: شکیل احمد ندوی

لکھنؤ:13 ستمبر۔سماج وادی پارٹی اقلیتی سیل کے صوبائی صدر شکیل احمد ندوی نے کہا محمد اعظم خاں سچ کی آواز ہیں۔بی جے پی حکومت مرکزی ایجنسیوں کا ناجائز استعمال بند کرے۔انہوں نے کہا بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے جو بنیاد رکھی، تعلیم کے لئے جو یونیورسٹی بنایا اس سے رہتی دنیا ملک اور قوم کے بچے مستفید ہوتے رہیں گے۔محمد اعظم خاں ہمیشہ فرقہ پرست طاقتوں سے لڑتے رہے ہیں۔آج ان کی آواز کے ساتھ ہم سب متحد ہیں۔محمد اعظم خاں نے ملک کے بچوں کے ہاتھ میں قلم پکڑانے کے لئے جس یونیورسٹی کا قیام کیا اسی کا نتیجہ ہے آج وہ ان فرقہ پرستوں طاقتوں کی نظر میں کھٹک رہے ہیں۔بی جے پی حکومت میں ان کے اوپر ظلم پر ظلم کئے جا رہے ہیں۔27 ماہ ناحق جیل کی صعوبتیں جھیلیں۔زبردستی ان کی لوک سبھا کی رکنیت، ان کے بیٹے عبداللہ اعظم کی رکنیت زبردستی چھینی گئی لیکن اس خاندان نے ہر معاملے میں صبر کیا۔آخر صبر نے ان کا ساتھ دیا۔اور وہ ہر معاملے میں بری ہو رہے ہیں۔یہ صبرو استقامت کا ہی نتیجہ ہے۔شکیل احمد ندوی نے کہا بی جے پی حکومت اپنی تاناشاہی رویہ چھوڑ مرکزی ایجنسیوں کا ناجائز استعمال بند کرے۔

ریاستی محنت اور روزگار کے وزیر انیل راج بھر اجودھیا اور بستی اضلاع کے دورے پر

لکھنؤ:13 ستمبر (پی این ایس) ریاستی محنت اور روزگار کے وزیر جناب انل راج بھر کل 14 ستمبر کو دوپہر 12.30 بجے اجودھیا کے ردولی میں اٹل اقامتی اسکول کا معائنہ کریں گے۔اس کے بعد وزیر موصوف شام 4.00 بجے سرکٹ ہاؤس، اجودھیا پہنچیں گے اور ہندی پرچار پرسار سیوا سنستھان کے زیر اہتمام یوم ہندی پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔مجوزہ پروگرام کے مطابق وزیر محنت اور روزگار 15 ستمبر 2023 کو صبح 11.30 بجے سرکٹ ہاؤس بستی پہنچیں گے اور 12.30 بجے ضلع بستی میں اٹل اقامتی اسکول کا معائنہ کریں گے۔اس کے بعد وزیر اپنی سہولت کے مطابق سرکٹ ہاؤس وارانسی پہنچیں گے۔

تکنیکی ششکشا وکاس وجن کلیان سنستھان کے تحت زیر تربیت بچوں میں سرٹیفکٹ تقسیم

لکھنؤ:13 ستمبر۔تکنیکی ششکشا وکاس وجن کلیان سنستھان کے صدر جناب محمد انیس نے بتایا آج تکنیکی ششکشا وکاس وجن کلیان سنستھان کے تحت زیر تربیت بچوں میں سرٹیفکٹ تقسیم کیا گیا۔اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے تحت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر مسٹر امت کمار جی اور ایم آئی ایس منیجر مسٹر سندیپ سریواستو کی رہنمائی میں منعقد کی گئی اسکل ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت سیتاپور میں واقع انسٹی ٹیوٹ میں، مہمان خصوصی جناب اودھیش سنگھ جی (پرنسپل) اور گورنمنٹ آئی ٹی آئی سیتاپور کے سنجے سریواستو جی (فورمین) کے ذریعہ ڈیزائننگ کی تجارت کی تربیت حاصل کرنے والے مستفیدین کو فیشن سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔آج کے پروگرام میں 123 استفادہ کنندگان نے سرٹیفکیٹ حاصل کیے تمام مستحقین بہت پرجوش نظر آئے۔آج کے پروگرام میں استفادہ کنندگان کو سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے شری سنجے سریواستو جی نے یہ بھی بتایا کہ تمام استفادہ کنندگان کو روزگار میلے اور تنظیم کے ذریعہ روزگار فراہم کیا جائے گا، اس کے علاوہ فائدہ اٹھانے والے اپنا روزگار بھی شروع کر سکتے ہیں، اس کے لیے حکومت کی کئی اسکیمیں ہیں۔جو نافذ کیا جا رہا ہے۔تمام مستحقین کا جوش وخروش قابل دید تھا۔اس موقع پر بی جے پی اقلیتی مورچہ کے جنرل سکریٹری جناب محمد انیس، شری سشیل تیواری جی، شری انمول تیواری جی ڈی پی ایم سیتاپور، تنظیم کے منیجر عظمی رشدا، فلک ندا، رشبھ کمار، سوربھ کمار، اور دیگر ملازمین موجود تھے۔